حدیث نبوی

مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِی فِی الْیَقْظَۃِ. (بخاری ج ۹ ص ۴۲)

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا

زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہر مسلمان کی خواہش ہے
اس کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے متعلق تقریباً
تمام تفصیلات اور زیارت کا شرف حاصل کرنے کیلئے
اکابر اولیاء کے مجرب طریقے ذکر کئے گئے ہیں

تالیف
مولانا اِمداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
رابطہ نمبر: 0092-300-635-1350

دارُ المعارِف ملتان

حدیث نبوی

مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ.

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا

(بخاری شریف)
جلد۹ صفحہ۲۴

زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

مولانا امداد اللہ انور

استاذ جامعہ قاسم العلوم ملتان

خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسینیؒ

0300-6351350

ناشر

دار المعارف

555 القریش ہاؤسنگ سکیم فیز I شیر شاہ روڈ ملتان

DATA ENTERED

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

زیارت النبی ﷺ

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر.........................

ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت، فوٹو کاپی، ترجمہ، نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ انور

نام کتاب : زیارت النبی ﷺ

تالیف : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

استاذ الحدیث و تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان

ربانی مدرسۃ الصالحات 555 القریش کالونی فیز 1 شیر روڈ ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر.........................

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

ویب سائیٹ : www.Imdadullah Anwar.com

ای میل : Imdadullah Anwar 1@gmail.com

فون : 0300-6351350=0333-6090742=061-4012566

اشاعت اول : ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ بمطابق اکتوبر ۲۰۱۱ء

صفحات : 224

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم گلگشت کالونی ملتان

www.Imdadullah Anwar.com
Imdadullah Anwar 1@gmail.com
فون:0300-6351350=0333-6090742=061-4012566

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور	ادارہ اشاعت الخیر بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور	مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی
ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ
فیروز سنز لاہور۔ کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دار الاشاعت اردو بازار کراچی	مکتبہ الاحمد ۔ مکتبۃ الحمید ڈیرہ اسماعیل خان
ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴	بیکن بکس اردو بازار گلگشت ملتان
بیت الکتب گلشن اقبال کراچی	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ طیبہ سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے سب چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

آئینہ زیارت النبی ﷺ

خطبہ	17
درود شریف کا فائدہ	19
حضورؐ کی زیارت سب سے بڑی نعمت ہے	19
اہمیت کتاب	19
صحابہ کرامؓ کی عظمت دیدار نبوی	19
امت کے اکابر کی تمنائے زیارت نبوی	20
زیارت نبوی کی برکات	21
خواب میں حضورؐ کی زیارت حق ہے	21
اگر تم حضورؐ کی زیارت چاہتے ہو تو یہ کرو	21
خواب میں زیارت نبوی کی احادیث	21
حضرت یزید الفارسیؒ کا واقعہ	23
علمی نکتہ	24
حضور علیہ السلام کو کس شکل میں دیکھے؟	25
بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت	26
ابن عباسؓ نے حضورؐ کو بیداری میں دیکھا	26
بیداری میں حضورؐ کو دیکھنا کرامت ہے	26
شیطان، حضور ﷺ کی شکل کیوں اختیار نہیں کرسکتا	27

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا ایک سبب	27
حقیقی اور مثالی صورت کی زیارت	27
زیارت کا خواب کب قابل تعبیر ہے	28
حضورؐ کو خواب میں دیکھنے کی بعض تعبیرات	28
حضورؐ کی ذات کی مثال	29
کیا بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہو سکتی ہے؟	29
بیداری میں زیارت بہت مشکل مقام ہے	30
اولیاء کرام کا حضرات انبیاء کرام کا مشاہدہ کرنا	31
شیخ جیلانیؒ کا حضورؐ کو بیداری میں دیکھنا	32
بیداری میں دو بزرگوں کو زیارت	33
حضور علیہ السلام کی زیارت کس آنکھ سے ہو سکتی ہے	33
زیارت والی حدیث کی شرح	35
حدیث زیارت کا راز	36
شیطان، حضور علیہ السلام کی صورت کیوں نہیں اپنا سکتا	38
سوال	38
جواب	38
کبھی حضورؐ کی شکل میں شریعت کی زیارت ہوتی ہے	39
حضرت ابن عربی کا خواب اور حقیقت خواب	40
دوسرا واقعہ	41
تیسرا واقعہ	42

ایک رات میں سترہ بار زیارت	45
بہترین استغفار	46
ہر وقت حضورؐ کی بیداری میں زیارت کرتے تھے	47
حضورؐ سے مصافحہ	47
کعبہ شریف کے آس پاس انبیاء اور اولیاء کرام کا اجتماع	47
یہ حدیث میں نے نہیں کہی تھی	48
حضرت سید احمد رفاعی کبیرؒ کیلئے دست مبارکہ کا ظاہر ہونا	48
اہل سنت کا عقیدہ	49
سب انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں	50
وفات کے بعد انبیاء کا حج	53
ہر نماز کے بعد حضورؐ سے مصافحہ ہوتا تھا	55
حضورؐ اولیاء کرام کیلئے ولایت کا منشور لکھ رہے تھے	55
شیخ ابوالحسن شاذلیؒ کا واقعہ	56
حضورؐ کی شفاعت کا واقعہ	56
شیخ جیلانی کو حضورؐ نے نکاح کا حکم فرمایا	57
ابراہیم متبولیؒ نے طریقہ تصوف حضورؐ اور حضرت ابراہیمؑ سے حاصل کیا	57
اولیاء کا استفادہ حضورؐ کی روح سے ہوتا ہے نہ کہ جسم سے	57
مقام فقر کی تکمیل کب ہوتی ہے	58
حضورؐ سے علم و ادب حاصل کرنے کی شرط	58
بلاواسطہ زیارت نبوی اور استفادہ کیلئے ولایت کے ۲۴۷۹۹ مقامات	59

وہ پانچ اکابر اولیاء جن کے شیخ حضورؐ ہیں	59
ائمہ اربعہ کی ارواح کا حضورؐ کی روح سے اجتماع	59
امام سیوطیؒ کی حضورؐ سے بیداری میں ۷۵ مرتبہ زیارت	61
علامہ سیوطیؒ کی تائید میں ایک بزرگ کی حکایت	61
شیخ شاذلیؒ اور شیخ مرسیؒ کے مقامات	62
اکابر اولیاء کی کثرت سے درود سے ترقی ولایت کا طریقہ	62
ایک سال تک روزانہ پچاس ہزار مرتبہ درود	63
آدمی کا مقام عرفان کب مکمل ہوتا ہے	63
بیداری میں بالمشافہ زیارت کرنے والے اولیاء کرام	63
عالم بیداری میں زیارت کیلئے ۲۴۷۰۰۰ مقامات ولایت	64
کثرت درود کا فائدہ	66
عالم برزخ میں حضورؐ کی صحبت دل کی صفائی کی محتاج ہے	66
حضورؐ کو ایک وقت میں مختلف مقامات پر دیکھنا	67
حضورؐ اپنے روضہ میں ہیں زائرین کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں	72
علماء کرام کے اقوال	72
سیدی عبدالعزیز دباغؒ کے مشاہدات	74
مشاہدہ اول	75
مشاہدۂ دوم	75
ولی اللہ سے منقطع ہونے کب محفوظ ہوتا ہے؟	76
بیداری میں زیارت نبوی کے حصول کیلئے مقامات ولایت کی تشریح	76

اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے کی طاقت کا اندازہ	83
بیداری میں زیارت نبوی کا فائدہ	85
بیداری میں مشاہدہ نبوی کرنے کی علامت	85
کیا حضورؐ کی ذات میں مشغولیت کسی حیلہ یا کسب سے ہے؟	86
بیداری میں مشاہدہ نبوی کیلئے ولی میں کتنی طاقت ہوتی ہے	86
مشاہدہ نبوی کی لذت	87
شیخ عبدالعزیز دباغؒ حضورؐ کو دیکھ کر جواب دے رہے تھے	87
حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنے کی تعبیرات	**88-**
جو حضور ﷺ کو ان کی اصل صورت میں نہ دیکھے؟	96
تمباکو کے متعلق خواب	97
خواب میں حضور ﷺ کو دیکھنے والا جہنم سے محفوظ	99
حضورؐ کی زیارت سے بہرا پن ختم ہو گیا	100
خواب میں حضور ﷺ کی دی ہوئی روٹی بیداری میں بھی باقی تھی	101
حضور ﷺ کے فرمانے سے زبان بند بھی ہوئی اور کھل بھی گئی	101
خواب میں علاج کی تلقین	102
ایک تنگدست کی تنگدستی دور ہو گئی	103
ایک ہولناک خواب اور اس کی عجیب تعبیر	104
حضور ﷺ کی زیارت کے مختلف احکام	
دنیا میں زیارت کن آنکھوں سے ہوگی	105
سیدی محمود کردیؒ کا حضورؐ کی زیارت کرنا	105

شیخ محمود کردیؒ کی تین کتابیں	108
حضورؐ اپنے جسم اور روح کے ساتھ حیات ہیں	109
حضورؐ کیلئے علوی اور سفلی جہان کیسے سامنے ہیں	110
برزخ کا معاملہ کسی چیز پر قیاس نہ کرو	110
حضرت عبدالعزیز دیرینیؒ کا مقام محبت نبوی	111
مردوں کی اپنی قبروں میں حالت	112
ایک عجیب حکایت	112
دور سے لوگ حضورؐ کو کیسے دیکھتے ہیں	114
زیارت نبوی کے وظائف	
پہلا طریقہ	116
دوسرا طریقہ	117
تیسرا طریقہ	119
چوتھا طریقہ	120
پانچواں طریقہ	120
چھٹا طریقہ	121
ساتواں طریقہ	122
آٹھواں طریقہ	122
نواں طریقہ	123
دسواں طریقہ	123
گیارہواں طریقہ	124

بارہواں طریقہ	124
تیرہواں طریقہ	125
چودہواں طریقہ	126
پندرہواں طریقہ	126
سولہواں طریقہ	127
سترہواں طریقہ	127
اٹھارہواں طریقہ	129
انیسواں طریقہ	129
بیسواں طریقہ	130
اکیسواں طریقہ	131
بائیسواں طریقہ	132
تئیسواں طریقہ	132
چوبیسواں طریقہ	133
پچیسواں طریقہ	134
چھبیسواں طریقہ	134
بستائیسواں طریقہ	136
اٹھائیسواں طریقہ	137
انتیسواں طریقہ	138
تیسواں طریقہ	143
اکتیسواں طریقہ	143

بتیسواں طریقہ		144
تینتیسواں طریقہ		149
چونتیسواں طریقہ		148
پینتیسواں طریقہ		149
چھتیسواں طریقہ		150
سینتیسواں طریقہ		151
اڑتیسواں طریقہ		152
انتالیسواں طریقہ		153
چالیسواں طریقہ		15[illegible]
اکتالیسواں طریقہ		154
بیالیسواں طریقہ		154
درود شریف پڑھنے والوں پر انعامات کے واقعات		
حضور ﷺ پر نعت کہنے کا انعام	واقعہ	156
امام شافعیؒ کی ایک خاص درود کی وجہ سے قدر و عظمت	واقعہ	156
اہل مجلس کیلئے درود شریف پڑھنے پر مغفرت	واقعہ	157
ایک ہزار مرتبہ درود پڑھنا ہزار رکعات میں ہزار مرتبہ سورت اخلاص پڑھنے کے برابر ہے		158
گناہوں سے درود شریف کے زیادہ ہونے پر بخشش	واقعہ	158
اعمال بد سے نجات کا طریقہ	واقعہ	159
حضور علیہ السلام کے مبارک بالوں کی قدر کا فائدہ	واقعہ	159
محتاجی کے دور کرنے اور کثرت سے مال کے حاصل کرنے کا طریقہ		160

نیک آدمی کے ایک درود کے ثواب سے ستر ہزار جہنمی آزاد واقعہ	161
درود پڑھنے والے کے رخسار پر حضورؐ کے بوسہ دینے سے خوشبو آتی تھی	162
سمندر میں غرق کردینے والی آندھی سے بچنے کا واقعہ واقعہ	163
درود وسلام پڑھنے سے گدھے کی شکل میں تبدیل ہونے کے بعد شکل چودھویں کے چاند میں تبدیل واقعہ	164
حضورؐ پر درود پڑھنے والے کیلئے آسمانوں میں اعزاز واقعہ	166
درود لکھنے والی انگلیوں میں سونے اور زعفران کی تحریر واقعہ	167
حدیث لکھنے والے ہاتھ جنت میں حضور ﷺ کے ساتھ ہوں گے واقعہ	167
صلاۃ کے ساتھ سلام بھی پڑھا جائے واقعہ	168
" صلی اللہ علیہ وسلم " لکھنے پر بخشش واقعہ	168
دس لاکھ احادیث لکھنے والے کیلئے فرشتوں کی امامت کا مرتبہ واقعہ	168
امام شافعیؒ کی بخشش کا واقعہ واقعہ	169
درود کے پانچ کلمات کہنے سے امام شافعیؒ کی بخشش واقعہ	169
درود پر کتاب لکھنے کی وجہ سے جنت میں فاخرانہ چال واقعہ	170
انگلیوں سے کثرت سے درود لکھنے پر بخشش واقعہ	171
صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں واقعہ	171
تحریر میں "صلی اللہ علیہ وسلم" نہ لکھنے پر تنبیہ واقعہ	171
"صلی اللہ علیہ وسلم" کی بجائے صرف "ص" لکھنے سے محرومی واقعہ	172
نام نبوی پر درود نہ لکھنے پر گرفت واقعہ	173
درود کے بجائے اس کا اشارہ لکھنا واقعہ	173

حضور ﷺ کو خوش کرنے والا درود	واقعہ	173
رات کے وقت کون سے خاص اعمال کرنے چاہئیں	واقعہ	175
درود کا ثواب بھی حضور ﷺ کو دیا جائے	واقعہ	175
درود شریف کے شروع اور اخیر میں صلاۃ تامہ کی ضرورت واہمیت	واقعہ	175
درود کے بعد اللہ کی حمد وثنا بھی کرو	واقعہ	176
صرف درود کا ثواب حضور ﷺ کو بھیجا جائے	واقعہ	177
صلاۃ تامہ (کامل درود)	واقعہ	177
سیدی محمد حنفیؒ کا خاص درود	واقعہ	178
حضور ﷺ نے خواب میں روٹی دی جو بیداری میں بھی بچی ہوئی تھی		180
کثرت درود کی بناء پر حضور ﷺ کی سفارش سے ہدایت مل گئی	واقعہ	180
درود پاک کی برکت سے حضور ﷺ کی محبت کا عجیب واقعہ	واقعہ	181
مداح رسول کا انعام	واقعہ	182
حضور ﷺ کی زیارت کا عجیب خواب	واقعہ	183
حضور ﷺ کے درود پر مصنف کا ملأ اعلیٰ میں ذکر	واقعہ	187
جمعہ کے دن ہزار مرتبہ درود پڑھنے کا انعام	واقعہ	187
درود شریف کی برکت سے شیخ ابوالحسن شاذلیؒ کی درندوں سے حفاظت	واقعہ	188
درود شریف کی برکت سے ہاتھ کٹنے سے بچ گیا	واقعہ	188
میرا درود سیاہی کے ساتھ کتاب پر لکھا جارہا تھا	واقعہ	189
فرشتے درود کو نور کے قلم سے لکھتے ہیں	واقعہ	189
درود کی برکت سے کالا منہ سفید ہوگیا	واقعہ	190

درود کی فضیلت میں حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ سے مروی حدیث	190
حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ سے درود کے متعلق احادیث واقعہ	191
صلی اللہ علی محمد کی برکات واقعہ	193
حضور ﷺ سلام کہنے والوں کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں واقعہ	194
حجرہ شریفہ کے اندر سے سلام کا جواب سنا واقعہ	194
قبر شریف کے اندر سے "علیک السلام یا ولدی" کا جواب واقعہ	194
قبر شریف کے اندر سے سیدنا محمود کردیؒ نے جواب سنا واقعہ	194
نماز میں سلام کا جواب حضور ﷺ سے سننے والے بزرگ واقعہ	195
بعض اکابر قبر اطہر میں حضورؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے واقعہ	195
حضورؐ، الیاسؑ، خضرؑ سے ملاقات پر ہی ولایت میں کمال حاصل ہوتا ہے	196
سیدی ابو العباس مرسیؒ کا ولایت میں کمال واقعہ	196
قبر پر حاضر ہو کر تعریفی اشعار کہنے پر مغفرت واقعہ	197
درود پڑھنے والوں سے خوشبو آتی تھی واقعہ	199
درود پڑھنے والی لڑکی کے لعاب سے کنویں سے پانی نکل آیا واقعہ	201
درود پڑھنے میں بخل کرنے والے کا انجام واقعہ	202
درود پڑھنے پر حضور ﷺ کی خوشی واقعہ	202
پانچ سو مرتبہ درود پڑھنے سے محتاجی ختم واقعہ	203
درود کی برکت سے مجوسی مسلمان ہوگیا واقعہ	204
رات کے ایک ہزار مرتبہ درود پڑھنے سے پریشانیاں دور واقعہ	208
درود پڑھنے والے کیلئے عید میں خوشی کا انتظام واقعہ	211

اونٹ بھی کہہ رہا تھا "اَللّٰہُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ" واقعہ	212
حضرت ابو بکر و عمرؓ کو برا کہنے والا حضورؐ کے جواب سے محروم واقعہ	212
حضرت مدنیؒ کو حضور ﷺ نے سلام کا جواب دیا واقعہ	213
مولانا محمد صدیق بھرچونڈویؒ حضور ﷺ سے حدیث پوچھ کر بیان فرماتے تھے	213
ایک لاکھ میں زیارت کرانے والے بزرگ کا قصہ واقعہ	213
ناچیز مؤلف کی زیارت نبوی کے واقعات	214
واقعہ نمبر ۱:	214
واقعہ نمبر ۲:	215
واقعہ نمبر ۳:	215
واقعہ نمبر ۴:	215
واقعہ نمبر ۵:	216
واقعہ نمبر ۶:	217
واقعہ نمبر ۷:	217
واقعہ نمبر ۸:	217
واقعہ نمبر ۹:	218
واقعہ نمبر ۱۰:	218
واقعہ نمبر ۱۱:	218
بعض مبشرات	219
ایک خاص دعا کا تحفہ	220
کلمہ تشکر	222

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَہٗ وَیُکَافِیْٔ مَزِیْدَہٗ سُبْحَانَکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ فَلَکَ الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضٰی ﴿وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَفْضَلَ وَاَجَلَّ وَاَکْمَلَ وَاَنْبَلَ وَاَطْھَرَ وَاَزْھَرَ صَلَوَاتِکَ وَاَوْفٰی سَلَامِکَ صَلَاۃً تَمْتَدُّ وَتَزِیْدُ بِوَابِلِ سَحَائِبِ مَوَاھِبِ جُوْدِ کَرَمِکَ. وَتَنْمُوْ وَتَزْکُوْ بِنَفَائِسِ شَرَائِفِ لَطَائِفِ جُوْدِ مِنَّتِکَ دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ بَاقِیَۃً بِبَقَائِکَ لَامُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ وَلَامُنْتَھٰی لِعِلْمِکَ اَزَلِیَّۃً بِاَزَلِیَّتِکَ لَاتَزُوْلُ. اَبَدِیَّۃً بِاَبَدِیَّتِکَ لَا تَحُوْلُ. عَلٰی عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ حَضْرَتِکَ. وَلِسَانِ حُجَّتِکَ. وَعَرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ. الْعِزِّ الشَّاسِعِ. وَالنُّوْرِ السَّاطِعِ. وَالْبُرْھَانِ الْقَاطِعِ. وَالرَّحْمَۃِ الْوَاسِعَۃِ. وَالْحَضْرَۃِ الْجَامِعَۃِ نُوْرِ الْاَنْوَارِ. وَمَعْدِنِ الْاَسْرَارِ. وَطِرَازِ حُلَّۃِ الْفَخَارِ. دُرَّۃِ صَدَقَۃِ الْوُجُوْدِ. وَذَخِیْرَۃِ الْمَلِکِ الْوَدُوْدِ. وَمَنْبَعِ الْفَضَائِلِ وَالْجُوْدِ. تَاجِ مَمْلَکَۃِ التَّمْکِیْنِ. الرَّؤُوْفِ بِالْمُؤْمِنِیْنَ. وَنِعْمَۃِ اللّٰہِ عَلَی الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ. صَلَاتِکَ الَّتِیْ عَلَیْہِ بِھَا اَنْعَمْتَ.

وَبِفَضَائِلِهَا لَهُ اَكْرَمْتَ. وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ خَزَائِنِ عِلْمِهٖ وَنُجُوْمِ هِدَايَتِهٖ صَلَاةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ صَلَاةً تُحَسِّنُ بِهَا اَخْلَاقَنَا. وَتُوَسِّعُ بِهَا اَرْزَاقَنَا. وَتُزَكِّيْ بِهَا اَعْمَالَنَا. وَتَغْفِرُ بِهَا ذُنُوْبَنَا. وَتَشْرَحُ بِهَا صُدُوْرَنَا وَتُطَهِّرُ بِهَا قُلُوْبَنَا. وَتُرَوِّحُ بِهَا اَرْوَاحَنَا وَتُقَدِّسُ بِهَا اَسْرَارَنَا. وَتُنَوِّرُ بِهَا بَصَائِرَنَا. بِنُوْرِ الْفَتْحِ الْمُبِيْنِ. يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ. يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَنَصَبِهٖ. وَزَلَازِلِهٖ وَتَعَبِهٖ. يَا جَوَّادُ يَا كَرِيْمُ. وَتَهْدِيْنَا بِهَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. وَتُجِيْرُنَا بِهَا مِنْ عَذَابِ الْجَحِيْمِ. وَتُنْعِمُنَا بِهَا بِالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ. يَارَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ. نَسْاَلُكَ حَقِيْقَةَ الْاِسْتِقَامَةِ فِيْ حَظَائِرِ قُدْسِكَ. وَمَقَاصِيْرِ اُنْسِكَ. عَلٰى اَرَائِكِ مُشَاهَدَتِكَ. وَتَجَلِّيَاتِ مُنَازَلَتِكَ. وَالْهِيْنَ بِسَطْعَاتِ سُبُحَاتِ اَنْوَارِ ذَاتِكَ. مُتَخَلِّقِيْنَ بِاَخْلَاقِ حَقَائِقِ رَقَائِقِ صِفَاتِكَ. فِيْ مَقْعَدِ حَبِيْبِكَ وَخَلِيْلِكَ وَصَفِيِّكَ الْجَمَالِ الزَّاهِرِ. وَالْجَلَالِ الْقَاهِرِ. وَالْكَمَالِ الْفَاخِرِ. وَاسِطَةِ عِقْدِ النُّبُوَّةِ. وَلُجَّةِ زَخَّارِ الْكَرَمِ وَالْفُتُوَّةِ. سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ. اَلْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ فِي الذِّكْرِ الْمُبِيْنِ. وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

اللہ تعالیٰ کا بہت احسان کہ ایک عظیم الشان عنوان جناب نبی کریم ﷺ کی خواب اور بیداری میں زیارت کے متعلق بہت سے اکابر اولیاء کرام اور علماء اسلام کے مشاہدات اور تحقیقات اور تجربات اور دلائل اور مسائل کو ان کی مستند

کتابوں سے جمع کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

اس کتاب میں آپ انہی چیزوں کو ملاحظہ فرمائیں گے امید ہے کہ اس عنوان پر آپ کو مکمل تفصیل کے ساتھ زیارت النبی کی تفصیلات حاصل ہوں گی اور اس کتاب میں درج زیارت نبوی کے طریقوں سے مستفید ہو کر حضور ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کریں گے اللہ تعالیٰ ہماری اس محنت کو قبول فرمائے اور آپ حضرات کو حضور ﷺ کی زیارت کی سعادت عطا فرمائے۔

درود شریف کا فائدہ

جناب نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی جناب نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کرتا ہے اور جو لوگ کثرت سے آپ پر درود پڑھتے ہیں تو وہ اس مرتبے سے ترقی کر کے بیداری میں بھی حضور علیہ السلام کی زیارت کر لیتے ہیں۔

حضورؐ کی زیارت سب سے بڑی نعمت ہے

حضور علیہ السلام کی زیارت سب سے بڑی نعمت ہے آپ کی زیارت کا علم اور زیارت کے اسباب کو جاننا علوم میں سے اہم علم ہے۔

اہمیت کتاب

میں ذیل میں اس کے متعلق سادات اولیاء اور ائمہ علماء کے اقوال کو جمع کروں گا اور ان شاء اللہ اتنی کثرت سے جمع کروں گا کہ مجھ سے پہلے کسی کتاب میں اتنے اقوال جمع نہیں کیے گئے ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

صحابہ کرامؓ کی عظمت دیدار نبوی

حضرت ابو عبداللہ الرصاع اپنی کتاب ''تحفۃ الاخیار'' میں لکھتے ہیں کہ

جب یہ بات متعین ہو چکی ہے کہ اس امت کا مرتبہ جناب باری تعالیٰ کے نزدیک باقی امتوں سے بلند ہے اور اس کی فضیلت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت کی وجہ سے ثابت ہو چکی ہے اور حضور ﷺ کی محبت شدیدہ کی وجہ سے یہ امت تمام امتوں کی سردار بن گئی ہے خیر القرون میں ایک زمانہ وہ تھا جس کے حضرات نے جناب نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور آپ پر ایمان لائے اور یہ صحابہ کرامؓ ہی تھے جو دین کے سردار ہوئے اور سب لوگوں سے سبقت لے گئے اور سید الخلق کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔

انوار حبیب حق کا مشاہدہ کیا اور بعد میں آنے والی امت کے لئے انہوں نے حضور علیہ السلام کے مقامات کو نقل کیا انہی کے سامنے جناب نبی کریم ﷺ کی صفات بیان کی جاتی تھیں انہوں نے آپ کے معجزات بھی دیکھے اور پے درپے خیر و برکات بھی ان پر اتریں یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی اور اس نور کی اتباع کی جو حضور ﷺ پر اترا تھا انہوں نے علم یقین کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی اور قطعی طور پر یہ بات ثابت ہو گئی تھی کہ حضور علیہ السلام صادق و مصدوق ہیں، امین ہیں۔

امت کے اکابر کی تمنائے زیارت نبوی

بعد میں آنے والے حضرات نے اپنے دل و جان سے تمنا کی کاش کہ وہ اپنی زندگی میں اس نور مبین کو اور حضور علیہ السلام کی ذات گرامی کو اپنی یقین کی آنکھ سے دیکھ سکتے اور اللہ سبحانہ ان کے مقامات کو بلند کرتے حضور ﷺ کی خواب میں دیدار سے ان کے دلوں کا میل اترتا اور جو کچھ آپ کے صفات حق کو دیکھتے وہ ان کے لئے آشکارا ہوتا۔

زیارت نبوی کی برکات

کیونکہ جب کوئی مؤمن محب نیند میں حضور علیہ السلام کی زیارت کرتا ہے تو اس کا سینہ کھل جاتا ہے اور دل منور ہو جاتا ہے ایمان کو قوت ملتی ہے اور حضور علیہ السلام کے دیدار کے شوق میں رہتا ہے اور اس کے دل میں حضور ﷺ کی محبت غالب ہوتی ہے اور کسی چیز کو حضور ﷺ کی محبت پر ترجیح نہیں دیتا اس کا دل آئینے کی طرح ہو جاتا ہے جس میں حضور علیہ السلام اپنی بدیع صفات کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔

خواب میں حضورؐ کی زیارت حق ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت خواب میں کرنا قطعی بات ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے:

مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی حَقًّا.

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔

اگر تم حضورؐ کی زیارت چاہتے ہو تو یہ کرو

پس اگر چودہویں کے چاند کے اور ملک علام کے دوست کے مشاہدہ کا شوق رکھتے ہو تو اپنی محبت کو مضبوط کرلو اور اپنے اوقات کو حضور علیہ السلام پر درود وسلام پڑھنے کیلئے مصروف کر دو حتیٰ کہ تمہارے دل کے تمام حصے اس درود وسلام سے منور ہو جائیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مبارکہ کی صورت جاگزیں ہو جائے۔ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ اولی البصائر والأبصار۔

خواب میں زیارت نبوی کی احادیث

امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب شمائل کے آخر میں ایک باب قائم کیا ہے جس میں ان احادیث کا ذکر کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا جا سکتا ہے۔

حدیث ا: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں

مَنْ رَاٰنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِی فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِی.

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے دیکھا بے شک شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا۔

حدیث ۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مَنْ رَاٰنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِی فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَصَوَّرُ اَوْقَالَ لَا یَتَشَبَّهُ بِی.

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا بے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا یا فرمایا کہ میری مشابہت نہیں اپنا سکتا۔

حدیث ۳: حضرت طارق بن اشیمؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔

حدیث ۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَاٰنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِی فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُنِی.

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔

حضرت کلیب جو حضرت ابو ہریرہؓ سے احادیث کی روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو بیان کیا کہ میں نے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی ہے پھر میں نے حضرت حسن بن علیؓ کی

۱۲۳۴۵۶۷

شکل کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ کی شکل حضرت حسنؓ جیسی تھی تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا حضرت حسنؓ حضور علیہ السلام کی شکل کے مشابہ تھے۔

حدیث ۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ شیطان اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ میری شکل اختیار کرے پس جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا۔

حضرت یزید الفارسیؒ کا واقعہ

فائدہ:۔ حضرت یزید الفارسیؒ فرماتے ہیں جبکہ یہ قرآن پاک کے مصاحف لکھا کرتے تھے میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا حضرت ابن عباسؓ کا زمانہ تھا میں نے ان سے پوچھا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیا تم طاقت رکھتے ہو کہ جس کو تم نے خواب میں دیکھا ہے اس کی شکل بیان کر سکو عرض کیا جی ہاں؟ میں آپ کے سامنے ان کی شکل و شباہت بیان کرتا ہوں جیسا کہ ایک آدمی ہو دو آدمیوں کے درمیان اس کا جسم اور اس کا گوشت گندم گوں سفید رنگ کی طرف مائل ہو یعنی سرخ رنگ کیونکہ گندم گوں جو ہے وہ سرخی پر بولا جاتا ہے آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا خوبصورت طریقے سے ہنسنے والے خوبصورت گول چہرے والے کہ آپ کی داڑھی نے یہاں سے یہاں تک یعنی ایک کان سے دوسرے کان تک اور پھر سینے تک کو بھرا ہوا تھا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر آپ حضور علیہ السلام کو بیداری میں دیکھتے تو آپ اس سے زیادہ حضور علیہ السلام کی صفت بیان نہ کر سکتے۔

حدیث ۶: حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَانِی یعنی فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَأی الْحَقَّ.

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا یعنی خواب میں تو اس نے سچ دیکھا۔

حدیث ۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

مَنْ رَانِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِی فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَخَیَّلُ بِی قَالَ وَرُءْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ.

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا آپ نے فرمایا کہ مؤمن کا خواب بھی نبوت کے اجزاء میں سے چھیالیسواں حصہ ہے۔

فائدہ:۔ جناب نبی کریم ﷺ پر وحی کا زمانہ تیئس سال کا گزرا ابتداءً آپ کو نیک خواب نظر آتے تھے اور ان کا زمانہ چھ ماہ کا تھا جب اس زمانے کو تیئس سال کی مدت مذکورہ پر تقسیم کیا جائے تو چھیالیسواں حصہ بنتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔

علمی نکتہ

فائدہ دوم:۔ فتاویٰ شہاب الدین رملیؒ میں ہے کہ آپ سے حضور علیہ السلام کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا اس میں کیا حکمت ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنی ذات مبارکہ کا ذکر کیا لیکن یہ بات حق تعالیٰ شانہ کے بارے میں ذکر نہیں کی تو آپ نے جواب دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل انسانی شکل کے مشابہ ہے اس کی اپنے بارے میں وضاحت فرمادی لیکن اللہ جل شانہ کی ذات ایسی ہے کہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں اس لئے عقل میں ہمت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حق میں اس قسم کی صورت کو سمجھ

سکے اس لئے اس بات کی طرف تنبیہ کرنے کی حاجت نہیں تھی۔

اور قاضی ابو بکر باقلانیؒ نے فرمایا کہ خواب کا دیکھنا اوہام ہے اور دل کے خیالات ہیں مختلف اشکال میں اور یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے لائق نہیں ہیں۔

اور ایک جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زیارت محالات میں سے ہے کیونکہ آدمی جو کچھ خواب میں دیکھتا ہے وہ خیال اور مثال ہوتا ہے اور یہ خیال اور مثال ذات قدیم کے لئے محال ہے۔

حضور علیہ السلام کو کس شکل میں دیکھے؟

عارف باللہ عبداللہ بن ابی جمرہ نے اپنی کتاب "بهجة النفوس" میں جو بخاری شریف کی شرح ہے۔

اس میں حضور علیہ السلام کے اس فرمان: تَسَموا بِاسمِي وَلَا تكْنُوا بِكُنيَتِي وَمَن رَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُوْرَتِي فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ کے موقع پر لکھا ہے کہ

علماء نے اس جگہ اختلاف کیا ہے ان میں سے بعض تو وہ ہیں جو فرماتے ہیں کہ: وہ صورت جس کی شکل شیطان اختیار نہیں کر سکتا یہ وہ صورت ہے جس میں حضور علیہ السلام کا انتقال ہوا تھا حتیٰ کہ علماء نے یہ بھی کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی داڑھی مبارک میں اتنے بال سفید تھے وہ بھی دیکھے اور بعض نے کہا کہ وہ حضور ﷺ کو دار الخیز ران میں دیکھے تب اس کی زیارت صحیح ہوگی۔

لیکن یہ عموم حدیث پر اپنی طرف سے فیصلہ کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت واسعہ کو تنگ کرنے والی بات ہے۔

اور بعض علماء نے یہ کہا کہ شیطان حضور علیہ السلام کی شکل بالکل اختیار نہیں کر سکتا پس جس نے حضور ﷺ کو اچھی شکل میں دیکھا ہے تو یہ دیکھنے والے کی

دینداری پر موقوف ہے اگر اس نے حضور ﷺ کی شکل میں کسی جگہ کوئی عیب دیکھا تو یہ دیکھنے والے کے دین میں خلل پر دلالت ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کی ذات نورانی تھی اور مثل صاف آئینے کی تھی دیکھنے والا آپ کے حسن اور خوبی کو دیکھتا تھا آپ کی ذات میں کسی قسم کا نقص اور عیب نہیں تھا۔

بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت

شارح مذکور نے یہ حدیث بھی ذکر کی ہے:

مَنْ رَانِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيُقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي.

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری شکل نہیں اختیار کر سکتا۔

ابن عباسؓ نے حضورؐ کو بیداری میں دیکھا

بعض صحابہؓ سے مروی ہے میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عباسؓ ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو اس حدیث کو یاد کیا اور فکر مند رہے حتیٰ کہ حضور علیہ السلام کی بعض ازواجؓ کے پاس حاضر ہوئے میرا خیال ہے کہ وہ حضرت میمونہؓ تھیں ان کے سامنے واقعہ بیان کیا تو حضرت میمونہؓ کھڑی ہوئیں اور ان کے لئے ایک جبہ اور ایک آئینہ نکالا اور فرمایا یہ حضور ﷺ کا جبہ ہے اور یہ حضور ﷺ کا آئینہ ہے تو حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس آئینے میں دیکھا تو حضور علیہ السلام کی صورت نظر آئی اور اپنی صورت مجھے نظر نہ آئی۔

بیداری میں حضورؐ کو دیکھنا کرامت ہے

اور کسی کا حضور ﷺ کو بیداری کی حالت میں دیکھنا یہ دیکھنے والے کی

کرامت پر مبنی ہے۔ اور کرامات اولیاء بھی حق ہیں۔ اس اعتبار سے نہیں کہ حضور علیہ السلام ہر جگہ موجود ہیں۔

شیطان، حضور ﷺ کی شکل کیوں اختیار نہیں کرسکتا

حضرات انبیاء کرامؑ کی شکل شیطان اختیار نہیں کرسکتا کیونکہ انبیاء کرامؑ اللہ کی طرف سے ہدایت لے کر آتے ہیں۔ اگر شیطان انبیاء کی شکل اختیار کرے اور پھر لوگوں کو اپنے شیطانی کاموں کی دعوت دے تو ہدایت اور گمراہی میں کوئی فرق نہیں کیا جاسکے گا۔ اس لئے انبیاء کرام کی صورتوں کو اللہ نے محفوظ کر دیا کہ شیطان ان کی شکل اختیار کرسکے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا ایک سبب

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض حضرات نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور پوچھا یا رسول اللہ! میں آپ کی زیارت کا کس وجہ سے مستحق ہوا؟ تو آپ نے فرمایا تمہاری میرے متعلق محبت کی وجہ سے۔

حضور علیہ السلام نے اس جواب میں اپنی زیارت کا کوئی اور سبب بیان نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ بعض مرتبہ حضور علیہ السلام کی زیارت خاص محبت کی وجہ سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

فائدہ:۔ جیسا کہ راقم الحروف کو بچپن میں حضور علیہ السلام کی صرف اسی وجہ سے زیارت ہوئی کہ دل میں آپ کی محبت شدید تھی۔ (امداد اللہ انور)

حقیقی اور مثالی صورت کی زیارت

شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ اگر حضور علیہ السلام کو صفات معلومہ کے ساتھ دیکھے تو آپ کی زیارت حقیقی ہوگی۔ اور اگر غیر معلومہ صفات جو کتابوں

میں نہیں آئیں اگر ان اشکال میں کوئی دیکھے گا تو گویا اس نے حضور علیہ السلام کی مثال کو دیکھا ہے۔

زیارت کا خواب کب قابل تعبیر ہے

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ جس نے حضور علیہ السلام کو آپ کی معروف صورت میں دیکھا جو آپ کی زندگی میں تھی تو اس کا خواب سچا ہے اور اگر اس نے حضور کی صورت میں حضور کو نہیں دیکھا تو اس کا خواب قابل تعبیر ہے۔

لیکن امام نوویؒ نے فرمایا کہ قاضی عیاض کی یہ بات ضعیف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اس نے حضور علیہ السلام کو ہی حقیقتاً دیکھا ہے۔ چاہے اس نے حضور کی معروف صفت پر دیکھا ہو یا غیر معروف صفت پر۔

اور علامہ نوویؒ کی اس بات کا بعض علماء نے یہ جواب دیا کہ قاضی عیاض کی بات کے امام نووی کی بات خلاف نہیں ہے بلکہ قاضی عیاض کا ظاہر کلام یہ ہے کہ اس نے حضور علیہ السلام کو ہی دونوں صورتوں میں دیکھا۔ لیکن پہلی صورت میں خواب کی تعبیر کی ضرورت نہیں۔ اور دوسری میں تعبیر کی ضرورت ہے۔

حضورؐ کو خواب دیکھنے کی بعض تعبیرات

اور بعض علماء فرماتے ہیں جس نے حضور علیہ السلام کو بڑھاپے کی حالت میں دیکھا تو اس نے اپنے لئے غایت سلامتی کو دیکھا اور جس نے جوانی کی عمر میں دیکھا تو اس نے سخت جنگ اور جدال کی حالت میں دیکھا اور جس نے حضور علیہ السلام کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنے آپ کو حضور پاک ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھامنے والا دیکھا۔ اور جس نے حضور علیہ السلام کو حضور کی حالت اور شکل میں دیکھا تو یہ دلیل ہے کہ دیکھنے والا اچھی حالت میں ہے اور اپنے دشمن پر کامیابی حاصل کرے گا اور جس نے حضور علیہ السلام کی حالت کو متغیر

دیکھا تو دیکھنے والے کی بدحالی پر دلیل ہے۔

حضورؐ کی ذات کی مثال

امام بدر الدین زرکشیؒ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کی ذات اس دنیا میں سورج کی مثل ہے جیسا کہ اس کی روشنی کی مثال پوری دنیا میں ایسے ہے کہ کوئی شخص مشرق میں ہے کوئی شخص مغرب میں ہے اور ایک ہی وقت میں سورج کو مختلف صفات میں دیکھتا ہے۔تو حضور علیہ السلام کی حالت بھی یہی ہے۔

کیا بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہو سکتی ہے؟

حافظ ابن حجر مکی ہیثمیؒ نے اپنے فتاویٰ کے آخر میں لکھا ہے کہ ایک جماعت علماء نے حسو علیہ السلام کی بیداری میں زیارت کا انکار کیا ہے اور دوسرے بہت سے علماء بیداری میں آپ کی زیارت کے قائل ہیں۔ اور یہی بات حق ہے اور اس کی بہت سے صالحین نے ہمیں خبر دی ہے بلکہ بخاری شریف کی حدیث میں وارد ہے:

من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة. (بخاری شریف)

یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھ سکتا ہے۔ (بخاری ۹/۴۲م، مسلم ۱۷۷۵، مسند احمد ۵/۳۰۶، طبرانی ۱۹/۲۹۷، مشکوۃ حدیث نمبر ۱۰۶۴م، ترمذی ۲۲۷۶، حاکم ۴/۳۹۳)۔

بعض علماء نے اس کی یہ تفسیر کی ہے کہ وہ سر کی آنکھ سے دیکھے گا اور بعض نے کہا کہ وہ اپنے دل کی آنکھ سے دیکھے گا۔اور اس کا بھی احتمال ہے کہ قیامت کے دن مجھے دیکھے گا اور قیامت میں تو وہ لوگ بھی دیکھیں گے جنہوں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔

فائدہ:۔شرح ابن ابی جمرہ میں ہے جس میں انہوں نے بخاری شریف کی تلخیص کر کے احادیث کی شرح لکھی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اپنی زیارت کی بیداری اور خواب میں حدیث بیان فرمائی ہے آپ اپنی بات میں

بالکل سچے ہیں بیداری میں وہی شخص حضور علیہ السلام کی زیارت کا منکر ہوسکتا ہے جو کرامات اولیاء کا منکر ہو۔ جبکہ کرامات کا ثبوت سنت واضحہ سے موجود ہے۔

امام غزالیؒ نے اپنی کتاب "المنقذمن الضلال" میں صوفیاء کرام کی تعریف میں لکھا ہے کہ یہ حضرات اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ کیونکہ یہ اپنی بیداری میں فرشتوں اور انبیاءؑ کی ارواح کی زیارت کرتے ہیں اور ان کی آواز کو سنتے ہیں ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں پھر ان کا حال صورت اور امثال کے مشاہدے سے ترقی کر کے ایسے مقامات تک پہنچ جاتا ہے جن کو زبان ادا نہیں کرسکتی۔

امام غزالی کے شاگرد ابوبکر بن عربی المالکی فرماتے ہیں انبیاء اور فرشتوں کی زیارت اور ان کے کلام کو سننا مؤمن کے لئے بطور کرامت کے اور کافر کے لئے بطور عذاب کے ممکن ہے۔

بیداری میں زیارت بہت مشکل مقام ہے

مدخل ابن حاج المالکی میں ہے حضور علیہ السلام کی زیارت بیداری میں مشکل مقام ہے بہت کم لوگ ہیں جن کو یہ مقام حاصل ہے اور ان کا وجود اس دور میں بہت کم ہے بلکہ غالباً معدوم ہے اگرچہ ہم اس کا انکار نہیں کرتے کیونکہ بہت سے اکابر جن کی اللہ نے ظاہر و باطن کی حفاظت فرمائی ان کو یہ شرف حاصل ہوا ہے۔ اور بعض علماء ظاہر نے اس کا انکار کیا ہے اور دلیل یہ بیان کی ہے کہ یہ فانی آنکھ باقی آنکھ کو نہیں دیکھ سکتی۔ حضور علیہ السلام دار البقاء میں ہیں اور دیکھنے والا دار الفناء میں ہے لیکن اس کو انہوں نے رد کرتے ہوئے فرمایا مؤمن جب فوت ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے جب کہ اللہ سبحانہ پر موت نہیں آئے گی اور ان دیکھنے والوں میں سے ہر ایک نے مرنا ہے۔

اور امام بیہقیؒ نے اس اعتراض کا جواب اس طرح دیا ہے کہ ہمارے نبی

ﷺ نے شب معراج میں انبیاء کرام کی ایک جماعت کو دیکھا تھا۔ (حالانکہ آپ ﷺ زندہ تھے اور انبیاء کرامؑ اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے)۔

علامہ بارزیؒ فرماتے ہیں جبکہ انہوں نے بہت سے اولیاء کرامؒ سے اپنے زمانے میں سنا تھا کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو آپ کی وفات کے بعد بیداری میں حالت حیات میں دیکھا ہے۔

اولیاء کرام کا حضرات انبیاء کرام کا مشاہدہ کرنا

اور امام یافعیؒ اور دیگر حضرات نے شیخ کبیر ابو عبداللہ القرشیؒ سے نقل کیا ہے کہ مصر میں ایک مرتبہ بہت سخت مہنگائی شروع ہوئی تو یہ کچھ ساتھیوں کے ساتھ دعا کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو ان کو بتایا گیا کہ آپ اس معاملے میں دعا نہ کریں کیونکہ اس معاملے میں تم میں سے کسی کی دعا قبول نہیں ہوگی شیخ فرماتے ہیں کہ میں شام کی طرف سفر کر کے گیا جب میں حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی قبر اقدس کے قریب پہنچا تو میں نے ان سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ہاں میری مہمانی یہی ہے کہ مصر والوں کے لئے آپ دعا کر دیں تو حضرت ابراہیم نے ان کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مشکل کو دور کر دیا۔

امام یافعیؒ اس بات کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبداللہ القرشیؒ کا حضرت ابراہیم خلیلؑ سے ملاقات کرنا حق ہے۔ اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا مگر جاہل جس کو حضرات اولیاء کے احوال کا علم نہیں حالانکہ یہ اولیاء کرام آسمانوں اور زمین کے ملکوت کا بھی مشاہدہ کرتے ہیں اور انبیاء کرام کو بھی زندہ حالت میں دیکھتے ہیں۔ جس طرح سے نبی کریم ﷺ نے انبیاء کرام کی ایک جماعت کو آسمانوں میں دیکھا تھا اور ان سے گفتگو کی تھی۔ اور یہ بات طے شدہ ہے کہ جو چیز بطور معجزہ کے انبیاء کے لئے درست ہے وہ اولیاء کے لئے بطور

کرامت کے درست ہے بشرطیکہ تحدی اور چیلنج نہ پایا جائے۔

شیخ جیلانیؒ کا حضورؐ کو بیداری میں دیکھنا

ابن ملقنؒ نے طبقات الاولیاء میں نقل کیا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ظہر سے پہلے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے مجھے فرمایا اے بیٹے! خطاب کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا ابا جان! میں عجمی آدمی ہوں میں فصحاء بغداد کے سامنے کیسے بات کرسکتا ہوں۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ اپنا منہ کھولو۔ میں نے منہ کھولا تو آپ نے سات مرتبہ میرے منہ میں اپنا لعاب ڈالا اور فرمایا کہ لوگوں کے سامنے خطاب کرو اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ دعوت دو پھر میں نے ظہر کی نماز ادا کی اور میں بیٹھ گیا اور میرے پاس بہت سی مخلوق جمع ہوگئی اور میرے لئے بہت شور اٹھا تو میں نے حضرت علیؓ کو اس مجلس میں اپنے برابر کھڑے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا اے بیٹے خطاب کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا ابا جان! لوگوں کا میرے بارے میں شور اٹھا ہے فرمایا اپنا منہ کھولو تو میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ نے چھ مرتبہ میرے منہ میں اپنا لعاب ڈالا میں نے پوچھا کہ آپ نے ساتویں مرتبہ کیوں نہیں ڈالا تو فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے ساتھ ادب کی وجہ سے پھر آپ میری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے اور میں نے خطاب شروع کردیا۔

اور حضرت ابن ملقن نے ان کے علاوہ بہت سے اولیاء کے بارے میں ان کے حالات نقل کیے ہیں کہ وہ کثرت سے حضور علیہ السلام کی زیارت کرتے تھے بیداری میں بھی اور خواب میں بھی، ان میں سے ایک حضرت کمال الادفوی بھی ہیں جن کا انہوں نے ذکر کیا اور یہ وہ بزرگ ہیں جن سے شوافع کے بہت بڑے امام ابن دقیق العید نے بھی علم حاصل کیا تھا۔

بیداری میں دو بزرگوں کو زیارت

حضرت تاج بن عطاء اللہ اپنے شیخ کامل، عارف ربانی حضرت ابو العباس المرسیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے اپنے اس ہاتھ کے ساتھ حضور ﷺ سے مصافحہ کیا ہے۔

اور ابن فارس نے سیدی علی وفاؒ سے نقل کیا ہے کہ میں پانچ سال کا تھا ایک آدمی کے پاس قرآن پڑھ رہا تھا میں ایک مرتبہ ان کے پاس حاضر ہوا تو حضور علیہ السلام کو بیداری کی حالت میں دیکھا تھا نہ کہ خواب میں۔ آپ پر ایک سفید قمیض تھی روئی کی، پھر میں نے وہ قمیض اپنے اوپر دیکھی حضور پاک ﷺ نے مجھے فرمایا پڑھو۔ تو میں نے حضور پاک ﷺ کے سامنے سورۃ والضحیٰ اور الم نشرح پڑھی پھر حضور علیہ السلام میری نظروں سے اوجھل ہو گئے پھر جب میں بیس سال کی عمر کو پہنچا تو میں نے صبح کی نماز کی تکبیر تحریمہ کہی تھی مصر میں قرافہ کے مقام پر تو میں نے حضور علیہ السلام کو اپنے سامنے دیکھا آپ نے میرے ساتھ معانقہ فرمایا اور فرمایا فَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ. ''پس آپ اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کیجئے'' تو مجھے اس وقت سے گفتگو کا سلیقہ عطا کر دیا گیا۔

اس قسم کی بہت سی حکایات اولیاء کرام سے کثرت سے موجود ہیں جن کا انکار ضدی اور محروم ہی کر سکتا ہے۔

حضور علیہ السلام کی زیارت کس آنکھ سے ہو سکتی ہے

حضرت ابن عربیؒ سے منقول ہے کہ اکثر طور پر جو حضور علیہ السلام کی زیارت واقع ہوتی ہے وہ دل سے اور پھر نگاہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ زیارت زیارت متعارفہ کے طور پر نہیں بلکہ ایک جمعیت حالیہ کے طور پر ہوتی ہے جس کی حقیقت کا ادراک نہیں ہو سکتا مگر اس شخص کو جو حضور علیہ السلام کی زیارت

کرے ایسے ہی کہا گیا ہے۔

اس کا بھی احتمال ہے کہ حضور علیہ السلام کی رؤیت متعارفہ ہو کیونکہ حضور علیہ السلام کی زیارت ایک جماعت اولیاء نے کی ہے یا یہ معنی ہے کہ حضور علیہ السلام اور اس دیکھنے والے کے درمیان سے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام اپنی قبر مبارک میں ہوتے ہیں اور وہ شخص حضور کو زندگی کی حالت میں رؤیت حقیقیہ کے ساتھ دیکھتا ہے کیونکہ یہ زیارت کوئی محال امر نہیں ہے لیکن غالب امر یہی ہے کہ زیارت مثالی ہوتی ہے آپ کی ذات کی زیارت نہیں ہوتی۔ اسی پر امام غزالی کا قول محمول ہے اور اسی کی مثل یہ بھی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھتا ہے تو اللہ کی ذات تو شکل وصورت سے پاک ہے۔ لیکن محسوس مثال کے واسطے سے بندہ ذات باری کی زیارت کرتا ہے اور یہ مثال حق ہوتی ہے تعریف خداوندی کے اعتبار سے کیونکہ دیکھنے والا کہتا ہے کہ میں نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے اس کی مراد یہ نہیں ہوتی کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھا ہے جس طرح سے وہ کسی اور کے بارے میں کہہ سکتا ہے۔

(یہاں تک ابن حجر مکیؒ کی بات تھی جو پوری ہوئی)۔

محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کی ذات کو آپ کی روح کے ساتھ اور آپ کے جسم کے ساتھ دیکھنا ناممکن نہیں ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام زندہ ہیں ان کی ارواح کو ان کی طرف لوٹا دیا گیا ہے ان کی وفات کے بعد، اور اس میں کوئی مانع نہیں کہ بہت سے لوگ حضور علیہ السلام کو ایک وقت میں دیکھ سکیں کیونکہ آپ کی مثال سورج کی سی ہے۔ (جیسے سورج ایک جگہ موجود ہوتا ہے اور جس جس کے سامنے پردہ ہٹا ہوتا ہے وہ سورج کو دیکھ سکتا ہے۔ تو اسی طرح سے اولیاء اور جن لوگوں کے سامنے سے پردہ ہٹ جاتا ہے وہ حضور علیہ السلام کو دیکھ سکتے ہیں۔

حافظ ابن حجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ میرے اور میرے والد کے شیخ شمس محمد بن ابی الحمائل حضور علیہ السلام کو بیداری میں کثرت سے دیکھتے تھے حتیٰ کہ اگر ان کے لئے کوئی مسئلہ مشکل پیش آتا تھا تو فرماتے تھے کہ میں اس کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں گا پھر اپنا سر اپنے گریبان میں ڈالتے تھے قمیض کے درمیان میں پھر فرماتے حضور علیہ السلام نے اس کے بارے میں یہ فرمایا ہے تو ویسے ہی ہوتا تھا جیسے انہوں نے خبر دی ہوتی تھی کبھی بھی اس کے خلاف نہیں ہوا تھا۔ اس لئے تم حضور علیہ السلام کی بیداری میں زیارت کا انکار نہ کرو ورنہ یہ انکار زہر قاتل ہے۔

زیارت والی حدیث کی شرح

علامہ مناویؒ نے شمائل ترمذی کی شرح میں حضور علیہ السلام کے ارشاد ''من رآنی فی المنام فقد رانی'' اور مسلم کی روایت میں ہے ''فسیرانی فی الیقظة'' یا فکانما رانی فی الیقظة'' یا '' فقد رأی الحق'' کی تشریح میں فرماتے ہیں۔ یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا جس حالت میں بھی دیکھا تو اس نے سچا خواب دیکھا۔

حضرت ملا علی قاریؒ شمائل ترمذی کی شرح میں فرماتے ہیں کہ جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ان کی زندگی میں محفوظ کیا تھا کہ شیطان آپ کی شکل بنا کر لوگوں کے سامنے آئے تو اسی طرح خواب میں بھی حضور علیہ السلام کی شکل اپنانے سے شیطان کو دور رکھا ہے۔ کیونکہ شیطان اس کی قدرت نہیں رکھتا کہ حضور علیہ السلام کی شکل بنا کر لوگوں کو خواب میں یا بیداری میں نظر آئے۔

اور حضور ﷺ کو ایک ہی وقت میں مختلف لوگ مختلف حالتوں میں دیکھتے ہیں۔ تو یہ اختلاف دیکھنے والوں کی حالت پر مبنی ہے نہ کہ حضور علیہ السلام کی شکل پر جیسا کہ کوئی شخص حضور ﷺ کو مسکراتے ہوئے دیکھے تو یہ تعبیر اس کے

خلاف ہے اور جس نے حضور کو ناقص دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی اتباع سنت کے نقصان پر دلیل ہے۔

جیسا کہ مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کو ایک مسجد کے ایک حصے میں میں دیکھا گیا کہ آپ مردہ ہیں تو بعض عارفین نے اس کی یہ تعبیر دی کہ مسجد کے اس حصے میں حضور علیہ السلام کا داخل ہونا طریق سنت پر نہیں ہے تو جب اس کی تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ مسجد کا وہ حصہ غصب کر کے مسجد میں شامل کیا گیا تھا۔

حدیث زیارت کا راز

حضرت عارف باللہ سیدی صدرالدین القونویؒ اپنی کتاب شرح الاربعین میں بیسویں حدیث پر فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

" من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی"

اور ایک روایت میں ہے:

" فانہ لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی"

اور ایک روایت میں ہے:

" فان الشیطان لا یتکوننی"

اور ایک روایت میں ہے:

" من رانی فقد رأی الحق فان الشیطان لا یترا ای بی"

یعنی جس نے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا۔

اس حدیث کا راز اور ایضاح معنی یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلوق کی ہدایت کے لئے رسول بنائے گئے ہیں اور حق کی دعوت دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

کے اسماء صفات میں ایک صفت ''ہدایت'' ہے اور ایک نام ''ہادی'' بھی ہے جس طرح سے اللہ نے حضور علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا: وَاِنَّکَ لَتَھۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ''بے شک آپ سیدھے راستے کی ہدایت ہی کرتے ہیں'' تو حضور علیہ السلام اسم ہادی کی صورت ہیں اور صفت ہدایت کا مظہر ہیں۔ اور شیطان، اللہ کے اسم مضل کا مظہر ہے اور صفت ضلالت کا اظہار ہے اور یہ دونوں صفات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

اس تشریح کی دلیل وہ حدیث طویل ہے جس میں مروی ہے:

ان النبی علیه الصلوٰة والسلام سأل الإجتماع بابلیس لیری ما عنده واحضر بین یدیه و حفت الملائکة بالنبی علیه الصلوٰة والسلام ....یا ابلیس قل ما عندک فقال یا محمد ان الله خلقک للهدایة وما بیدک من الهدایة من شیء و خلقنی للغوایة وما بیدی من الغوایة من شیء فاوحی الله إلی النبی علیه الصلوٰة والسلام صدقک وإنه لکذوب. (......................)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ ابلیس سے ملاقات ہو جائے تا کہ حضور علیہ السلام، شیطان کے پاس جو کچھ ہے اس کو دیکھیں چنانچہ اللہ نے شیطان کو حضور کے سامنے کر دیا اور فرشتوں نے حضور علیہ السلام کو اپنی حفاظت میں لیا ہوا تھا تا کہ شیطان حضور علیہ السلام کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابلیس! کہہ تیرے پاس کیا ہے؟ تو ابلیس نے کہا اے محمد! بے شک اللہ نے آپ کو ہدایت کے لئے پیدا کیا اور جو کچھ آپ کے پاس ہدایت ہے اس کے ساتھ آپ کو مبعوث کیا اور مجھے گمراہی کے لئے پیدا کیا اور گمراہی

میرے اختیار میں نہیں ہے تو اللہ نے نبی کریم ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اس نے سچ کہا اگرچہ یہ جھوٹا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ شیطان فی الحقیقت حضور علیہ السلام کی ضد ہے اور دو ضدیں جمع نہیں ہو سکتیں اور نہ ہی ایک ضد دوسری کی شکل میں آ سکتی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کو اللہ نے ہدایت کے لئے پیدا کیا جیسا کہ گزر چکا ہے اگر ابلیس کا ظہور حضور علیہ السلام کی صورت میں ممکن ہوتا تو حضور علیہ السلام پر اعتماد اور بھروسہ بالکل ختم ہو جاتا اسی حکمت کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی صورت کو محفوظ کر دیا کہ شیطان اس کو اختیار کر کے لوگوں کے سامنے آسکے۔

شیطان، حضور علیہ السلام کی صورت کیوں نہیں اپنا سکتا

سوال

اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت حضور علیہ السلام کے مقابلے میں اتم ہے پھر شیطان کو تو حضور علیہ السلام کی شکل اختیار کرنے سے تو دور رکھا گیا مگر یہ شیطان لعین بہت سے لوگوں کے سامنے آتا ہے اور ان سے مخاطب ہوتا ہے کہ میں حق تعالیٰ شانہٗ ہوں تاکہ وہ ان کو گمراہ کرے اور اس طریقے سے شیطان نے بہت سی جماعت کو گمراہ کر دیا اور وہ یہی کہنے لگے کہ انہوں نے خدا کو دیکھا ہے اور اس کی باتیں سنی ہیں۔

جواب

یہ فرق دو طرح سے ہو سکتا ہے ایک یہ کہ ہر عاقل مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت متعین نہیں ہے۔ جس سے اشتباہ ہو سکے بخلاف حضور علیہ السلام کے کہ آپ کی صورت متعین ہے معلوم ہے اور لوگوں کے سامنے بھی۔

اور دوسری وجہ فرق کی یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کا نام لے کر شیطان کا دھوکہ دینا تو مقتضائے حکم خداوندی ہے کہ جس کو خدا چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت دے جیسا کہ اس کی تفصیل شیطان کی ملاقات میں ابھی گزر چکی ہے جب اس نے حضور علیہ السلام کے سامنے اس کا اظہار کیا تھا اور حضور علیہ السلام کی یہ صفت ہے کہ آپ صفت ہدایت کے ساتھ موصوف ہیں تو ظاہری صورت میں بھی آپ کی شکل اور شباہت کو محفوظ کرنا ضروری تھا تا کہ آپ کی ذات پر اعتماد باقی رہے اور اللہ کی طرف سے جس کے لئے وہ چاہتا ہے ہدایت کا حکم ظاہر ہو اگر یہ بات نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے فرمان وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم کا راز ظاہر نہ ہوتا اور بعثت کا فائدہ بھی حاصل نہ ہوتا۔

کبھی حضورؐ کی شکل میں شریعت کی زیارت ہوتی ہے

یہاں ایک تنبیہ کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ صحیح خواب جو حضور علیہ السلام کی زیارت کا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو اسی صفت اور شکل پر دیکھے جو کتابوں میں منقول ہے نقل صحیح کے ساتھ اور اگر کوئی شخص حضور علیہ السلام کو خواب میں ان روایات اور صفات والی شکل کے ساتھ نہ دیکھے مثلاً آپ کا قد بہت لمبا دیکھے یا بہت چھوٹا دیکھے یا سرخ، زرد رنگ میں دیکھے یا بوڑھا دیکھے یا انتہائی گندم گوں رنگ میں دیکھے وغیر ذلک اور اس دیکھنے والے کے دل میں پختہ یقین ہو کہ اس نے حضور علیہ السلام کو ہی دیکھا ہے تو یہ دیکھنا اس کے لئے حجت نہیں ہے کہ اس نے حضور کو ہی دیکھا ہے بلکہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس نے حضور کی صورت شرع کو دیکھا ہو دیکھنے والے کے اعتقاد کے حساب سے اس کی حالت ایسی ہو یا شریعت کے احکام میں سے کسی حکم کی صورت کو اس نے دیکھا ہو۔

ہم اس کا تجربہ کر چکے ہیں اپنے بارے میں بھی اور دوسرے لوگوں کے

بارے میں بھی اور اپنے شیوخ سے سنا ہے جو اس بات کی تائید کرتا ہے

حضرت ابن عربی کا خواب اور حقیقت خواب

واقعہ: مثلاً حضرت شیخ محیی الدین ابن عربی نے فرمایا کہ میں نے اپنے بچپن میں خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ السلام مسجد اشبیلیہ میں جو اندلس کے شہروں میں سے ایک شہر ہے اس میں حضور علیہ السلام کی میت کو دیکھا کہ وفات کے بعد آپ کے سر اور جبڑے کو پٹی سے باندھ دیا گیا ہے۔ مسجد کے کونے میں میں نے آپ کو اس حالت میں دیکھا جب کئی سال گزر گئے شیخ ابن عربی اہل اللہ کے طریق میں داخل ہوئے اور اپنا وطن چھوڑا اور جو کچھ دنیا میں سے آپ کے پاس تھا اس کو بھی صدقہ کر دیا اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہوئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو مقامات عطا فرمائے ان کو حاصل کرتے ہوئے جب اس شہر کے کسی آدمی کے ساتھ جامع مسجد اشبیلیہ میں داخل ہوئے اور چاہتے تھے کہ مسجد کے دروازوں میں سے ایک دروازے سے گزریں کسی کام کی وجہ سے تو وہ پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ جامع مسجد سے گزریں اس کو راستہ کے طور پر اختیار کر لیں لیکن تحیۃ المسجد (یعنی دو رکعات) نہ پڑھیں۔

چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے ساتھی کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو میں نے کہا میں مسجد سے ایسے نہیں گزروں گا جب تک کہ دو رکعات تحیۃ المسجد نہ پڑھوں اس نے کہا آ جائیں ہم اس کونے میں نماز پڑھتے ہیں پھر اسی کونے کی طرف اشارہ کیا جس میں میں نے حضور علیہ السلام کا وفات کی حالت میں منہ بندھا ہوا دیکھا تھا تو میں نے انکار کر دیا تو اس نے کہا کہ تم نے یہاں نماز پڑھنے سے کیوں انکار کیا ہے؟ میں نے کہا میں نے حضور علیہ السلام کو کبھی خواب میں اس جگہ آپ کی یہاں میت رکھی ہوئی دیکھی تھی اور آپ کا منہ باندھا ہوا تھا تو میں

پسند نہیں کرتا کہ میں اس جگہ نماز پڑھوں تو وہ حیران ہو گیا اور کہا کہ آپ نے سچا خواب دیکھا ہے میں اس خواب کی تعبیر اور راز بتاؤں گا اب سن لو یہ وہ جگہ ہے جہاں میرا گھر تھا اور اس .... نے اس کی دیواریں کھڑی کرائیں اور کئی گھر خرید کئے جو اس مسجد کے پیچھے اس کے ساتھ لگتے تھے تا کہ وہ بھی مسجد میں شامل ہو جائیں میرے گھر کے سوا سارے گھروں کو اس نے مسجد میں شامل کر دیا تھا مجھ سے اس گھر کی قیمت طے کی لیکن مجھے وہ قیمت نہ دی جو میں چاہتا تھا تو میں نے گھر دینے سے انکار کر دیا تو انہوں نے وہ گھر میری رضا کے بغیر لے لیا اور جتنا پیسے میں چاہتا تھا وہ انہوں نے مجھے نہ دیئے۔

تو یہی وہ خواب ہے یہ حضور علیہ السلام نہیں تھے بلکہ حضور کی شریعت تھی جو اس مقام کی نسبت سے مر چکی تھی جب یہ حالت ہے تو میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا حق مسلمانوں کے لئے معاف کیا آؤ اب ہم اس جگہ نماز پڑھتے ہیں چنانچہ ہم وہاں گئے نماز پڑھی اور پھر اپنے کام کو نکل گئے۔

دوسرا واقعہ

مجھے ملک شام میں ایک آدمی نے بیان کیا کہ ایک شخص نیک لوگوں میں سے تھا اس نے بیان کیا کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس نے حضور علیہ السلام کو تھپڑ مارا ہے جب یہ جاگا تو بہت گھبرایا ہوا تھا اور اس کی حالت بڑی ہولناک تھی جو اس نے حضور علیہ السلام کی جلالت شان کے باوجود دیکھی تھی تو وہ ایک بزرگ کے پاس گیا اور اپنا خواب بیان کیا تو بزرگ نے اس سے فرمایا کہ حضور علیہ السلام تو اس سے اعلیٰ و بالا ہیں جس حالت میں تم ہو جو کچھ تم نے خواب میں دیکھا ہے وہ حضور علیہ السلام نہیں تھے بلکہ یہ حضور علیہ السلام کی شریعت تھی جو تم نے شریعت کے کسی حکم میں خلل ڈال دیا ہے اور یہ تھپڑ مارنا اس بات کی دلیل

ہے کہ تم نے کوئی کبیرہ گناہ کیا ہے تو اس آدمی نے اپنے دل میں سوچا تو کوئی گناہ یاد نہ آیا اور وہ اس بزرگ کی تعبیر پر بھی بدگمانی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ غلط ہوگی چنانچہ اپنے گھر پریشان حال ہو کر پہنچا تو اس کی بیوی نے اس کے غم کے بارے میں پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے؟ تو اس نے اپنا خواب بتایا اور شیخ کی تعبیر بھی سنائی تو عورت حیران رہ گئی اور اس نے اپنی توبہ کا اظہار کیا اور کہنے لگی میں تمہیں بتاتی ہوں کہ جب تم نے حلف اٹھایا تھا کہ میں اپنے دوستوں میں سے کسی کے گھر میں داخل نہیں ہوگی اگر ہوگی تو تجھے طلاق ہے تو میں ان کے گھروں میں سے کسی کے گھر میں نہ گئی تو انہوں نے مجھے قسم دی اور بہت مجبور کیا تو میں ان کے مجبور کرنے سے شرمندہ ہوئی اور ان کے پاس چلی گئی تو مجھے ڈر لگا کہ میں یہ واقعہ تمہیں بتلاؤں چنانچہ میں نے اس کو چھپا لیا تو اسی وقت اس شخص نے توبہ کی اور استغفار کیا اور آہ وزاری کی اور عورت کو عدت بٹھایا اور پھر تجدید نکاح کر لیا۔

تیسرا واقعہ

علامہ قونویؒ نے یہ بھی ذکر کیا کہ میرے ساتھ بھی اس طرح کا واقعہ ہو چکا ہے اس رات جس رات تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کیا تھا اور قبضہ کیا تھا اس کی صبح کو میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا آپ کی نعش رکھی تھی اور کفن پہنا ہوا تھا اور کچھ لوگ آپ کو باندھ رہے تھے اور آپ کا سر کھلا ہوا تھا اور بال مبارک زمین کو چھونے کے قریب تھے میں نے ان لوگوں سے کہا کیا کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا یہ فوت ہو گئے ہیں اور ہم آپ کے جنازے کو اٹھا کر دفنانا چاہتے ہیں تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ حضور علیہ السلام تو فوت نہیں ہوئے پھر میں نے ان کو کہا کہ میں ان کے چہرے کو دیکھ رہا ہوں یہ فوت تو نہیں ہوئے تم صبر کرلو حتیٰ کہ ہم وفات کی تحقیق کر لیں تو میں آپ کے منہ مبارک کے قریب

ہوا تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کمزور قسم کا سانس لے رہے تھے تو میں نے لوگوں کو چیخ کر کہا اور اس کام سے روک دیا جس کا وہ ارادہ کر رہے تھے جب میں بیدار ہوا تو بہت گھبرایا ہوا تھا اور غمگین تھا مجھے اس طرح کے خوابوں کا تجربہ ہو چکا تھا میں نے سمجھا کہ یہ خواب اسلام میں کسی بہت بڑے حادثے کی دلیل ہے تو کچھ دنوں کے بعد مجھے یہ خبر پہنچی کہ منگول (تاتاریوں) نے بغداد کا ارادہ کیا تھا اور اسی دن بغداد پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کیا تھا اور وہی تاریخ تھی جس میں میں نے خواب دیکھا تھا۔

امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب " تنویر الحلک في امکان رؤیة النبی و الملک" میں لکھا ہے بہت سے لوگ صاحب احوال اکابر اولیاء کے متعلق حضور علیہ السلام کو خواب میں اور بیداری میں دیکھنے کا سوال کرتے ہیں اور بہت سے لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ محال ہے اس لئے میں نے یہ مختصر سا رسالہ اس عنوان میں لکھا ہے اور ہم اس کو حدیث صحیح کے ساتھ شروع کرتے ہیں جس کو امام بخاری مسلم اور ابوداود نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

" من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة ولا یتمثل الشیطان بی". (بخاری ، مسلم، ابو داود)

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا"

امام طبرانیؒ نے بھی اسی کے مثل ایک حدیث حضرت مالک بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے۔ اور امام دارمیؒ نے اس کی مثل حضرت ابوقتادہؓ سے روایت کی ہے علماء نے "فسیرانی فی الیقظة" "پس عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا"۔ کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ عنقریب وہ مجھے قیامت کے دن دیکھے گا۔ لیکن اس

جواب پر اعتراض کیا گیا ہے کہ پھر تخصیص کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ہر امتی قیامت کے دن حضور علیہ السلام کو دیکھے گا جنہوں نے حضور کو دیکھا تھا یا نہیں دیکھا تھا۔

اور بعض علماء نے کہا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے جس نے حضور کی حیات میں ایمان قبول کیا تھا لیکن آپ کی زیارت نہیں کر سکا تھا تو وہ حضور ﷺ کو دیکھ لے گا اس کو یہ بشارت دی گئی ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ ارشاد نبوی اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے یعنی جس نے خواب میں دیکھا تو ضروری ہے کہ وہ اپنی انہی سر کی آنکھوں سے بیداری میں بھی دیکھے گا۔

اور بعض نے کہا ہے کہ دل کی آنکھ سے یہ دونوں قول قاضی ابو بکر ابن عربی نے روایت کئے ہیں

امام بیہقی نے ''کتاب الاعتقاد'' میں لکھا ہے:

الانبیاء بعد ما قبضوا ردت الیھم ارواحھم فھم احیاء عند ربھم کالشھداء وقد رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج جماعۃ منھم واخبرو خبرہ صدق ان صلاتنا معروضۃ علیہ وان سلامنا یبلغہ وان اللہ تعالیٰ حرم علی الارض ان تاکل لحوم الانبیاء.

ترجمہ: انبیاء کرام پر ان کی وفات کے بعد ان کی روحوں کو لوٹا دیا جاتا ہے وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں جیسے شہداء زندہ ہیں۔

اور حضور علیہ السلام نے معراج کی رات انبیاء کرام کی ایک جماعت کو دیکھا تھا اور آپ نے اس کی خبر بھی بیان کی ہے۔

اور آپ کی حدیث بھی سچی ہے کہ ہمارا درود حضور علیہ السلام پر پیش کیا جاتا ہے اور ہمارا سلام آپ کو پہنچایا جاتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے گوشت کو کھائے۔

علامہ بارزیؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے زمانے میں اولیاء کرام کی ایک جماعت سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کو بیداری میں وفات کے بعد زندہ حالت میں دیکھا ہے۔

اور علامہ سیوطیؒ شیخ صفی الدین بن ابی منصور سے ان کے رسالہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور شیخ عفیف الدین الیافعی کی کتاب ''روض الریاحین'' کے حوالہ سے بھی کہ شیخ کبیر قدوۃ الشیوخ العارفین برکت زمان ابوعبداللہ القرشیؒ کا واقعہ ہے کہ جب مصر کے علاقوں میں بہت زیادہ مہنگائی ہوئی تو آپ نے مصر سے شام کی طرف سفر کیا اور سیدنا ابراہیم الخلیلؑ نے ان کا استقبال کیا جیسا کہ اس سے پہلے یہ واقعہ مذکور ہو چکا ہے۔

امام یافعیؒ نے اس جملے کی تشریح میں فرمایا ہے کہ یہ بات حق ہے اس کا کوئی شخص منکر نہیں ہو سکتا مگر جاہل جو اکابر اولیاء کے احوال سے ناواقف ہے یہ اکابر اپنے احوال میں ملکوت سمٰوٰت والارض کو دیکھتے ہیں انبیاء کرام کو زندہ دیکھتے ہیں نہ کہ موت کی حالت میں، جس طرح سے نبی کریم ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو زمین میں (زندہ) دیکھا تھا اور اسی طرح سے حضرت موسیٰؑ کو اور دوسرے انبیاء کو نبی کریم ﷺ نے آسمانوں میں دیکھا تھا اور ان سے گفتگو بھی کی تھی اور ان کی باتیں بھی سنیں اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو چیز انبیاء کرام کے لئے بطور معجزہ کے ثابت ہے وہ چیز اولیاء کرام کے لئے بطور کرامت کے ثابت ہے بشرط یہ کہ چیلنج نہ پایا جائے (اولیاء کرام سے نبوت کا) ورنہ وہ شخص نہ ولی ہو گا نہ صالح بلکہ استدراج ہو گا۔

ایک رات میں سترہ بار زیارت

اور علامہ سیوطی نے فرمایا کہ شیخ سراج الدین ابن ملقن نے کتاب ''طبقات الاولیاء'' میں شیخ خلیفہ بن موسیٰ النہرملکی کے حالات میں لکھا ہے یہ نہر

ملک عراق کے علاقے میں ایک بستی کا نام ہے یہ حضور علیہ السلام کی کثرت سے زیارت کرتے تھے بیداری کی حالت میں بھی نیند کی حالت میں بھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے میرے اکثر کام حضور علیہ السلام سے حاصل کردہ ہیں آپ نے ایک رات میں حضور علیہ السلام کو سترہ مرتبہ بھی دیکھا ہے۔

بہترین استغفار

اور آپ کو ایک زیارت میں حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا اے خلیفہ! میری طرف سے بہت سے اولیاء کرام کو مت جھڑک وہ میری زیارت کی حسرت میں ہی فوت ہو چکے ہیں۔ اے خلیفہ! میں تمہیں ایسا استغفار نہ بتاؤں کہ تم اس کے ذریعے دعا کیا کرو پھر حضور علیہ السلام نے آپ کو یہ استغفار سکھایا۔

اَللّٰھُمَّ إِنَّ حَسَنَاتِیُ مِنُ عَطَائِکَ وَسَیِّئَاتِیُ مِنُ قَضَائِکَ فَجُدُ بِمَا اَنُعَمُتَ عَلٰی مَا قَضَیُتَ وَامُحُ ذٰلِکَ بِذٰلِکَ جَلَّیُتَ اَنُ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذُنِکَ اَوُ تُعُصٰی اِلَّا بِعِلُمِکَ اَللّٰھُمَّ مَا عَصَیُتُکَ حِیُنَ عَصَیُتُکَ اِسُتِخُفَافًا بِحَقِّکَ وَلَا اِسُتِھَانَۃً بِعَذَابِکَ لٰکِنُ لِسَابِقَۃٍ سَبَقَ بِھَا عِلُمُکَ فَالتَّوُبَۃُ اِلَیُکَ وَالُمَغُفِرَۃُ لَدَیُکَ.

ترجمہ: اے اللہ میری نیکیاں تیری عطا سے ہیں اور میرے گناہ آپ کی تقدیر اور قضاء سے ہیں پس آپ مجھ پر اس کا انعام فرما دیجئے اس کی سخاوت کر دیجئے آپ نے مجھ پر فیصلہ کیا ہے اور گناہوں کو ان نیکیوں کی وجہ سے مٹا دیجئے آپ اس سے بلند تر ہیں آپ کی اطاعت کی جائے مگر آپ کی اجازت سے، یا آپ کی نافرمانی کی جائے مگر آپ کے علم سے اے اللہ جتنا بھی میں نے آپ کی نافرمانی کی ہے جب بھی آپ کی

نافرمانی کی ہے تو آپ کے حق کو حقیر جان کر نہیں کی اور نہ ہی آپ کے عذاب کو ہلکا سمجھ کر کی ہے لیکن ایک سابقہ فیصلے سے جس کے ساتھ آپ کا علم سبقت لے گیا تھا میں آپ کی طرف توبہ کرتا ہوں آپ ہی سے بخشش حاصل ہوتی ہے۔

ہر وقت حضورؐ کی بیداری میں زیارت کرتے تھے

حضرت شیخ عبدالغفار بن نوح القوصی اپنی "کتاب التوحید" میں بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابو یحییٰ کے مریدین میں سے ایک شیخ ابوعبداللہ الاسوانی تھے۔ جو اخمیم میں مقیم تھے وہ بیان کرتے تھے کہ وہ ہر گھڑی حضور علیہ السلام کی زیارت کرتے تھے کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا تھا کہ جس میں وہ حضور علیہ السلام کی خبر نہ بیان کرتے۔

اور "کتاب التوحید" میں یہ بھی لکھا ہے کہ شیخ ابوالعباس مرسیؒ کا حضور علیہ السلام کے ساتھ خاص ربط تھا آپ حضور علیہ السلام سے بہت سی باتیں پوچھ کر عمل کرتے تھے۔

حضورؐ سے مصافحہ

اور شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ نے "لطائف المنن" میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے ابوالعباس مرسیؒ سے عرض کیا اے سیدی! میرے ساتھ آپ اس ہتھیلی سے مصافحہ کریں آپ نے فرمایا میں نے اپنی اس ہتھیلی سے صرف حضور علیہ السلام کے ساتھ مصافحہ کیا ہے۔

کعبہ شریف کے آس پاس انبیاء اور اولیاء کرام کا اجتماع

امام یافعیؒ نے اپنی کتاب "روض الریاحین" میں لکھا ہے کہ مجھے بعض حضرات نے ذکر کیا کہ انہوں نے کعبہ کے اردگرد ملائکہ اور انبیاء کرام کو دیکھا ہے

اور زیادہ تر ان کو شب جمعہ میں اور سوموار کی رات میں اور خمیس کی رات میں دیکھا ہے اور میرے سامنے انہوں نے بہت سے انبیاء کرام کے نام لئے اور فرمایا کہ انہوں نے ان میں سے ہر ایک کو دیکھا ہے ان کی جگہ متعین ہے کعبہ کے پاس جہاں وہ بیٹھتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ان کے متبعین، رشتہ دار اور گھر کے لوگ اور ان کے اصحاب بیٹھتے ہیں اور یہ بھی ذکر کیا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے پاس بہت سے اولیاء کرام جمع ہوتے ہیں جن کی تعداد کو کوئی شمار نہیں کرسکتا مگر اللہ کی ذات اتنا اجتماع باقی انبیاء کرام کے پاس نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی ذکر کیا کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کعبہ شریف کے دروازہ کے پاس بیٹھتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کی کچھ جماعت دو رکنین یمانیین کے درمیان بیٹھتے ہیں اور حضرت عیسیٰؑ اور ان کی کچھ جماعت حجر اسود کے قریب بیٹھتی ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ رکن یمانی کے پاس اہل بیت اور صحابہ کرامؓ اور اولیاء امت کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔

یہ حدیث میں نے نہیں کہی تھی

واقعہ: اور بعض اولیاء کرامؒ سے مروی ہے کہ وہ ایک فقیہ کی مجلس میں تشریف لے گئے تو فقیہ نے کوئی حدیث بیان کی تو ولی نے کہا یہ حدیث باطل ہے تو فقیہ نے کہا کہ تمہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ فرمایا یہ نبی کریم ﷺ تمہارے سر کے اوپر کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ حدیث میں نے نہیں کہی تھی۔

حضرت سید احمد رفاعی کبیرؒ کیلئے دست مبارکہ کا ظاہر ہونا

علامہ سیوطیؒ نے ان چیزوں کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ بعض مجموعوں میں مروی ہے کہ سیدی احمد رفاعیؒ کبیر جب حجرۂ نبویہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو یہ شعر کہے

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها
تقبل الارض عنی وھی نائبتی

وھذہ نوبة الاشباح قد حضرت
فامدد یمینک کی تحظی بها شفتی

ترجمہ: یارسول اللہ! جب میں دور تھا تو بعد کی حالت میں میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا جو میری طرف سے اس ارض پاک کو چومتی تھی اور میری نائب تھی اور اب جسم کی باری آئی ہے تو میں حاضر ہو گیا ہوں آپ اپنا دایاں ہاتھ بڑھایئے تاکہ میرے ہونٹ اس ہاتھ سے اپنا حصہ حاصل کرلیں۔

چنانچہ قبر انور سے آپ کا ہاتھ مبارک ظاہر ہوا اور حضرت احمد رفاعی نے اس کو بوسہ دیا اور اس روایت کے نقل کرنے والے بعض حضرات نے اس کا بھی اضافہ کیا ہے کہ جتنے لوگ حاضر تھے سب نے آپ کا دست مبارک دیکھا تھا۔

چنانچہ حضور علیہ السلام کی ذات مبارک کو جسم اور روح کے ساتھ دیکھنا کوئی ناممکن چیز نہیں ہے اور وہ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرام زندہ ہیں وفات کے بعد ان کی طرف ان کی ارواح کو لوٹا دیا گیا ہے اور ان کے لئے قبور سے نکلنے کی اور عالم علوی اور عالم سفلی میں تصرف کی اجازت دی گئی ہے۔

امام بیہقیؒ نے حیاۃ الانبیاء میں ایک رسالہ لکھا ہے اور دلائل النبوۃ میں لکھا ہے: "الانبیاء احیاء عند ربھم کالشھداء"۔

انبیاء کرام اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں جیسے شہداء زندہ ہیں۔

اہل سنت کا عقیدہ

اور استاد ابو منصور عبد القاہر بن طاہر بغدادی اپنی کتاب "اصول الدین" میں لکھتے ہیں متکلمین محققین ہمارے اصحاب میں سے اس بات کے قائل ہیں کہ

ہمارے نبی کریم ﷺ وفات کے بعد زندہ ہیں اور آپ کو اپنی امت کی اطاعت سے خوشی ہوتی ہے اور گنہگاروں کے گناہ کرنے سے دکھ ہوتا ہے اور یہ کہ جو شخص آپ کی امت میں سے درود پڑھے وہ آپ تک پہنچتا ہے اور حضرات انبیاء کرام کا جسم بوسیدہ نہیں ہوتا اور نہ کسی نبی کا گوشت زمین کھاتی ہے موسیٰؑ اپنے زمانے میں فوت ہوئے اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے بیان کیا کہ انہوں نے ان کو چوتھے آسمان میں دیکھا اور آدمؑ اور ابراہیمؑ کو بھی دیکھا جب یہ اصل ہمارے لئے صحیح طور سے ثابت ہے جو ہم کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام اپنی وفات کے بعد زندہ ہوگئے تھے اور اپنی نبوت پر قائم تھے۔

سب انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں

علامہ قرطبی نے "التذکرہ فی أمور الآخرة" میں حدیث صعقہ میں اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ موت عدم محض نہیں ہے بلکہ وہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا ہے اور اس پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ شہداء اپنے قتل کے بعد اور اپنی موت کے بعد زندہ ہو جاتے ہیں رزق دیئے جاتے ہیں خوشی پہنچائے جاتے ہیں اور یہی صفت دنیا میں زندوں کی ہے جب یہ شہداء کو حاصل ہے تو انبیاء اس کے زیادہ حق دار ہیں اور یہ حدیث صحیح طور پر ثابت ہے کہ زمین انبیاء کرامؑ کے جسموں کو نہیں کھاتی اور یہ کہ حضور ﷺ شب معراج میں بیت المقدس میں انبیاء کرامؑ کو ملے تھے اور آسمان میں بھی اور موسیٰؑ کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور حضور ﷺ نے یہ بھی بیان کیا آپ ہر شخص کو سلام کا جواب دیتے ہیں جو آپ کو سلام عرض کرتا ہے اس طرح کے اور بھی بہت سے دلائل ہیں جن سے قطعی طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انبیاء کرامؑ کی وفات کے بعد یہ حالت ہے کہ وہ ہم سے اوجھل ہوگئے کہ ہم ان

کونہیں دیکھ سکتے لیکن وہ موجود ہیں زندہ ہیں اسی طرح سے فرشتوں کی حیات ہے کہ وہ موجود ہیں زندہ ہیں ان کو کوئی نہیں دیکھ سکتا مگر جن کو اللہ تعالیٰ اس کرامت کے ساتھ خاص کریں۔

حضرت امام ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی نے اپنی کتاب " حیاۃ الانبیاء " میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون".

ترجمہ: انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

اور امام بیہقیؒ نے حضرت انسؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِن الانبیاء لا یترکون بعد اربعین لیلۃ ولٰکنھم یصلون بین یدی اللہ تعالیٰ حتی ینفخ فی الصور".

ترجمہ: کہ انبیاء کرامؑ چالیس راتوں کے بعد نہیں چھوڑے جاتے مگر وہ نماز میں مصروف ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے یہاں تک کہ قیامت کا صور پھونک دیا جائے گا۔

اور حضرت سفیان ثوریؒ نے اپنی جامع میں روایت کیا ہے کہ ہمیں ہمارے شیخ نے حضرت سعید بن میسبؒ سے نقل کیا ہے:

" ما مکث نبی فی قبرہ اکثر من ازبعین لیلۃ حتی یرفع".

ترجمہ: کوئی نبی بھی اپنی قبر میں چالیس رات سے زیادہ نہیں ٹھہرتا حتیٰ کہ اس کو اٹھالیا جاتا ہے۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں اس روایت کی رو سے یہ تمام انبیاء کرام باقی زندوں کی طرح زندہ ہو جاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ٹھکانا دیتے ہیں۔

حضرت عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں حضرت سفیان ثوریؒ سے انہوں نے

حضرت ابومقدام سے انہوں نے حضرت سعید بن میتب سے روایت کیا فرمایا کہ

"ما مکث نبی فی الارض اکثر من اربعین یوماً".

ترجمہ: کوئی نبی بھی زمین میں (اپنی وفات کے بعد) چالیس دن سے زیادہ نہیں ٹھہرا۔

اور یہ ابوالمقدام ثابت بن ہرمز ہیں جو کوفی ہیں اور شیخ صالح ہیں۔ (یعنی یہ روایت معتبر ہے)۔

فائدہ:۔ یہی روایت ابن حبان نے اپنی "تاریخ" میں اور طبرانی نے اپنی "معجم کبیر" میں اور ابونعیم نے "حلیہ" میں روایت کی ہے اور امام الحرمین نے "نہایہ" میں پھر رافعی نے "شرح" میں روایت کی ہے اور ابوالحسن بن زاعونی نے اپنی بعض تصانیف میں ذکر کی ہے اور امام بدرالدین بن صاحب اپنے "تذکرۃ" میں حضور علیہ السلام کی حیات کے بارے میں فصل قائم کر کے لکھتے ہیں کہ آپ وفات کے بعد برزخ میں زندہ ہیں اور اس پر مشائخ کی تصریح اور ان کے ارشادات دلالت کرتے ہیں اور قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ. (ال عمران: ۱۶۹)

ترجمہ: آپ ان لوگوں کے بارے میں گمان نہ کیجئے جن کو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے رزق پاتے ہیں۔

پس یہ حالت برزخ کی زندگی کی موت کے بعد مردوں میں سے شہداء کو حاصل ہے اور ان کا حال اعلیٰ اور افضل ہے ان لوگوں سے جو اس مرتبے پر نہیں ہیں خصوصاً برزخ میں۔ اور امت میں سے کسی کا رتبہ بھی نبی کریم ﷺ کے

مرتبے سے اعلیٰ نہیں ہے بلکہ ان کو یہ مرتبہ حضور علیہ السلام کے تزکیہ اور اتباع سے حاصل ہوا ہے جب یہ اس مرتبے کے مستحق ہوئے تو حضور علیہ السلام کو یہ مرتبہ ان سے بھی زیادہ مکمل طور پر حاصل ہے جبکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"مررت علی موسیٰ لیلة اسری بی عند الکثیب الاحمر وهو قائم یصلی فی قبره". (مسلم شریف)

"میں موسیٰؑ کے پاس سے لیلۃ الاسراء میں گزرا جس میں معراج کرائی گئی تھی کثیب احمر کے پاس آپ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔"

اور یہ حدیث حضرت موسیٰؑ کی حیات کے اثبات میں صحیح ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ایسی بات صرف روح کے لئے نہیں کہی جا سکتی بلکہ روح مع الجسد کے لئے کہی جا سکتی ہے باقی قبر کا ذکر کرنا تو علماء میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے کہ انبیاء کرامؑ کی ارواح قبروں میں ان کے اجسام کے ساتھ مقید ہیں اور شہداء اور مؤمنین کی ارواح جنت میں ہیں۔

وفات کے بعد انبیاء کا حج

اور حدیث حضرت ابن عباسؓ میں ہے:

"سرنا مع رسول الله بین مکة والمدینة فمررنا بواد فقال ای واد هذا فقلنا وادی الازرق فقال کانی انظر الی موسیٰؑ واضعًا اصبعیه فی اذنیه له جؤار الی الله تعالیٰ بالتلبیة مارًّا بهذا الوادی ثم سرنا حتی اتینا علی انیة فقال کانی انظر الی یونس علی ناقة حمراء علیه جبة صوف مارًّا بهذا الوادی ملبیاً".

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ

مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہے تھے جب ہم ایک وادی کے پاس سے گزرے تو آپ علیہ السلام نے پوچھا یہ کون سی وادی ہے؟ ہم نے عرض کیا یہ وادی ازرق ہے آپ نے فرمایا گویا کہ میں موسیٰؑ کی طرف دیکھ رہا ہوں جنہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی ہیں اور اللہ کی طرف تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں پھر ہم چل پڑے حتیٰ کہ ہم وادی انیہ پر پہنچے تو آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت یونسؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ سرخ اونٹنی پر ہیں اور اون کا جبہ آپ نے پہنا ہوا ہے اور اس وادی سے بڑے آرام سے گزر رہے ہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے حضور علیہ السلام نے ان کا حج اور ان کا تلبیہ کس طرح سے ذکر کیا حالانکہ وہ تو وفات پا چکے ہیں اور دوسری زندگی میں ہیں اور وہ عمل کا گھر نہیں ہے تو اس کا جواب یہ دیا جا رہا ہے کہ شہداء اللہ کے نزدیک زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے تو یہ اس سے بعید نہیں کہ وہ حج بھی کرتے ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں اور جتنی ان کو توفیق ہوتی ہے اللہ کا تقرب بھی حاصل کرتے ہیں اگرچہ وہ دوسری زندگی میں ہیں کیونکہ وہ زندگی بھی ان کو اسی دنیا میں حاصل ہے اور یہ دار العمل ہے حتیٰ کہ جب دنیا فنا ہو جائے گی اور اس کے بعد جب دوسری زندگی دار الجزاء میں آئے گی اس وقت عمل ختم ہو جائے گا یہ بات قاضی عیاضؒ نے فرمائی ہے۔

جب قاضی عیاضؒ یہ بات فرما رہے ہیں کہ انبیاء اپنے اجسام کے ساتھ حج کرتے ہیں اور اپنی قبروں سے الگ ہو جاتے ہیں تو کس طرح سے حضور علیہ السلام کی مفارقت کا انکار کیا جا سکتا ہے آپ کی قبر سے یہ بات مجموعہ نقول سے معلوم ہوتی ہے اور وہ احادیث کہ نبی کریم ﷺ اپنے جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہیں اور وہ تصرف کرتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں زمین کے اطراف

اکناف میں ملکوت میں آتے جاتے ہیں اور اسی حالت میں ہیں جس حالت میں اپنی وفات سے پہلے تھے آپ کے جسم کی کوئی حالت تبدیل نہیں ہوئی اور آپ آنکھوں سے اوجھل ہیں جس طرح سے فرشتے اوجھل ہیں باوجود اس کے کہ فرشتے اپنے اجسام کے ساتھ زندہ ہیں، جب اللہ تعالیٰ جس کو دکھانا چاہتے ہیں اور اس کا اکرام کرنا چاہتے ہیں تو ان کے سامنے سے بعض مرتبہ پردہ ہٹا دیتے ہیں اور وہ حضور ﷺ کو دیکھ لیتے ہیں۔

یہاں تک بات علامہ سیوطیؒ کی تھی جو انہوں نے "تنویر الحلک" میں اکابر سے نقل کی ہے۔

امام قسطلانیؒ نے "مواہب الدرنیہ" میں طویل کلام کے بعد لکھا ہے کہ شیخ ابن ابی منصور نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ یہ بات معروف ہے کہ شیخ ابوالعباس قسطلانیؒ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان سے جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے احمد! اللہ نے تیرا ہاتھ تھام لیا ہے۔

ہر نماز کے بعد حضورؐ سے مصافحہ ہوتا تھا

اور شیخ ابوسعودؒ سے مروی ہے کہ میں اپنے شیخ حضرت ابوالعباس (مرسی) اور دیگر صلحاء مصر وغیرہ کی زیارت کرتا تھا جب میں سب سے منقطع ہو گیا اور ذکر اذکار میں مشغول ہو گیا میرے لئے راستہ کھول دیا گیا سوائے نبی کریم ﷺ کے میرا کوئی شیخ نہیں تھا اور حضور علیہ السلام ہر نماز کے بعد مجھ سے مصافحہ فرماتے تھے۔

حضورؐ اولیاء کرام کیلئے ولایت کا منشور لکھ رہے تھے

اور شیخ ابو العباس حرار فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو دیکھا کہ آپ اولیاء کے لئے ولایت کے منشور لکھ رہے تھے اور میرے بھائی محمد بھی ان اولیاء میں موجود تھے ان کے لئے بھی ایک منشور لکھا تو

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے بھائی کی طرح میرے لئے نہیں لکھ کردیں گے فرمایا کیا تم زبردستی لکھواؤ گے تو اس سے شیخ ابوالعباس حرار نے سمجھ لیا کہ میرا مقام وہ نہیں ہے جو میرے بھائی کا ہے۔

''مواہب اللدنیہ'' میں علامہ قسطلانیؒ نے اس عبارت کے نقل کرنے کے بعد امام غزالی کی عبارت نقل کی ہے جو انہوں نے ''المنقذ من الضلال'' میں لکھی ہے کہ سیدی علی وفاؒ کو نبی کریم ﷺ کی زیارت بیداری میں حاصل تھی۔

شیخ ابوالحسن شاذلیؒ کا واقعہ

اور جو شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ نے ''لطائف المنن'' میں شیخ ابو العباس مرسیؒ سے نقل کیا ہے کہ وہ شیخ ابوالحسن علی شاذلیؒ کے ساتھ قیروان میں شب جمعہ میں ستائیس رمضان کو موجود تھے جب یہ حضرت کے ساتھ چلے تو شیخ ابوالحسن شاذلیؒ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ فرمارہے ہیں اے علی! اپنے کپڑے میل کچیل سے صاف کرلے اللہ تعالیٰ کی تمہیں ہر سانس میں مدد حاصل ہوگی ہوسکتا ہے کہ یہ خواب کی بات ہو۔

حضورؐ کی شفاعت کا واقعہ

اسی طرح شیخ قطب الدین قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبداللہ محمد بن عمر بن یوسف القرطبیؒ کے سامنے مدینہ طیبہ میں پڑھتا تھا ایک دن میں آپ کے پاس آپ کی خلوت میں پہنچ گیا جبکہ میری عمر کم تھی آپ میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہیں یہ طریقہ کس نے سکھایا ہے؟ پھر مجھ پر اعتراض کیا تو میں چلا گیا میرا دل ٹوٹا ہوا تھا پھر میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس بیٹھ گیا اس حالت میں کہ میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ شیخ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تمہارے لئے ایسی شفاعت آئی ہے

جس کورد نہیں کیا جا سکتا۔

شیخ جیلانی کو حضورؐ نے نکاح کا حکم فرمایا

اسی طرح کی ایک حکایت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے " عوارف المعارف" میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نکاح نہیں کیا تھا حتیٰ کہ خود مجھے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نکاح کرلو۔

امام شعرانی نے " المنن الکبریٰ" کے مقدمے میں لکھا ہے کہ سیدی علی خواصؒ نے فرمایا کسی بندے کے لئے عارفین کی راہ میں سیر کی ابتداء حاصل نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے کنارہ کش نہ ہو جائے اور اس کا محبوب اللہ کی ذات کے سوا کوئی نہ ہو۔

حضرت ابراہیم متبولیؒ نے طریقہ تصوف حضورؐ اور حضرت ابراہیمؑ سے حاصل کیا

سیدی علی خواص نے فرمایا کہ میں نے اپنا طریقہ تصوف سیدی ابراہیم متبولیؒ سے حاصل کیا ہے اور انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کیا ہے۔

اور کبھی آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ نے اپنا یہ طریقہ اپنے والد حضرت ابراہیم الخلیلؑ سے حاصل کیا ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا تھا کہ آپ ملت ابراہیم کی اتباع کریں محاسن اخلاق میں اور اگرچہ ابراہیمؑ کے اخلاق اصل میں حضرت محمد ﷺ کے ہی اخلاق تھے کیونکہ حضور تمام انبیاء کے نبی تھے۔

اولیاء کا استفادہ حضورؐ کی روح سے ہوتا ہے نہ کہ جسم سے

اولیاء کرام جناب نبی کریم ﷺ سے استفادہ اس طرح کرتے ہیں کہ ان کی

روح نبی کریم ﷺ کی روح کے ساتھ بیداری کی حالت میں بالمشافہ ان کی ارواح سے ملتی ہے نہ کہ ان کے اجسام سے ان کا اجتماع حضور علیہ السلام کے ساتھ اس طرح نہیں ہوتا جس طرح سے صحابہ کرامؓ کا اجتماع حضور ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا۔

مقام فقر کی تکمیل کب ہوتی ہے

سیدی ابوالعباس مرسیؒ نے فرمایا کہ فقیر کا مقام اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ حضور علیہ السلام کے پاس حاضر نہ ہو اور اپنے کاموں میں حضور علیہ السلام سے مراجعت نہ کرے جس طرح سے شاگرد اپنے استاد کی طرف رجوع کرتا ہے۔

حضورؐ سے علم وادب حاصل کرنے کی شرط

سیدی یاقوت العرشیؒ فرماتے ہیں جو آدمی اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ حضور علیہ السلام سے ادب اور علم کو حاصل کرتا ہے تو اس سے اس کی کیفیت پوچھو کہ اس نے کیسے دیکھا؟ پس اگر وہ کہے کہ میں نے ایک نور دیکھا جو مشرق اور مغرب میں پھیل گیا ہے اور کہنے والے کو میں نے اس نور سے اپنے ظاہر و باطن میں سنا اور اس کی جہات میں سے کوئی جہت متعین نہیں تھی اس سے یہ آواز آرہی ہو کہ سن جو کچھ تجھے میرا نبی اور رسول حکم دے اس کی تصدیق کرو ورنہ وہ حضور ﷺ پر جھوٹ بولنے والا کذاب ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام سے علم اور دوسری چیزوں کا بلاواسطہ حصول ایک خاص مقام ہے جس کو ہر ایک شخص حاصل نہیں کرسکتا۔

بلاواسطہ زیارت نبوی اور استفادہ کیلئے ولایت کے ۲۴۷۹۹۹ مقامات

سیدی علی مرصفیؒ نے فرمایا فقیر اور حضور علیہ السلام سے بلاواسطہ حاصل

کرنے کے دولاکھ سینتالیس ہزارنوسوننانوے مقامات ہیں اوران مقامات میں ایک لاکھ مقام اصل حیثیت رکھتے ہیں اوران میں سے خاص مقام ایک ہزار ہیں جوشخص ان مقامات کو طےنہیں کرتا تو وہ حضور علیہ السلام سے اخذ نہیں کرسکتا۔

"لواقح الانوار القدسية في بيان العهود المحمدية للامام عبدالوهاب الشعرانیؒ صفحه ...." میں اس بات کو ذرا مختصر طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔

وہ پانچ اکابراولیاء جن کے شیخ حضورؐ ہیں

سیدی ابراہیم متبولیؒ فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہم پانچ شخص ہیں جن کا کوئی شیخ نہیں سوائے رسول اللہ ﷺ کے، ایک جعیدی ہیں اس سے مراد وہ اپنے آپ کو لے رہے تھے اور ایک شیخ ابومدین ہیں اور ایک شیخ عبدالرحیم القناوی ہیں اور ایک شیخ ابوالسعود بن ابی العشائر ہیں اور ایک شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

ائمہ اربعہ کی ارواح کا حضورؐ کی روح سے اجتماع

امام شعرانیؒ لکھتے ہیں سیدی ابوالعباس مرسیؒ نے فرمایا اگر جنت الفردوس یا جناب نبی کریم ﷺ لمحہ بھر کے لئے بھی میری نظروں سے اوجھل ہوجائیں یا کسی سال مقام عرفات میں میرا وقوف فوت ہوجائے تو میں اپنے آپ کو جملہ رجال اولیاء میں سے شمار نہ کروں۔

امام شعرانیؒ نے اپنی مشہور کتاب "میزان الکبریٰ" کے مقدمے میں لکھا ہے کہ سیدی علی الخواصؒ فرمایا کرتے تھے کہ اہل کشف کے نزدیک اقوال ائمہ مجتہدین میں سے کوئی قول بھی شریعت سے باہر نہیں ہے اور شریعت سے ان کا کوئی قول کس طرح باہر ہوسکتا ہے جبکہ وہ اپنے اقوال کے مواد میں کتاب اور

سنت سے پوری طرح مطلع تھے اور اقوال صحابہؓ سے بھی اور ان کو کشف صحیح بھی حاصل تھا اور ان کی ارواح حضور علیہ السلام کی روح مبارک کے ساتھ جمع ہوتی تھیں اور آپ سے ہر مسئلے کے بارے میں سوال کرتی تھیں اور ہر مسئلے کے بارے میں عرض کرتی تھیں کہ کیا یہ آپ کا قول ہے یا نہیں جاگتے ہوئے بالمشافہ انہی شروط معروفہ کے ساتھ ان کو کشف حاصل تھا جو اہل کشف کے درمیان معروف ہے اسی طرح سے ہر اس چیز کے بارے میں یہ حضرات سوال کرتے تھے جس کو وہ سمجھے تھے کہ یہ کتاب وسنت میں سے ہے پہلے اس کے کہ اس کو اپنی کتابوں میں مدون کرتے اور اس کو اللہ کا دین سمجھتے۔ کہتے تھے یا رسول اللہ! ہم نے اس آیت سے ایسا اور ایسا سمجھا ہے اور آپ کی حدیث سے ایسا اور ایسا سمجھا ہے کیا آپ اس کو پسند کرتے ہیں یا نہیں اور آپ کے قول اور اشارے کے مقتضی کے مطابق یہ حضرات عمل کرتے تھے اور جو بات ہم نے ذکر کی ہے ائمہ مجتہدین کے کشف کی اور حضور علیہ السلام کے پاس حاضر ہونے کی ارواح کے اعتبار سے یہ یقیناً کرامات اولیاء میں سے ہے اگر ائمہ مجتہدین اولیاء نہیں ہیں تو روئے زمین پر کبھی کوئی ولی نہیں ہوا۔

اور بہت سے اولیاء کرام سے یہ بات مشہور ہے اگر چہ وہ مجتہدین ائمہ سے مرتبے میں یقیناً کم ہیں یہ حضرات بہت دفعہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں جمع ہوتے ہیں اور اہل زمانہ ان اکابر کی حضور علیہ السلام سے ملاقات کی تصدیق کرتے ہیں جیسا کہ سیدی الشیخ عبدالرحیم القناوی اور سیدی الشیخ ابو مدین المغربی اور سیدی ابو السعود ابن ابی العشائر اور سیدی الشیخ ابراہیم الدسوقی اور سیدی الشیخ ابوالحسن شاذلی اور سیدی الشیخ ابو العباس مرسی اور سیدی الشیخ ابراہیم المتبولی اور سیدی الشیخ جلال الدین السیوطی اور سیدی الشیخ احمد الزواوی البحیری اور بہت سی جماعت جن کا تذکرہ ہم نے کتاب ''طبقات الاولیاء'' میں کیا ہے۔

(طبقات الاولیاء کا ترجمہ اردو زبان میں ہو چکا ہے بڑی ضخیم کتاب ہے مطالعہ کی جاسکتی ہے)۔

امام سیوطیؒ کی حضورؐ سے بیداری میں ۷۵ مرتبہ زیارت

علامہ شعرانیؒ نے اسی کتاب "میزان الکبری" کے مقدمے میں لکھا ہے اور میں نے امام جلال الدین سیوطیؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک ورقہ ان کے شاگرد کے ہاتھ میں دیکھا جن کا نام شیخ عبدالقادر الشاذلیؒ ہے اس شخص کے لئے آپ نے لکھا تھا جس نے سلطان قائتبائی کے پاس اپنی سفارش کی درخواست کی تھی آپ نے فرمایا اے بھائی! میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں اپنے اس وقت تک پچھتر مرتبہ بیداری میں بالمشافہ مل چکا ہوں اور اگر حضور علیہ السلام کے مجھ سے پردے میں چلے جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں سلطان کے پاس جاتا اور تمہاری سلطان کے پاس سفارش کرتا میں حضور ﷺ کی حدیث کا خادم ہوں مجھے حضور علیہ السلام کی احادیث کی تصحیح کے لئے جن احادیث کو محدثین نے اپنی سندوں سے ضعیف قرار دیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کام کا نفع زیادہ راجح ہے تمہارے نفع سے۔

علامہ سیوطیؒ کی تائید میں ایک بزرگ کی حکایت

شیخ جلال الدین سیوطیؒ کی بات کی تائید شیخ سیدی محمد زین المادح لرسول اللہ کی اس حکایت سے بھی ہوتی ہے کہ یہ حضور علیہ السلام کو بیداری میں بالمشافہ دیکھتے تھے جب انہوں نے حج کیا جناب نبی کریم ﷺ نے قبر کے اندر سے گفتگو فرمائی اور یہی آپ کا مقام رہا حتیٰ کہ نحراویہ کے ایک شخص نے ان سے درخواست کی کہ آپ شہر کے حاکم کے پاس اس کی سفارش کردیں جب آپ حاکم شہر کے پاس گئے تو حاکم شہر نے آپ کو اپنے قیمتی بچھونے پر بٹھایا تو اس

وقت سے حضور علیہ السلام کی زیارت بند ہوگئی یہ حضور ﷺ سے زیارت کو طلب کرتے تھے لیکن زیارت نہیں ہوتی تھی حتیٰ کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کے لئے کچھ شعر کہے تو اس کے بعد ان کو دور سے حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ تم میری زیارت چاہتے ہو اور ظالموں کے بچھونے پر بیٹھتے ہو تم اس کے اہل نہیں ہو سکتے اس کے بعد شیخ محمد بن زین نے اپنی وفات تک کبھی بھی حضور علیہ السلام کو نہ دیکھا۔

شیخ شاذلیؒ اور شیخ مرسیؒ کے مقامات

اور ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابوالحسن شاذلیؒ اور شیخ ابوالعباس مرسیؒ وغیرہما فرمایا کرتے تھے ایک لحظہ کے برابر بھی ہم حضور ﷺ کے دیدار سے محروم ہو جائیں تو ہم اپنے آپ کو جملہ مسلمانوں میں شمار نہ کریں۔

یہ تو چند اولیاء کی بات ہے ائمہ مجتہدین تو اس بات کے زیادہ لائق ہیں۔
(میزان الکبریٰ للشعرانی)

اکابر اولیاء کی کثرت سے درود سے ترقی ولایت کا طریقہ

امام شعرانیؒ فرماتے ہیں میں نے خود حضور علیہ السلام سے علماء کے بعض اقوال کے بارے میں سوال کیا تھا کہ ایک عالم کہتے ہیں سجدہ سہو میں ”سبحان من لاینام ولا یسھو“ پڑھنا چاہئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا خوب ہے۔

علامہ شعرانی نے ”لواقح الانوار القدسیه“ کے دوسرے عہد میں لکھا ہے۔ اے بھائی اپنے دل کے آئینے کو ہر طرح کے زنگ اور غبار سے صاف کر اور تمام رذائل سے پاک ہو جا حتیٰ کہ کہ تیرے اندر کوئی ایک بھی ایسی خصلت نہ رہے جس سے تو اللہ کی بارگاہ میں یا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے روک دیا جائے پس اگر تو حضور ﷺ پر کثرت سے صلوٰۃ وسلام عرض کرے گا تو

ہوسکتا ہے تو حضور ﷺ کے مشاہدہ کے مقام تک پہنچ جائے یہی طریقہ شیخ نور الدین الشونی اور شیخ احمد الزواوی اور شیخ احمد بن داود المنزلاوی اور یمن کے مشائخ کی ایک جماعت کا ہے یہ حضرات حضور ﷺ پر درود پڑھتے تھے اور کثرت سے پڑھتے تھے حتیٰ کہ آدمی جب تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے تو حضور ﷺ کے ساتھ بیداری میں جب چاہے بالمشافہ زیارت کر سکتا ہے اور جس کو یہ ملاقات حاصل نہ ہو وہ ابھی تک کثرت صلوٰۃ وسلام نہیں کر سکا جو اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے مطلوب تھی۔

ایک سال تک روزانہ پچاس ہزار مرتبہ درود

شیخ احمد الزواوی نے مجھے بیان کیا کہ ان کو حضور ﷺ کی بیداری میں زیارت اس وقت تک حاصل نہ ہوئی جب تک کہ انہوں نے ایک سال تک روزانہ رات دن میں پچاس ہزار مرتبہ درود شریف نہیں پڑھا تھا۔......................

آدمی کا مقام عرفان کب مکمل ہوتا ہے

سیدی علی الخواصؒ سے میں نے سنا کہ آدمی کا مقام عرفان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ حضور ﷺ سے جب چاہے ملاقات نہ کر سکے۔

بیداری میں بالمشافہ زیارت کرنے والے اولیاء کرام

حضرت علی خواصؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں جن حضرات کے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ بیداری میں بالمشافہ حضور ﷺ سے ملاقات کرتے تھے ان اسلاف میں شیخ ابو مدین شیخ الجماعۃ اور شیخ عبدالرحیم القناوی اور شیخ موسیٰ الزولی اور شیخ ابو الحسن الشاذلی اور شیخ ابو العباس المرسی اور شیخ ابو السعود بن ابی العشائر اور سیدی ابراہیم المتبولی اور شیخ جلال الدین السیوطی تھے آپ فرمایا کرتے تھے میں نے حضور

ﷺ کی زیارت کی ہے ستر سے زیادہ مرتبہ آپ سے ملا ہوں اور سیدی ابراہیم متبولیؒ کا حضور ﷺ سے ملنا شمار سے بھی باہر ہے کیونکہ ان کے تمام احوال ایسے تھے کہ ان میں فرماتے تھے کہ میرا کوئی شیخ نہیں مگر جناب رسول اللہ ﷺ۔

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ "لواقح الانوار القدسیة" میں لکھتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھنا بڑی شان کا مقام ہے۔

عالم بیداری میں زیارت کیلئے ۲۴۷۰۰۰ مقامات ولایت

ایک شخص سیدی علی المرصفیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا میں (یعنی حضرت علی الخواصؒ) بھی موجود تھا اس نے کہا اے حضرت! میں اس مقام تک پہنچ گیا ہوں کہ میں حضور ﷺ کو جب چاہوں بیداری کے عالم میں دیکھ سکتا ہوں آپ نے فرمایا اے بیٹے! بندے اور اس مقام کے درمیان دو لاکھ سینتالیس ہزار مقامات ہیں ہمارا خیال ہے کہ اے بیٹے آج تم ہمارے سامنے ان مقامات میں سے صرف دس مقامات کے متعلق گفتگو کرو تو اب وہ کچھ نہ سمجھ سکا کہ میں کیا کہوں اور شرمندہ ہو گیا۔

شیخ شعرانیؒ نے مذکورہ کتاب میں "باب تطویل الجلوس فی المسجد" میں لکھا ہے کہ سیدی محمد بن عنان نے بیان کیا کہ میں نے اولیاء مصر میں حضرت سیدی ابوالعباس الغمری کے ساتھ حج کیا ان کی تعداد پندرہ اولیاء پر مشتمل تھی یہ شہر اور بستیوں کے اولیاء تھے انہوں نے ان سے کہا اے ہمارے سردار! آپ کا دستور کیا ہے؟ اگر ہم مکہ یا مدینہ میں رہائش اختیار کریں تو فرمایا تم میں سے جو شخص مکہ یا مدینہ میں ادب سے رہنے کی قدرت رکھتا ہو تو وہ مکہ یا مدینہ میں رہائش اختیار کرے انہوں نے پوچھا کہ مکہ کا ادب کیا ہے؟ فرمایا کہ بارگاہ خداوندی میں حاضر باش حضرات انبیاء اولیاء اور ملائکہ کی صفات پر رہے

اور اپنے اندرونی حالات میں سے کسی حالت کو بھی اس حالت پر نہ چھوڑے کہ اللہ اس کو پسند نہ کرتا ہو جب تک مکہ میں رہے اسی حالت میں رہے اس شخص کی پھر کیا حالت ہو گی کہ وہ ایسی حالت میں رہے جس کو اللہ ناپسند کرتا ہو تو انہوں نے پوچھا کہ مدینہ میں رہنے کا ادب کیا ہے؟ فرمایا وہی جو مکے میں رہنے کا ہے اس پر مزید یہ ہے کہ وہ حضور ﷺ کی تمام احوال میں مخالفت نہ کرے حتیٰ کہ اپنا عمامہ بھی چھوٹا رکھے اور جو چیز بھی اس کے ہاتھ میں آئے اس کا صدقہ کرے اور اپنے سامنے کسی کو درس نہ دے مگر اس بات کا جس کی شریعت نے تشریح کر دی ہو رائے یا قیاس کی بات نہ کہے کیونکہ یہی حضور ﷺ کے سامنے رہنے کا ادب ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تمہارے علاوہ جس کا کوئی دوسرا قول ہے اس نے حضور ﷺ کی مشاورت سے کوئی دوسرا قول اختیار کیا ہو پس اگر وہ شخص اہل صفاء میں سے ہے تو وہ حضور ﷺ سے ہر مسئلے میں مشورہ لے جس میں رائے یا قیاس کو دخل ہو، اور وہی کرے جس کا حضور ﷺ نے اشارہ کیا ہو بشرطیکہ اس نے حضور ﷺ سے بیداری میں صراحتاً وہ الفاظ سنے ہوں جیسا کہ شیخ محی الدین ابن عربیؒ کا یہی طریقہ تھا اور میں نے بھی حضور ﷺ سے بہت سی احادیث کی صحت حاصل کی ہے جن کے بارے میں بعض محدثین نے ضعف کا قول اختیار کیا تھا چنانچہ میں نے ان احادیث میں حضور ﷺ کا قول اختیار کیا ہے اور جو کچھ حضور ﷺ نے فرمایا ہے مجھے اس میں کوئی شک نہیں رہا اور آپ کا فرمان میرے نزدیک حضور ﷺ کی شریعت صحیحہ ہے میں اس پر عمل کرتا ہوں اگرچہ علماء کرام اس قول میں میری بات نہ مانیں اور اپنے قواعد کی بنیاد پر چلیں اور مشائخ میں سے سب نے کہا کہ ہم میں سے کوئی اس کی قوت نہیں رکھتا جو آپ نے فرمایا چنانچہ سب کے سب اس سال سیدی ابو العباس کے ساتھ واپس لوٹ آئے ان لوٹ آنے والوں میں حضرت سیدی محمد بن داؤد اور حضرت محمد بن محمد العدل اور

سیدی محمد ابو بکر الجدیدی اور شیخ علی ابن الجمال اور شیخ عبد القادر الدشطوطی تھے اور مجھے شیخی شیخ امین الدین امام جامع غمری نے بیان کیا یہ بھی ان کے ساتھ حج پر گئے تھے کہ سیدی عبد القادر الدشطوطیؒ حرم مدنی میں داخل نہ ہوئے بلکہ اپنا رخسار باب السلام کی چوکھٹ پر رکھ دیا تھا جب آپ زیارت کے لئے حاضر ہوئے حتیٰ کہ سب قافلہ والوں نے کوچ کیا اور حضرت کو اٹھایا اور یہ اسی طرح بے ہوش تھے تو ان کو بئر علی کے پاس جا کر افاقہ ہوا۔

کثرت درود کا فائدہ

شیخ شعرانیؒ نے "عهد طلب الإكثار من الصلاة والتسليم على رسول الله ﷺ" میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ شیخ احمد الزواوی نے بیان فرمایا کہ ہمارا طریقہ یہی ہے کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں حتیٰ کہ حضور ﷺ ہمارے ساتھ بیداری میں بیٹھتے ہیں اور ہم آپ کے ساتھ اس طرح بیٹھتے ہیں جیسے صحابہؓ بیٹھتے تھے اور ہم حضور ﷺ سے مسائل پوچھتے ہیں ان احادیث کے بارے میں بھی جن کو حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا تھا اور ان احادیث کے بارے میں ہم حضور ﷺ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور جس شخص کو ہمارے طریقہ میں یہ مقام حاصل نہ ہو وہ حضور ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنے والوں میں سے نہیں ہے۔

عالم برزخ میں حضورؐ کی صحبت دل کی صفائی کی محتاج ہے

امام شعرانیؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عالم برزخ میں صحبت حاصل کرنا بہت زیادہ دل کی صفائی کی محتاج ہے تب جا کر بندہ حضور ﷺ کی مجالست کی صلاحیت حاصل کرتا ہے جس شخص کا باطن برا ہو اور اس کو دنیا اور آخرت میں ظاہر ہونے سے حیا آتی ہو وہ حضور ﷺ کی صحبت کا اہل نہیں ہوتا

اگر چہ وہ دنیا جہاں کی مخلوقات کے برابر بھی عبادت کرتا ہو جس طرح سے منافقین کو صحبت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور اسی طرح کافروں کے لئے قرآن پاک کی تلاوت کی مثال ہے وہ بھی اس سے نفع نہیں حاصل کر سکتے کیونکہ اس کے احکام پر ایمان نہیں رکھتے۔

حضورؐ کو ایک وقت میں مختلف مقامات پر دیکھنا

علامہ شیخ علی الاجھوری المالکیؒ نے اپنی کتاب "النور الوھاج فی الکلام علی الاسراء والمعراج" کے خاتمہ میں لکھا ہے کہ مجھ سے لوگوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کو بیداری میں دیکھا جا سکتا ہے یا نہیں اگر چہ بہت سے لوگوں نے مختلف مقامات سے ایک ہی وقت میں حضور ﷺ کی زیارت کا دعویٰ کیا ہے ان کی تصدیق کی جائے گی یا نہیں جبکہ ایک شخص حضور ﷺ کو مشرق بعید میں دیکھتا ہے تو دوسرا شخص اسی وقت آپ کو مغرب بعید میں کیسے دیکھ سکتا ہے اور کیا حضور ﷺ کو مختلف لوگ ایک ہی وقت میں مختلف صفات میں دیکھ سکتے ہیں۔

تو میں نے اس کا یہ جواب دیا کہ حضور ﷺ کی زیارت بیداری میں اس شخص کو حاصل ہے جس کو اللہ تعالیٰ آپ کی زیارت کے لئے منتخب کر لیں اور اس کے لئے اس زیارت کا ہونا بلا شک وشبہ واقعی بات ہے جیسا کہ یہ بات اس شخص کو معلوم ہے جو صالحین کے حالات سے واقف ہے اور ان کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا ہے حتیٰ کہ اس کو یہ چیز علم ضروری کی طرح معلوم ہے اس کے بعد علامہ اجھوری المالکی نے اکابر کی کئی نقول پیش کیں جیسے حافظ ابن حجر ہیثمیؒ کی اور مدخل ابن حاجؒ کی اور شعرانیؒ اور سیوطیؒ کی اور یہ سارے حوالے گزر چکے ہیں۔

اس کے بعد علامہ اجھوری مالکیؒ نے فرمایا میں نے الحمد للہ بہت سی ایسی

جماعت اولیاء کی دیکھی ہے جنہوں نے حضور ﷺ کی بیداری میں زیارت کی ہےاوران سے میں نے یہ بات سنی بھی ہے۔

ان میں سے ایک شیخ عارف باللہ شیخ الطائفة المالکیه فی زمانہ شیخ محمد النوفری ہیں اورانہوں نے یہ بات بہت سے لوگوں کے سامنے فرمائی تھی۔

اوران میں سے ایک شیخ عارف باللہ تعالیٰ الشیخ علی الخمصانی المشہور بہ حشیش ہیں ان کو بھی کثرت سے حضور ﷺ کی زیارت حاصل ہوتی تھی اور قرائن بھی ان دونوں بزرگوں کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں اور بیداری میں زیارت کی قطعیت کو ثابت کرتے ہیں ان حضرات میں سے ایک ہمارے شیخ نور الدین القلصمی ہیں۔

اوران کے شیخ عارف باللہ تعالیٰ، شیخ احمد الاحمدی ہیں میں بہت مرتبہ ان سے مل چکا ہوں اورانہوں نے میرے لئے نیک دعائیں بھی کی تھیں اور مجھے ایک شخص نے بتایا جس پر میں اعتماد کرتا ہوں اور وہ آپ کی جماعت صادقین میں سے ہیں وہ بتا رہا تھا کہ شیخ مذکور یعنی حضرت احمد الاحمدی حضور ﷺ کو اکثر بیداری کی حالت میں دیکھ لیتے تھے اور فرمایا کہ آپ کے تلامذہ میں سے ایک شخص نے آپ سے ایک اور شخص کے بارے میں پوچھا جو حضور ﷺ کو کثرت سے بیداری میں دیکھتا تھا تو شیخ نے اس کی اس بات کی تصدیق فرمائی پھر اس سے فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہیں ذکر کیا کہ تم حضور ﷺ کو بیداری میں دیکھتے ہو تو عرض کیا کہ وہ ذات جو دائمی طور پر سورج کی طرح ہو اس کو اس بارے میں کیا عرض کیا جائے۔

اگر لوگوں کی بہت سی جماعت مختلف اور دور دراز کے مقامات سے حضور ﷺ کی بیداری میں زیارت کا دعویٰ کرے اور وہ سب اہل خیر اور اہل صلاح

ہوں تو ان کی اس بارے میں تصدیق کی جائے گی کیونکہ حضور ﷺ وجود میں سورج کی طرح ہیں جس طرح سے سورج کو مشرق والے اور مغرب والے اور دوسرے علاقوں والے ایک ہی وقت میں دیکھ لیتے ہیں تو اسی طرح حضور ﷺ ہیں اس مذہب کی طرف بہت سے اکابر گئے ہیں جن میں سے ایک حضرت شہاب القرافی ہیں جو ائمہ مالکیہ میں سے ایک امام گزرے ہیں وہ صوفیاء سے اس بات کو نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انہوں نے بحث بھی کی ہے اور کچھ تعاقب بھی کیا ہے اور اس بات کو شیخ قرافی کے کلام کو مختصر کرتے ہوئے بعض حضرات نے ذکر کیا کہ خواب میں جو چیز نظر آتی ہے اگر وہ مثال ہے تو بیداری میں حضور ﷺ کو دو جگہ یا زیادہ جگہ ایک ہی وقت میں کیسے دیکھا جاتا ہے کیونکہ دو جگہ یا کئی جگہ دو مثالوں کو یا زیادہ مثالوں کو دیکھنا اتنا مشکل نہیں جتنا کہ ایک ہی وقت میں دو مقامات میں آپ کو مختلف حالتوں میں دیکھا جائے۔

صوفیاء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ حضور ﷺ سورج کی طرح ہیں اور مختلف مقامات سے نظر آتے ہیں جبکہ آپ ﷺ ایک ہی جگہ ہوتے ہیں لیکن اس پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ سورج تو سب لوگوں کو نظر آتا ہے اور وہ کسی ایک مکان میں محصور نہیں ہے آسمان میں بلکہ وہ سب لوگوں سے اونچا ہے اگر وہ کسی ایک جگہ محصور ہوتا تو جو شخص اس جگہ پر نہ ہو وہ اس کو نہ دیکھتا جبکہ حضور ﷺ ایک مکان میں موجود ہیں وہ شخص بھی آپ کو دیکھ رہا ہے جو اس مکان میں ہے اور جو دوسرے لوگ دوسرے مکان میں ہیں وہ بھی آپ کو دیکھ رہے ہیں حضور ﷺ کی زیارت سورج کے دیکھنے کی طرح نہیں ہے مگر یہ کہ اگر سورج ایک مکان میں ہو اور اس کو وہ بھی دیکھے جو اس جگہ میں نہیں ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ دو محصور مقامات سے یا کئی محصور مقامات سے دیکھے جاتے ہیں اور جو لوگ اس جگہ نہیں ہوتے ان کے سامنے پردہ ہوتا ہے جبکہ

سورج میں یہ بات نہیں ہوتی۔

اور بعض علماء نے اس زیارت کو معنوی زیارت قرار دیا ہے اور اس قول کی اتباع علامہ زرکشیؒ نے بھی کی ہے۔

علامہ اجھوریؒ فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ صوفیاء کی مراد اس بات سے کہ حضور ﷺ سورج کی طرح ہیں یہ ہے کہ ہر شخص حضور ﷺ کو دیکھ سکتا ہے اگر چہ آپ سورج کی طرح نہیں ہیں یہ دیکھنا ایسے ہے جیسے سورج کسی ایک جگہ پر محصور ہو اور دوسری جگہ والے لوگوں سے پردے میں ہو بخلاف حضور ﷺ کے آپ جس جگہ ہیں آپ کی زیارت کے سامنے پردہ نہیں نہ اس شخص کے لئے جو اس جگہ موجود ہے اور نہ اس شخص کے لئے جو کسی اور جگہ موجود ہے اور حضور ﷺ کا اس صورت میں دیکھا جانا عادت کے خلاف ہے۔ اور حضور ﷺ کے لئے بطور کرامت اور معجزہ کے ہے جبکہ سورج میں یہ صفت نہیں ہے۔

اور بہت سے علماء اس طرف گئے ہیں کہ حضور ﷺ نے وجود کائنات کو بھر رکھا ہے جیسا کہ سورج کی روشنی نے روشن کیا ہوا ہے اور اسی قول کی طرف عارف باللہ سیدی تاج الدین بن عطاء اللہ سکندری نے اشارہ کیا ہے جنہوں نے حکم وغیرہ کتابیں لکھی ہیں جیسا کہ ان سے ان کے بعض تلامذہ نے بھی ذکر کیا اور کہا کہ میں نے حج کیا اور طواف کر رہا تھا کہ میں نے شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ سکندریؒ کو دیکھا پھر میں نے ارادہ کیا کہ ان سے سلام کہوں جب آپ طواف سے فارغ ہوں گے پس جب طواف سے فارغ ہوئے تو وہ مجھ سے غائب ہو گئے پھر میں نے ان کو نہ دیکھا پھر میں نے ان کو میدان عرفات میں دیکھا 9 ذی الحج کے دن اس وقت بھی میرے لئے یہی صورت پیش آئی اور اسی طرح باقی مشاہد حج میں بھی میں نے ان کو دیکھا پھر جب میں قاہرہ واپس آیا تو شیخ کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ خیریت سے ہیں میں نے کہا کیا انہوں نے

سفر کیا تھا انہوں نے کہا نہیں پھر میں آپ کی خدمت میں آیا اور سلام عرض کیا اور ان سے عرض کیا اے میرے آقا! میں نے آپ کی زیارت کی تھی اور میں نے وہ مقامات بتائے جہاں میں نے ان کو دیکھا تھا آپ نے فرمایا اے فلاں! بڑا آدمی قوم کو بھر دیتا ہے اور اگر قطب کو کسی پتھر کی جگہ سے بھی پکارا جائے تو وہ وہاں سے جواب دے سکتا ہے۔

پس جب یہ حال بڑے آدمی کا ہے تو سید المرسلین تو باقاعدہ اس صفت کے حامل ہیں۔

اور بہت سے لوگوں کا ایک ہی وقت میں مختلف صفتوں میں دیکھنا بھی ممکن ہے بلکہ یہ وقوع پذیر بھی ہے اور اس میں کوئی غرابت اور استبعاد نہیں ہے کیونکہ ہر ایک کے دیکھنے کا آلہ اس کے مقام کے مطابق ہے اور یہ آلہ ایسے ہے جیسے آئینہ، کبھی آئینہ چھوٹا ہوتا ہے اور کبھی بڑا اور کبھی سیدھا اور کبھی ٹیڑھا اور کبھی صاف اور کبھی دھندلا اور ایک صورت آئینے میں مختلف نظر آتی ہے جیسے آئینہ ہوتا ہے اسی طرح نظر آتی ہے پس چھوٹے آئینے میں تصویر چھوٹی نظر آتی ہے اور بڑے آئینے میں بڑی نظر آتی ہے اور ٹیڑھے آئینے میں ٹیڑھی نظر آتی ہے اور سیدھے آئینے میں سیدھی نظر آتی ہے اور صاف آئینے میں صاف نظر آتی ہے اور دھندلے میں دھندلی نظر آتی ہے۔

یہ **اعتراض**: نہ کیا جائے کہ بعض حضرات نے حضور ﷺ کو سفید شکل میں دیکھا ہے اور بعض نے سیاہ میں ایک ہی وقت میں اور بعض حضرات نے آپ کو بڑھاپے میں دیکھا ہے اور بعض نے جوانی میں جبکہ یہ حسی آئینہ کی یہ حالت ہے کہ اس میں سفید کالا نظر نہیں آتا اور کالا سفید نہیں نظر آتا اور نہ بوڑھا جوان نظر آتا ہے اور نہ جوان بوڑھا نظر آتا ہے۔

جواب: یہ ہے کہ دیکھنے والے کا آئینہ اس مقام میں حسی آئینے کے برعکس

ہے جس طرح کی دیکھنے والے کی صفت ہوگی اس طرح سے دیکھے گا اور اس کا یہ دیکھنا ایمان اور طاعات کے ثواب کے طور پر ہوتا ہے یا طاعات اور ایمان کے برعکس کی صفات پر ہوتا ہے اور یہ آئینہ حسی آئینے کی طرح نہیں ہوتا بلکہ فی الجملہ حسی آئینے کے درجے میں ہوتا ہے کیونکہ ہر اعتبار سے آئینے میں دیکھی جانے والی صورت مختلف نہیں ہوتی۔ چاہے وہ سفید ہو یا کالی یا بوڑھی ہو یا اس کے برعکس۔

حضورؐ اپنے روضہ میں ہیں زائرین کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں

فتاویٰ استاد علامہ شیخ محمد الخلیلی (جو بیت المقدس میں مدفون ہیں) میں مذکور ہے کہ آپ سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا جو نبی کریم ﷺ کو بیداری میں اور خواب میں دیکھتے ہیں کیا یہ جائز ہے اور کیا وہ حضور ﷺ کی ذات شریفہ کو حقیقتاً دیکھتے ہیں؟ اور اس بارے میں کیا حکم ہے جب دو آدمی ایک ہی وقت میں جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھیں ان میں سے ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں۔

علماء کرام کے اقوال

جواب: شیخ نے اس کا یہ جواب دیا کہ حفاظ (محدثینؒ) کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کی زیارت بیداری میں یا خواب میں ہوسکتی ہے درست ہے لیکن اس میں انہوں نے اختلاف کیا ہے کہ آپ کی ذات شریفہ کو دیکھنے والا حقیقتاً دیکھتا ہے یا مثال کی حکایت ہوتی ہے تو پہلے قول کی طرف بھی ایک جماعت گئی ہے اور دوسرے قول کی طرف بھی علماء کی ایک جماعت گئی ہے اس دوسرے قول کی طرف امام غزالیؒ اور امام یافعیؒ اور دیگر علماء گئے ہیں۔ پہلے قول کے علماء نے

اس بات سے دلیل لی ہے کہ حضور علیہ السلام ہدایت کے چراغ اور تاریکیوں میں نور اور معارف کے سورج ہیں جس طرح سے چراغ کے نور کو اور سورج کو دور سے دیکھا جاتا ہے اور دیکھی جانے والی چیز سورج کا وجود ہے جو اپنے اعراض اور خواص کے ساتھ نظر آتا ہے اسی طرح سے حضور ﷺ کا جسم کریم اور بدن شریف ہے آپ ﷺ اپنے روضۂ شریفہ سے جدا نہیں ہوتے اور نہ ہی اپنی قبر مبارک سے خالی ہوتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیتے ہیں اور رکاوٹ کو زائل کر دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ شخص حضور ﷺ کو دیکھتا ہے جبکہ آپ اپنی جگہ پر ہی ہوتے ہیں۔

اور اس تشریح پر ممکن ہے کہ دو آدمی ایک ہی وقت میں حضور ﷺ کو ایک ہی جگہ دیکھیں ایک ان میں سے مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ ان پردوں کو شفاف کر دیا جائے اور پردوں کے پیچھے جو چیز ہے اس کو نہ چھپائیں۔

اور علامہ قرافی ؒ فرماتے ہیں کہ اختلاف کا محل یہ ہے کہ جب ایک شخص حضور ﷺ کو اپنے گھر میں مشرق میں دیکھے اور دوسرا شخص اسی وقت اپنے گھر میں حضور ﷺ کو مغرب میں دیکھے پس بے شک سورج گھر میں نظر آتا ہے تو وہ اس کی شعاع ہوتی ہے اور اس کا وجود آسمان میں اپنے مکان میں ہوتا ہے اگر دیکھنے والا اپنے محل میں سورج کو محصور سمجھے تو دوسرے مقام میں اس کا ہونا محال ہوگا اس لئے ضروری ہے کہ یہاں دوسرے قول کو اختیار کیا جائے اور وہ یہ ہے کہ دیکھنے والا حضور ﷺ کی مثال کو دیکھتا ہے۔

اور اکابر صوفیاء کی ایک جماعت نے عالم مثالی کا قول اختیار کیا ہے چاہے دیکھنے والا حضور ﷺ کی شکل کو حقیقی کے موافق دیکھے یا نا جو چیز حضور ﷺ کی صورت کے خلاف نظر آتی ہے وہ دیکھنے والے کی اپنی صورت ہے جو حضور ﷺ

کی شکل پر منطبق ہوگئی ہے چنانچہ وہ خواب ان دونوں صورتوں کے لئے آئینے کی حیثیت رکھتا ہے۔

اور بعض علماء نے ایک متوسط قول اختیار کیا ہے وہ یہ کہ اگر کوئی شخص حضور ﷺ کو آپ کی صورت پر اور صفت حقیقیہ پر دیکھے تو یہ ایسا خواب ہے جس کی تعبیر کی ضرورت نہیں ہے اور اگر حضور ﷺ کی صورت اور صفت حقیقیہ پر نہ دیکھے تو یہ خواب تعبیر کا محتاج ہے اور دونوں صورتوں میں یہ شکل حقیقی ہی ہے شیطان کی اس میں کوئی تلبیس نہیں ہوتی بلکہ یہ حق ہے اور اگر کوئی شخص حضور ﷺ کی صورت کے علاوہ پر دیکھے کیونکہ یہ سب صورتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے سامنے متصور ہوتی ہیں پس جس شخص نے حضور ﷺ کو نورانیت کی حالت میں دیکھا تو وہ انتہائی حفاظت کے درجے میں ہے اور جس نے آپ کو جوانی کی حالت میں دیکھا تو وہ انتہائی جنگ کے موقع میں ہے اور جس نے حضور ﷺ کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو وہ حضور ﷺ کی سنت کو تھامے ہوئے ہے اور جس نے حضور ﷺ کو حضور ﷺ کی حالت اور شکل میں دیکھا ہے تو اس پر دلیل ہے کہ دیکھنے والا صلاحیت اور کمال درجے میں ہے اور جس نے حضور ﷺ کو متغیر الحال دیکھا تو یہ دلیل ہے کہ دیکھنے والے کا حال برا ہے حتیٰ کہ موحد حضور ﷺ کو اچھی شکل میں دیکھتا ہے اور بے دین بری شکل میں کیونکہ حضور ﷺ مثل صاف آئینے کے ہیں اس میں اسی صورت کا عکس آتا ہے جو عقیدہ اور نظریہ اور حالت اس آئینے کے سامنے کی جاتی ہے اگرچہ حضور ﷺ کی ذات بہترین اور کامل حالت پر ہے۔

سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ کے مشاہدات

غوث زمانہ سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ نے اپنی کتاب ''الابریز'' کی دوسری

فصل میں فرمایا ہے اس کتاب کو آپ کے ملفوظات کی صورت میں آپ کے شاگرد علامہ سیدی احمد بن المبارک نے تالیف کیا ہے۔

مشاہدہ اول

حضرت عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں حضرت سیدی عبداللہ البرناویؒ ہمیشہ میری رہنمائی کرتے رہے اور حفاظت کرتے رہے میں نے ماہ شعبان، ماہ رمضان، ماہ شوال، ماہ ذی قعدہ، اور ذی الحج کے دس دن سنہ ۱۱۲۱ ھج میں اس کا مشاہدہ کیا۔

جب عید قربانی کا تیسرا دن تھا میں نے جناب سید الوجود ﷺ کی زیارت کی تو مجھے سیدی عبداللہ البرناوی نے فرمایا اے سیدی عبدالعزیز! آج سے پہلے میں تمہارے متعلق ڈرتا تھا اور جب اب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ساتھ آپ کو سید الوجود ﷺ کے ساتھ ملا دیا ہے تو میرے دل کو اطمینان ہو گیا ہے اب میں تمہیں اللہ عزوجل کے سپرد کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ البرناویؒ اس ارادے سے میرے ساتھ رہتے تھے کہ جو مجھے فتوحات حاصل ہوں ان میں تاریکی کے داخل ہونے سے میری حفاظت کریں یہاں تک کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے مشاہدے کی فتوحات حاصل ہوں کیونکہ جب حضور ﷺ کی زیارت کی فتوحات حاصل ہوں تو پھر آدمی پر کوئی ڈر نہیں رہتا۔

مشاہدۂ دوم

مذکورہ کتاب میں باب اول میں ابن مبارک لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالعزیز الدباغؒ سے حضور ﷺ کے ارشاد "انّ ھٰذا القرآن انزل علی سبعة احرفٍ" کا معنی پوچھا کیونکہ اس میں علماء نے بہت شدید اختلاف کیا ہے اور جو سب سے بہتر کلام اس حدیث کے بارے میں میں نے جو دیکھا وہ چار

بڑے علماء کا تھا (۱) قاضی باقلانی کا کتاب الانتصار میں اور امام ابن الجزولی کا کتاب النشر فی القرأت العشر میں اور حافظ ابن حجر کا شرح بخاری میں کتاب فضائل القرآن میں اور حافظ سیوطی کا کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں ہے تو میں نے اپنے شیخ سے عرض کیا میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حضور ﷺ کی اس سے کیا مراد تھی تو حضرت عبدالعزیز دباغ ؓ نے فرمایا میں تمہیں ان شاء اللہ اس کا کل جواب دوں گا پھر جب کل آئی تو مجھے آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے حضور ﷺ سے اس حدیث کی مراد میں پوچھا آپ نے سچ فرمایا تھا پھر مجھے آپ نے اس حدیث کی مراد نبوی بیان فرمائی۔

ولی، اللہ سے منقطع ہونے کب محفوظ ہوتا ہے؟

سیدی عبدالعزیز ؓ نے اسی کتاب میں دوسرے باب میں فرمایا ہے نیک آدمی کے لئے نیکیوں کی فتوحات میں بڑا خطرہ اور ہلاکت کا اندیشہ رہتا ہے حتیٰ کہ وہ مقام سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کا مشاہدہ کرے پھر جب وہ اس کا مشاہدہ کرتا ہے تو اس کو ایک قسم کی فرحت حاصل ہوتی ہے اور سرور تمام ہو جاتا ہے کیونکہ حضور ﷺ کی ذات میں اللہ کی طرف جذب کرنے کی قوت ہے تمام انسانوں میں حضور ﷺ کو اس صفات کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے حضور پاک ﷺ ذات سب مخلوقات میں زیادہ عزت والی اور تمام جہانوں میں افضل ہے جب مفتوح شخص نبی کریم ﷺ کے مقام کی طرف پہنچتا ہے تو اس کا اللہ کی طرف جذب اور کشش بہت بڑھ جاتی ہے اور اللہ سے منقطع ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

بیداری میں زیارت نبوی کے حصول کیلئے مقامات ولایت کی تشریح

سوال:

اسی کتاب میں باب نو میں حضرت عبدالعزیز الدباغ ؓ سے بعض فقہاء کے

اس سوال کا ذکر کیا ہے کہ کوئی شخص بیداری میں حضور کی زیارت کا دعویٰ کرتا ہے جبکہ جو حضرات عارف باللہ ہیں وہ ایسے شخص کا دعویٰ بغیر دلیل کے قبول نہیں کرتے اور وہ دلیل یہ ہے ایسا شخص ولایت کے تین ہزار (بڑے) مقامات طے کر چکا ہو۔ایک آدھ مقام کو چھوڑ کر اور زیارت کے دعویدار کو پابند کیا جائے کہ وہ یہ تین ہزار مقامات گنے اور بیان کرے ہم آپ سے چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے سامنے وہ تمام مقامات گن کر سنائیں چاہے اشارے اور اختصار سے یا جتنا آسان ہو بغیر تکثیر کے۔

جواب:

حضرت عبدالعزیزؒ نے جواب میں فرمایا کہ ہر شخص کے باطن میں تین سو چھیاسٹھ رگیں ہیں۔ ہر رگ کی اپنی ایک خاصیت ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے اور صاحب بصیرت عارف ان سب رگوں کا مشاہدہ کرتا ہے یہ رگیں اپنے معانی اور خواص میں روشن اور شعلہ زن ہوتی ہیں۔

پس جھوٹ کے لئے ایک رگ ہے جو اپنی خاصیت میں شعلہ زن ہے اور حسد کی ایک رگ ہے جو حسد کی روشنی کر رہی ہے اور ریاء کی ایک رگ ہے جو خود پسندی میں روشن ہے اور تکبر کی ایک رگ ہے جو اس میں روشن ہے اسی طرح سے عارف ان سب لوگوں کو بیان کر سکتا ہے حتیٰ کہ عارف جب لوگوں کے وجود کو دیکھتا ہے تو ہر ایک کو ایک درجے میں دیکھتا ہے۔

اس کے وجود میں ایک آگ ہوتی ہے جس میں تین سو چھیاسٹھ شمعیں جلتی ہیں ہر شمع کا ایسا رنگ ہے جو دوسری شمع کے رنگ کے مشابہ نہیں ہے پھر ان تمام خواص میں سے ہر ایک کی الگ تفصیلات اور خواص ہیں مثلاً شہوت کی خاصیت کے مناسب کئی قسمیں ہیں پس اگر شہوت کو شرمگاہوں کی طرف منسوب کیا جائے تو یہ شہوت کی ایک قسم ہے اور اگر شہوت کو جاہ پسندی کی طرف منسوب کیا جائے تو

یہ اس کی دوسری قسم ہے اور اگر مال کی طرف منسوب کیا جائے تو یہ تیسری قسم ہے اور اگر طویل آرزو کی طرف منسوب کیا جائے تو یہ اور قسم ہے۔

پس اسی طرح جھوٹ کی قسم ہے جھوٹا سچی بات نہیں کہتا یہ ایک قسم ہے اور اگر جھوٹا دوسرے کے بارے میں یہی گمان کرے کہ وہ سچ نہیں کہتا اور اس کی بات میں شک کرے اور اس کی تصدیق نہ کرے تو یہ اور قسم ہے۔

اور آدمی کو اس وقت تک مراتب ولایت حاصل نہیں ہوتے جب تک کہ وہ ان مقامات کو عبور نہ کرے پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اور ترقی کا اہل بناتے ہیں تو وہ تھوڑا تھوڑا درجہ بدرجہ ان مقامات کو عبور کرتا جاتا ہے۔

پس جب مثلاً جھوٹ کی خاصیت اس سے ختم ہوگئی تو اس کو مقام صدق حاصل ہوگیا پھر مقام تصدیق حاصل ہوگیا۔

پھر جب اس سے مال میں شہوت کی خاصیت ختم ہوگئی تو اس کو مقام زہد حاصل ہوگیا اور اگر گناہوں کی خواہش ختم ہوگئی تو مقام توبہ تک پہنچ گیا یا طویل آرزو کی خواہش ختم ہوگئی تو وہ دھوکے کے مکان سے دور رہنے کے مقام تک پہنچ گیا۔

اور اسی طرح سے جب دوسری فتوحات اس کو حاصل ہوتی ہیں اور اس کی ذات میں مقام سر متعین کر دیا جاتا ہے تو وہ مختلف جہانوں کے مشاہدے کے مقامات طے کرتا ہے پس سب سے پہلے وہ اجرام ترابیہ کا مشاہدہ کرتا ہے پھر اجرام نورانیہ کا (یعنی اجسام نورانیہ کا) پھر اللہ تعالیٰ کے افعال کے جاری ہونے کا اس کی مخلوقات میں مشاہدہ کرتا ہے۔

اجسام ترابیہ میں درجہ بدرجہ مشاہدہ: اس طرح ہوتا ہے کہ سب سے پہلے وہ اس زمین کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس کے حقائق جانتا ہے جس زمین میں وہ رہتا ہے پھر سمندروں کی حقیقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے پھر جس زمین پر وہ رہتا ہے اس کے اور دوسری زمین کے درمیان کا مشاہدہ کرتا ہے اور وہ مشاہدہ اس طرح ہوتا ہے کہ اس

کی نگاہ دوسری زمین تک جا گرتی ہے پھر وہ دوسری زمین کا مشاہدہ کرتا ہے پھر اس کی نگاہ تیسری زمین تک جا پہنچتی ہے اور اسی طرح ساتویں زمین تک۔

پھر وہ اس فضا کا مشاہدہ کرتا ہے جو اس کے اور پہلے آسمان کے درمیان ہوتی ہے پھر پہلے آسمان کا اور اسی طرح سے اس سابق ترتیب کے موافق جو زمین کے بارے میں بیان کی گئی ہے (سب آسمانوں کا مشاہدہ کرتا ہے) پھر برزخ کا مشاہدہ کرتا ہے اور ان ارواح کا جو برزخ میں ہوتی ہیں پھر فرشتوں کا پھر کراماً کاتبین کا اور امور آخرت کا۔

اور انسان پر ان مشاہدات میں سے ہر مشاہدہ میں حقوق ربوبیت میں سے ایک حق لازم ہوتا ہے اور آداب عبودیت میں سے ایک ادب لازم آتا ہے اور اس کے سامنے ان حقوق اور آداب میں منقطع کرنے والی چیزیں آتی ہیں اور بہت سے ہولناک قتل کر دینے والے امور کا مشاہدہ کرتا ہے پس اگر اللہ کی توفیق اور اس کا فضل اپنے ضعیف بندے پر نہ ہو اور اس پر اس کی رحمت نہ ہو تو ان مشکلات میں سے کم تر درجے کی مشکل کی وجہ سے وہ احمق لوگوں میں سے ایک ہو جائے۔

پھر یہ بھی ہے کہ مقامات مشاہدہ اور مقامات کی ہولنا کیوں کا عبور کرنا اس پر زیادہ مشکل ہوتا ہے نفوس کے خواص کے مقامات کے طے کرنے سے کیونکہ خواص کے مقامات کو طے کرنا ایک باطنی امر ہے جس کا آدمی کو پتہ نہیں چلتا مگر طے ہو جانے کے بعد۔ اور مقامات مشاہدہ کو طے کرنا ظاہری امر ہے جس کو طے کرنے والا آدمی خود دیکھ رہا ہوتا ہے کیونکہ اس مقام کے طے ہونے کے بعد آدمی اس میں گھس جاتا ہے جب وہ مقام صاف ہو جاتا ہے تو وہ اس کو نظر آنے لگتا ہے اور اس کی بصیرت کا نور تمام ہونے لگ جاتا ہے اور اس پر اللہ ایسی رحمت فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس پر کبھی بدبختی نہیں آئے گی تب اللہ جل شانہ سید الاولین والآخرین علیہ افضل الصلوات وازکی التسلیم کی زیارت کا مرتبہ عطا

فرماتے ہیں پس وہ آپ کو آنکھوں سے دیکھتا ہے اور بیداری میں آپ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ایسی چیزوں میں مدد کرتا ہے جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال آیا اس وقت اس کو خوشی اور سرور کا وہ مقام حاصل ہوتا ہے اللہ اس کو یہ سعادت مبارک کرے۔

پس جب اس کے سابقہ مقامات خواص اور اقسام داخلی کے اس کے مشاہدات سابقہ کے ساتھ مل جاتے ہیں تو اس کے ولایت کے یہ سب مقامات طے ہو جاتے ہیں۔

جناب نبی کریم ﷺ کے شمائل اور عادات مطہرہ آپ کی امت پر مخفی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ذات کے ظاہر و باطن میں جو جو خصوصیات رکھی ہیں علماء نے ان کو مدون اور مرتب کر دیا ہے پس جو شخص بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس سے حضور ﷺ کے پاکیزہ حالات میں سے کچھ کا سوال کیا جائے اور اس کا جواب سنا جائے تو جو کچھ اس نے دیکھا ہو گا اس کو بیان کرے گا اور دوسری چیز اس کے اندر نہیں ملائے گا سید عبدالعزیز دباغ ؒ نے فرمایا اگر تمہیں اتنی تفصیل کافی ہے تو اچھی بات ہے اور اگر تم کسی اور طرح سے سننا چاہتے ہو تو وہ بھی سن لو۔

جان لو کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے درجات کو بلند کرتا ہے تو انوار حق میں سے کسی نور کو اس پر پھیلا دیتا ہے جو اس کی ذات میں تمام جہات سے حاصل ہوتا ہے حتیٰ گوشت پوست اور ہڈی تک میں گھس جاتا ہے اور اس نور کے اندر داخل ہونے سے جو ٹھنڈک اور مشقت اس کی ذات کو پہنچتی ہے وہ موت کی سکرات کے قریب قریب ہوتی ہے پھر اس نور کی شان یہ ہے کہ جس بندے پر اللہ تعالیٰ روحانی فتوحات کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں تو اس پر اس نور کے ذریعے مخلوقات کے اسرار کھول دیتے ہیں تو وہ نور اس کی ذات میں مذکورہ مخلوقات کے

رنگوں کے اعتبار سے رنگا رنگ ہو جاتا ہے۔

پس جب اللہ تعالیٰ بندے کو کوئی مرتبہ دینا چاہتے ہیں مثلاً ان مخلوقات کے مشاہدے میں جو اس زمین کی پشت پر ہیں تو یہ نور ایک مرتبہ اس کے پاس آتا ہے اور ان اسرار کو کھول دیتا ہے جن اسرار کے انسانوں کے اجسام تیار ہوئے ہیں اور کبھی یہ نور ان اسرار کو کھولتا ہے جن سے دوسرے جاندار مرکب ہوئے ہیں اور کبھی وہ نور ان اسرار کو کھولتا ہے جس سے جمادات مرکب ہوئے ہیں چاہے وہ جمادات میوؤں کی شکل میں ہوں یا پھلوں کی شکل میں یا کسی اور شکل میں سب سے پہلے اس کے اسرار اس کے لئے ظاہر ہوتے ہیں اور ہر مرتبے کے حصول میں اس کو وہی تکلیف حاصل ہوتی ہے جو پہلے مرتبے کے حصول کے وقت ہوئی تھی۔

اور تمام مخلوقات میں سید الوجود وعلم الشہود ﷺ بھی شامل ہیں پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے جناب نبی کریم ﷺ کی ذات کے مشاہدہ کرانے کا وعدہ کرتے ہیں تو وہ اس وقت تک حضور پاک ﷺ کی ذات کا مشاہدہ نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کو ان اسرار سے نہ پہنچا جائے جو حضور ﷺ کی ذات شریف میں موجود ہیں پس ہم اس آدمی کے اس درجے تک پہنچنے سے پہلے اس کی ذات کو ایک تاریک شئے کے درجے میں سمجھ لیں آپ کی ذات شریف کو ایسے نور کے درجے میں جن سے مختلف گھاٹیاں کھل رہی ہوں جن کی تعداد ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ ہو پس جب اللہ تعالیٰ اس تاریک ذات پر رحمت کا ارادہ فرماتے ہیں تو وہ نور اس بندے کے لئے معاون ہوتا ہے اور اس کو پہنچتا ہے وہ اس کے پاس آتا ہے اور اپنی ان گھاٹیوں میں یکے بعد دیگر ایک ایک کر کے شعاع کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔

ہم اس کی مثال یوں فرض کر لیں کہ نور کا ایک شعبہ صبر ہے صبر سے اس کی ضد گھبراہٹ اور قلق کی سیاہی مٹ جاتی ہے اور کبھی یہ نور ایک اور شعبے کی شکل

میں آتا ہے مثلاً ہم اس کو رحمت کا شعبہ فرض کرلیں اس شعبے سے اس کی ضد کی سیاہی یعنی بے رحمی زائل ہو جاتی ہے اور کبھی یہ نور ایک اور شعبے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اگر ہم اس کو حکم کا شعبہ فرض کریں تو اس سے اس کی ضد کی سیاہی مٹ جاتی ہے اسی طرح سے باقی تمام شعبے ذات مطہرہ منورہ کے داخل ہوتے ہیں اور تمام تاریک اوصاف اس کی ذات سے زائل ہو جاتے ہیں اس وقت بندہ ذات شریفہ نبویہ کے مشاہدے کی قدرت کو حاصل کرلیتا ہے کیونکہ جب تک بندے پر سیاہی کا کچھ حصہ باقی رہتا ہے تو یہ سیاہی اس کی ذات میں باقی رہتی ہے اس وقت تک یہ حضور ﷺ کی ذات شریفہ کے مشاہدہ کی طاقت نہیں رکھتا جب تک کہ اس کی ذات سے تمام سیاہی نہ نکل جائے۔

سوال:

انہی مذکورہ فقہاء علماء نے حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ سے سوال کیا گیا مؤمن کے ذہن میں جناب نبی کریم ﷺ کی صورت کا استحضار اور تشخص عالم روح سے ہوتا ہے یا عالم مثال سے یا عالم خیال سے؟ اور کیا صورت ذہنیہ اور اس دیکھنے والے اور ذات شریفہ کے درمیان جو گفتگو ہوتی ہے کیا یہ سب شیطان کے اثر سے محفوظ ہوتی ہے؟ جیسا کہ نیند میں زیارت کا حکم ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے (خواب میں) دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کے اندر طاقت نہیں کہ وہ میری شکل میں آسکے۔

جواب:

یہ استحضار دیکھنے والے کی روح اور اس کی سمجھ سے حاصل ہوتا ہے پس جو اپنی فکر کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی طرف متوجہ ہوگا تو آپ کی صورت اس کے ذہن میں واقع ہوگی یہ دیکھنے والا یا تو صحابی ہوگا یا عالم۔ صحابی نے تو حضور ﷺ کی زیارت کی تھی اور علماء نے تحقیق کر کے آپ کی شکل وصورت کو معلوم کیا ان

کے ذہن میں جو صورت ہوگی وہی خارج میں نظر آئے گی۔

اوران کے علاوہ زیارت کرنے والے حضرات کو حضور ﷺ کی شکل وصورت خلق اور خُلق میں انتہائی کمال درجے میں مستحضر کرنی چاہئے تو جو صورت اس کی فکر میں حاضر ہوگی وہ حضور ﷺ کی ذات کی صورت ہی ہے نہ کہ روح شریف، اور آدمی کی فکر کی جولانی اسی چیز میں ہوتی ہے جتنا وہ شخص اس چیز کو جانتا پہچانتا ہے۔

پس تم نے جو سوال کیا ہے کہ بیداری میں زیارت عالم روح سے ہوتی ہے؟ اگر تمہاری مراد اس سے استحضار ہے تو یہ عالم روح سے ہوتی ہے یعنی روح تفکر سے اور اگر تمہاری اس سے مراد حاضر کی ہے یعنی تمہارے افکار میں حاضر حضور ﷺ کی روح ہوتی ہے تو اس کی بحث گزر چکی کہ ایسا نہیں ہے۔

اور دیکھنے والے اور حضور ﷺ کی آپس کی گفتگو کے متعلق سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر اس متفکر کو یہ مکالمہ حاصل ہو اور دیکھنے والے کی ذات پاک تھی اور اس مکالمے کو اس کی روح پسند کرتی تھی اور آپ کی ذات شریفہ کے اسرار اس سے پوشیدہ نہیں رہے تھے اور حضور ﷺ کے ساتھ ایسے ملاقات ہوئی جیسے دوست کی دوست سے ہوتی ہے تو یہ آپس کی ہم کلامی معصوم ہے اور سچ ہے۔

اور اگر زیارت کرنے والے کی ذات پاک نہیں تھی تو باہمی ہم کلامی بھی معصوم اور حق نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے کی طاقت کا اندازہ

''الابریز'' کے چھٹے باب میں لکھا ہے سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ فرماتے ہیں میں ۱۱۲۷ھ کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے ایک ولی سے ملا اور میں نے عرض کیا کہ میرے لئے اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اپنے مشاہدے کی طاقت عطا فرمائیں تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اس کا سوال نہ کریں کیونکہ اگر وہ تمہیں بغیر سوال کے یہ

قدرت عطا فرمائے گا تو تمہاری اس پر مدد کرے گا اور اس قدرت کے اترنے سے پہلے اس کے برداشت کی قوت دے گا۔ اور اگر تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اس کا سوال کرو گے تو وہ تمہیں خالی نہیں لوٹائے گا لیکن تمہیں ڈر ہو گا کہ اگر اس قدرت کو اللہ تعالیٰ تمہارے اختیار میں کردیں تو تم اس سے عاجز نہ آجاؤ تو میں نے کہا آپ میرے لئے اللہ سے یہ قدرت مانگ دیں میں اس کی طاقت رکھتا ہوں۔

تو انہوں نے مجھے فرمایا عالم انسان کی طرف دیکھو تو میں نے اس کی طرف دیکھا فرمایا اس سب کو اپنی آنکھوں کے سامنے کرلو حتیٰ کہ یہ انگوٹھی کے چھلے کی طرح ہو جائے تو میں نے کہا کہ میں نے جمع کرلیا ہے۔

پھر فرمایا کہ عالم کی جنات کی طرف دیکھو اور ویسا ہی کرو تو میں نے کہا میں نے کرلیا۔

پھر انہوں نے فرمایا زمین اور تمام آسمان اور عرش کے فرشتوں کے عالم کی طرف دیکھو اور ویسا ہی کرو میں نے کہا کرلیا۔

پھر اللہ کے اس ولی نے ایک ایک کر کے کئی جہان گنوائے اور عالم جنت کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور عالم جہنم کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے بھی ذکر کیا اور مجھے حکم دیا اس کو بھی اپنی آنکھوں کے سامنے کرلو پھر فرمایا یہ سب جو کچھ تمہاری آنکھوں کے سامنے جمع ہوا ہے ان سب کے مجموعے کو اپنی آنکھوں کے سامنے ایک نگاہ میں کرلو اور کوشش کرو کہ تم ان تمام جہانوں کے استحضار کی ایک نظر میں قدرت رکھتے ہو؟ تو میں نے ایسا کرنے کی کوشش کی لیکن قادر نہ ہو سکا تو اس بزرگ نے مجھ سے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے کہ تم ان مخلوقات کا مشاہدہ کرسکو اور اپنی نظر میں ان سب کے استحضار سے عاجز آگئے ہو تو خالق سبحانہ و تعالیٰ کا مشاہدہ کیسے ہو گا؟ تو میں نے حق کو سمجھ لیا اور ایسی چیز پر حرص جس کی میں طاقت نہیں رکھتا تھا کے لئے اپنے دل کے آنسوؤں سے رونے لگا۔

سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ فرماتے ہیں ان سب مخلوقات کا استحضار ایک نظر میں کرنا کسی بشر کی طاقت میں نہیں اور نہ کوئی انسان اس کی طاقت رکھتا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ان اولیاء کا بھی یہی حال ہے جو نبی کریم ﷺ کو بیداری میں دیکھتے ہیں وہ بھی آپ کو نہیں دیکھ سکتے جب تک کہ وہ ان تمام جہانوں کو نہ دیکھ سکیں لیکن ایک نظر سے نہیں۔

بیداری میں زیارت نبوی کا فائدہ

''کتاب الابریز'' کے نویں باب میں فرمایا جب تجھے نبی کریم ﷺ کی ذات کا مشاہدہ بیداری میں حاصل ہو جائے تو تیرے ساتھ شیطان کے کھیلنے سے تجھے امان مل جائے گی کیونکہ تیرا اللہ کی رحمت کے ساتھ اجتماع ہو گیا اور اللہ کی رحمت سیدنا ونبینا ومولانا محمد ﷺ ہیں پھر اگر تمہارا اجتماع حضور ﷺ کی ذات شریف کے ساتھ ہوا تو یہ حق تعالیٰ سبحانہ کی معرفت کا سبب ہے کیونکہ بیداری میں حضور ﷺ کی ذات شریف کی زیارت کرنے والا آپ ﷺ کی ذات شریف کو حق تعالیٰ سبحانہ کے مشاہدے میں مستغرق دیکھتا ہے اس طرح سے اللہ کا ولی حضور ﷺ کی ذات شریف کی برکت سے حق تعالیٰ سبحانہ کی ذات کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے اور درجہ بدرجہ اس کی معرفت میں ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو مشاہدہ اور اسرار معرفت اور انوار محبت حاصل ہو جاتے ہیں۔

بیداری میں مشاہدہ نبوی کرنے کی علامت

''الابریز'' کے نویں باب میں بھی لکھا ہے کہ سید عبدالعزیز دباغ ؒ نے فرمایا ہر چیز کی ایک علامت ہوتی ہے اور بیداری میں نبی کریم ﷺ کے مشاہدہ کرنے والے بندے کی علامت یہ ہے کہ اس کی فکر ہر وقت نبی کریم ﷺ میں مشغول ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کی فکر آپ سے کبھی غائب نہیں ہوتی اور نہ ہی

مصروفیات اس کو اس سے پھیر سکتی ہیں اور نہ ہی کام کاج، اور تم اس کو دیکھو گے کہ اگر کھا رہا ہے تو اس کی فکر نبی کریم ﷺ کے متعلق ہے پی رہا ہے تو بھی، جھگڑ رہا ہے تو بھی، سو رہا ہے تو بھی۔

کیا حضورؐ کی ذات میں مشغولیت کسی حیلہ یا کسب سے ہے؟

میں نے پوچھا کیا یہ اس کی فکر کا نبی کریم ﷺ کی ذات میں مشغول ہونا کسی حیلے اور بندے کے کسب سے ہے؟

تو آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اگر یہ توجہ کسی حیلے اور بندے کے کسب سے ہوتو اس کا جب کوئی مصروفیت یا کوئی کام واقع ہو تو غفلت ہو جائے گی بلکہ یہ اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔ اور یہ حالت اس پر متعین ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر آدمی اس حالت کے دور کرنے کی کوشش کرے تو دور نہیں کرسکتا اسی وجہ سے اس حالت کو اس کے کام کاج اور مصروفیات بھی دور نہیں کرسکتیں پس انسان کا باطن نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتا ہے اور ظاہر لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ لوگوں کے ساتھ بات کرتا ہے بغیر ارادہ کے، کھاتا ہے بغیر ارادہ کے، اور جو کام اس سے دیکھنے میں آتے ہیں وہ ان کو کرتا ہے بغیر ارادہ کے کیونکہ اعتبار دل کا ہے پس جب آدمی ایک مدت تک اسی حالت میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے نبی کریم اور رسول عظیم کا مشاہدہ کراتا ہے اور اس فکر کی مدت مختلف ہے بعض کو ایک مہینہ اور بعض کو اس سے کم اور بعض کو مہینے سے زیادہ مدت لگتی ہے۔

بیداری میں مشاہدہ نبوی کیلئے ولی میں کتنی طاقت ہوتی ہے

سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کا بیداری میں مشاہدہ بہت بڑی چیز ہے پس اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے کو قوت نہ دے تو وہ آپ کو دیکھنے کی قوت نہ دے۔

پس اگر ہم فرض کریں کہ ایک قوی ہیکل عظیم الجثہ آدمی ہے اس میں چالیس آدمیوں کی قوت ہے اور ان میں سے ہر ایک آدمی میں اتنی قوت ہے کہ وہ اپنی شجاعت اور بہادری سے شیر کا کان اینٹھ لیتا ہے پھر ہم فرض کریں کہ جناب نبی کریم ﷺ اس طاقت ور آدمی کے سامنے لائیں تو اس کا جگر پھٹ جائے گا اور اس کا جسم پگھل جائے گا اور اس کی روح نکل جائے گی اور یہ سب حضور پاک ﷺ کو عظمت اور سطوت کی وجہ سے ہی ہوگا۔

مشاہدہ نبوی کی لذت

اور اس عظیم سطوت کے باوجود اس مشاہدۂ شریفہ میں وہ لذت رکھی گئی ہے جس کی کیفیت کو نہ بیان کیا جا سکتا ہے اور نہ شمار حتیٰ کہ یہ لذت مشاہدہ کرنے والوں کے نزدیک جنت میں داخل ہونے سے بھی افضل ہے وہ اس لئے کہ جو جنت میں داخل ہوگا اس کو جنت کی تمام نعمتیں نہیں ملیں گی بلکہ ہر ایک کو اس کے درجے کی مخصوص نعمتیں ملیں گی بخلاف نبی کریم ﷺ کے مشاہدہ شریف کے جب کسی کو یہ حاصل ہوتا ہے تو اس کی ذات کو اہل جنت کی تمام نعمتوں کی ہر قسم کی حلاوت پہنچتی ہے اور یہ اس لذت کے حق میں بہت کم ہے جس کے نور پاک سے جنت کو پیدا کیا گیا ہے۔

شیخ عبدالعزیز دباغؒ حضورؐ کو دیکھ کر جواب دے رہے تھے

کتاب الابریز کے مولف فرماتے ہیں میں شمائل ترمذی اور اس کی شروحات دیکھ رہا تھا جب شارحین نے آپ کا رنگ، طوالت جسم، طوالت شعر، اور چال ڈھال اور دیگر احوال میں اختلاف کیا تو میں اپنے شیخ سیدی عبدالعزیز دباغؒ کے پاس چلا گیا اور حقیقت حال کا سوال کیا اور آپ مجھے اس طرح سے جواب دیتے تھے جس طرح سے کوئی حضور ﷺ کو دیکھنے والا بتا رہا ہو۔

حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنے کی تعبیرات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کی بعض تعبیرات تو سابقہ صفحات میں گزر چکی ہیں اور مستقل طور پر کچھ ایسی تعبیرات کا ذکر کیا جارہا ہے جن کا ذکر پہلے نہیں ہوا۔

کتاب **تعطیر الانام فی تعبیر المنام** میں سیدی عبدالغنی نابلسیؒ فرماتے ہیں:

شیطان خواب میں کسی کے سامنے کسی بھی نبی کی شکل اختیار کر کے نہیں آ سکتا نہ حضور ﷺ کی نہ دیگر انبیاء کرام کی اور نہ اللہ تعالیٰ کی نہ آیات مبارکہ کی نہ فرشتوں کی پس جس نے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھا اس کے حالات بہتر ہوئے جائیں گے اگر غمگین ہوگا غم دور ہوگا اگر قید میں ہوگا تو آزاد ہوگا اگر حضور ﷺ کو کسی ایسی جگہ دیکھا جائے جہاں بندش ہو یا مہنگائی ہو تو فراخی ہوگی اور چیزوں کی قیمتیں کم ہوں گی اور اگر مظلوم ہوں گے تو مدد ہوگی اور اگر خوفزدہ ہوں گے تو امن ملے گا۔ جس طرح سے حضور ﷺ کی شکل وصورت احادیث میں آئی ہے اگر کوئی اسی صورت میں حضور ﷺ کی زیارت کرے گا تو یہ دیکھنے والے کے دین اور دنیا میں عافیت کی بشارت ہے اور جس نے حضور ﷺ کو اپنی طرف آتے ہوئے یا اس کو تعلیم دیتے ہوئے یا پیچھے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا یا کسی راستے میں دیکھا یا آپ نے اس کو کوئی اچھی چیز کھلائی یا کوئی عمدہ لباس پہنایا یا کوئی وعدہ فرمایا یا اچھی دعا دی تو اس کے دل کی صفائی اور اس کی ذاتی حیثیت کے بقدر اس کو حصہ ملے گا۔ اور اگر یہ خواب دیکھنے والا بادشاہی کا اہل ہوگا تو بادشاہ بنے گا اور اپنے زمانے کا عادل حق کا حکمران بنے گا نیکی کا حکم

دے گا اور گناہ سے روکے گا، اور اگر دیکھنے والا عالم ہوگا تو اپنے علم پر عمل کرے گا اور اگر عابد ہوگا تو اہل کرامات کے مراتب تک پہنچے گا اور گناہ گار ہوگا تو توبہ کرے گا اور اللہ کی طرف متوجہ ہوگا اور اگر کافر ہوگا تو ہدایت پائے گا اور کبھی اپنے ارادے کے مطابق علم یا قراءت یا اپنے باطن کی تعمیر کے مرتبے کو پہنچے گا۔ اگر دیکھنے والا خوفزدہ ہوتو حکمران سے امن پائے گا۔

اور اس کو ایسا سفارشی ملے گا جس کی سفارش قبول ہوگی کیونکہ حضور صاحب شفاعت ہیں اور اگر دیکھنے والا بدعت اور گمراہی میں ہوتو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے بارے میں خدا سے ڈرے خصوصا اس وقت جب وہ حضور کو اپنے سے منہ موڑنے والا دیکھے۔

اور کبھی دیکھنے والے پر فرحت کی بشارت ہوتی ہے۔ اور آپ کی زیارت اپنی دلیل کے مضبوط ہونے اور گفتگو کے سچے ہونے اور وعدے کے وفا ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

اور کبھی زیارت کرنے والا اپنے گھر والوں سے ایسا فائدہ حاصل کرتا ہے کہ ویسا فائدہ دوسرے لوگ اپنے گھر والوں سے اور رشتہ داروں سے حاصل نہیں کر سکتے۔

اور کبھی اپنے رشتہ داروں سے حسد دشمنی اور بغض حاصل ہوتا ہے اور کبھی وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہوتا ہے اور اپنے وطن والوں سے کسی دوسرے علاقے میں منتقل ہو جاتا ہے۔

اور کبھی دیکھنے والے کو اپنے ماں باپ سے محرومی حاصل ہوتی ہے (کیونکہ بچپن میں یتیم ہو گئے تھے)۔ اور کبھی زیارت کرامات کے اظہار پر دلالت کرتی ہے کیونکہ ہرنی نے آپ کو سلام کیا تھا اور اونٹ نے آپ کی قدم بوسی کی تھی اور آپ کو آسمان کی طرف معراج بھی ہوئی اور آپ سے بکری کی دستی نے کلام کیا

تھا۔ اور درخت آپ کی طرف دوڑتے ہوئے آئے تھے۔

اور اگر دیکھنے والا آنکھوں کا ڈاکٹر ہے تو اس کا فن ایسے درجے پر پہنچے گا کہ کوئی اس درجے کو نہیں پہنچے گا کیونکہ حضور ﷺ نے حضرت قتادہؓ کی آنکھ کو واپس اس کی آنکھ پر جوڑ دیا تھا (جب ان کی آنکھ کا ڈھیلا چہرے سے باہر نکل آیا تھا اور آپ نے اس کو اس کی جگہ پر جوڑ دیا تھا اور وہ پہلے سے بھی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ انور) اور اگر دیکھنے والا سفر میں ہو اور لوگ پیاسے مر رہے ہوں تو آپ کی زیارت بارش اور رحمت کے اترنے پر دلالت کرے گی کیونکہ جب پانی نہیں تھا اس وقت حضور کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے تھے۔

سی طرح سے اگر لوگ مشقت اور قحط میں ہوں تو آپ کی زیارت سے ایسی جگہ سے فراخی اور برکت ملے گی جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتے ہوں گے۔

اور اگر آپ کو کوئی عورت دیکھے تو وہ بڑے مرتبے اور نیک شہرت، پاکدامنی اپنی حفاظت کے مرتبے کو پہنچے گی

اور کبھی اس دیکھنے والی عورت پر سوکنیں بھی آسکتی ہیں اور کبھی دیکھنے والی عورت کو نیک نسل ملے گی اور اگر دیکھنے والی مالدار ہو تو وہ اپنے مال کو اللہ کی اطاعت میں خرچ کرے گی۔

حضور ﷺ کی خواب میں زیارت اذیت پر صبر کرنے پر دلالت کرتی ہے اور اگر یتیم آپ کی زیارت کرے تو بڑے مرتبے کو پہنچے گا اور اگر بے وطن آدمی دیکھے تو اس کی بھی یہی تعبیر ہے۔

اور اگر دیکھنے والا ایسا طبیب ہے جو لوگوں کا علاج کرتا ہے تو لوگ اس کی طب سے نفع پائیں گے۔

اور کبھی آپ کی زیارت مؤمنین کی مدد اور کافروں کی تباہی پر دلالت کرتی ہے خصوصاً اس وقت جب دیکھنے والا حضور ﷺ کی زیارت کے ساتھ صحابہؓ کو

بھی دیکھے۔اور اگر کوئی مقروض حضور ﷺ کی زیارت کرے تو اس کا قرضہ ادا ہوگا۔اور اگر کوئی مریض آپ کی زیارت کرے تو شفاء پائے گا اور اگر ایسا شخص حضور ﷺ کی زیارت کرے جس نے حج نہیں کیا ہے تو وہ حج کرے گا۔اور اگر لڑنے والا حضور ﷺ کو دیکھے تو اللہ اس کی مدد کرے گا۔اور اگر امتحان میں پڑا ہوا کوئی شخص دیکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی کفایت کریں گے۔اور اگر حضور ﷺ کو کسی بنجر زمین میں دیکھا جائے تو وہ سر سبز ہوگی۔اگر حضور ﷺ اپنی اصلی حالت میں نظر آئیں تو اور اگر کوئی حضور پاک ﷺ کو لاغر، دبلا، بدلے ہوئے رنگ میں دیکھے یا بعض اعضاء میں ناقص دیکھے تو یہ خواب اس جگہ میں دین کی کمزوری اور بدعت کے ظاہر ہونے پر دلالت کرے گا۔اسی طرح سے اگر کسی نے حضور ﷺ پر بوسیدہ لباس دیکھا تو اس کی بھی یہی تعبیر ہے۔اور اگر کوئی دیکھے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کا محبت میں خفیہ طور پر خون پیا ہے تو وہ جہاد میں شہید ہوگا۔اور اگر دیکھا کہ آپ کا خون لوگوں کے سامنے پیا ہے تو اس پر دلیل ہے کہ وہ منافق ہے اور حضور ﷺ کے اہل بیت کی مذمت کرتا ہے اور ان کے قتل میں معاون ہے۔
اور اگر آپ ﷺ کی زیارت سواری کی حالت میں کی ہے تو وہ سواری پر جا کر حضور ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کرے گا اور اگر آپ کو پیدل چلتے ہوئے دیکھا تو یہ حضور ﷺ کی طرف پیدل زیارت کے لئے جائے گا۔اور اگر آپ کو کھڑے ہوئے دیکھا تو اس کا معاملہ درست ہوگا۔اور اس کے وقت کے حکمران کا معاملہ بھی صحیح ہوگا۔اور اگر آپ کو وفات کی حالت میں دیکھا تو اس کی نسل سے کوئی شریف آدمی فوت ہوگا۔اور اگر جنازہ دیکھا تو اس علاقہ میں بڑی مصیبت پیدا ہوگی۔اور اگر اس نے دیکھا کہ میں آپ ﷺ کے جنازہ کو قبر کی طرف لے جا رہا ہوں تو دیکھنے والا بدعت کی طرف مائل ہوگا۔اور اگر اس نے آپ ﷺ کی قبر شریف کو دیکھا تو اس کو بہت زیادہ مال ملے گا۔

اور اگر دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کا بیٹا ہے جبکہ وہ حضور ﷺ کی نسل میں سے نہیں ہے تو وہ ایمان اور یقین سے خالی ہو جائے گا۔ ایک آدمی کا حضور ﷺ کی زیارت کرنا خواب میں زیارت کرنے والے کیلئے خاص نہیں ہے بلکہ تمام مسلمانوں کو وہ برکت حاصل ہوگی۔ اور اگر نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے دنیا کا کچھ سامان دیا یا کھانے کی یا پینے کی چیز دی یہ اچھا خواب ہے جس قدر حضور ﷺ نے دیا۔ اور اگر آپ نے اس کو کوئی ہلکی پھلکی چیز دی مثلاً تربوز وغیرہ تو وہ کسی مشکل کام سے نجات پائے گا لیکن اس کو اس کام میں اذیت اور مشکل پہنچے گی۔

اور اگر دیکھا حضور ﷺ کے اعضاء میں سے کوئی عضو دیکھنے والے کے پاس ہے جس نے اس کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے تو یہ دلیل ہے کہ وہ حضور ﷺ کی شریعت میں بدعت کو اختیار کر رہا ہے۔ اور جس نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضور ﷺ کی صورت میں تبدیل ہو گیا یا آپ کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا پہنا ہے یا حضور پاک ﷺ کو اس نے اپنی انگوٹھی یا تلوار دی ہے پس اگر وہ ملک کا طالب ہے تو اس کو ملک ملے گا تو زمین اس کی اس کے سامنے سرنگوں ہوگی۔ اور اگر دیکھنے والا کمزوری اور کسمپرسی کی حالت میں ہے تو اللہ اس کو عزت دیں گے، اگر علم کا طالب ہے تو اس کو اس کی مراد ملے گی اور اگر فقیر ہے تو غنی ہوگا اور غیر شادی شدہ ہے تو اس کی شادی ہوگی۔

اور اگر کسی نے حضور ﷺ کو ویران گھر میں دیکھا تو وہ آپ ﷺ کی برکت سے آباد ہوگا۔ اور اگر کسی نے آپ کو مکان کے اندر بیٹھے ہوئے دیکھا تو اس مکان میں کوئی نشانی اور کوئی عبرت ہوگی اور کسی نے حضور ﷺ کو کسی جگہ اذان دیتے ہوئے دیکھا تو وہ جگہ سرسبز و آباد ہوگی اور اس میں لوگوں کی کثرت ہوگی۔ اور اگر آپ کو کسی جگہ نماز کی اقامت کہتے اور نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو

مسلمانوں کے درمیان میں جو اختلاف ہو رہا ہو گا اس میں اتفاق ہو جائے گا۔

اور جس نے حضور ﷺ کو سرمہ لگاتے ہوئے دیکھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ دیکھنے والے کو حکم دے رہے ہیں کہ وہ اپنے دین کو درست کر لے اور حضور ﷺ کی احادیث سیکھے۔ اور اگر کسی حاملہ عورت نے حضور ﷺ کی زیارت کی یا اس کے خاوند نے حضور ﷺ کی زیارت کی تو اس عورت کے حمل میں بیٹا ہو گا۔

اور جس نے حضور ﷺ کو حسن میں زائد حسن والا دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی دینداری میں اضافے کی دلیل ہے اور جس نے حضور ﷺ کی داڑھی مبارک کو سیاہ دیکھا جس میں کوئی بال سفید نہیں تھا تو وہ خوشی اور بہت بڑی تازگی پائے گا۔ اور جس نے حضور ﷺ کو بڑھاپے کی حالت میں دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی قوت حالت اور اس کے دشمنوں پر مدد پر دلالت کرتا ہے۔۔

اور اگر حضور ﷺ کو ان کے جسم سے بڑے جسم میں دیکھا تو بادشاہ وقت کی ریاست اور سلطنت بڑھے گی اور اگر حضور ﷺ کی گردن مبارک کو موٹا دیکھا تو بادشاہ سلامت اپنے لشکریوں کے وزیروں میں سخاوت کرے گا۔

اور اگر حضور پاک ﷺ کے پیٹ مبارک کو خالی دیکھا تو یہ دلیل ہے کہ خزانہ خالی ہو گا اور اس میں مال نہیں ہو گا۔ اور اگر کسی نے حضور پاک ﷺ کی دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا ہوا دیکھا تو بادشاہ وقت لوگوں کو ان کی روزینے نہیں دے گا اور خواب دیکھنے والا نہ حج کرے گا اور نہ جہاد کرے گا اور نہ اپنے گھر والوں پر خرچ کرے گا۔ اور اگر کسی نے حضور ﷺ کے بائیں ہاتھ کو بند حالت میں دیکھا تو وقت کا حکمران اپنے فوجیوں کے روزینے کو اور جہاد کے اموال اور صدقات کو روک لے گا اور یہ خواب دیکھنے والا زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اور مانگنے والے کو بھی نہیں دے گا۔ اور اگر کسی نے حضور ﷺ کی ہاتھ کی انگلیوں کو کھلا ہوا

دیکھا تو بادشاہ وقت لوگوں کو روزینے دے گا اور ایسا خواب دیکھنے والا حج کرے گا اور جہاد کرے گا۔ اور اگر حضور ﷺ کے ہاتھ کو دیکھا کہ اس کی انگلیاں اس کی ہتھیلی کے ساتھ گھٹی ہوئی ہیں تو بادشاہ کے کام منجمد ہو جائیں گے اور غم پہنچے گا اور خواب دیکھنے والے کا بھی یہی حال ہوگا۔

اور جس نے حضور ﷺ کی ران مبارک کو بڑا اور خوبصورت ترین اور بہت زیادہ بالوں والی حالت میں دیکھا تو اس کے خاندان کے لوگ اپنی کثرت اور مال پر قوت حاصل کریں گے۔ اور اگر کسی نے آپ کی پنڈلیوں کو طویل دیکھا تو بادشاہ وقت کی عمر طویل ہوگی۔

اور جس نے حضور ﷺ کو لشکر میں دیکھا کہ آپ نے ہتھیار باندھے ہوئے ہیں اور لشکر کے لوگ ہنس رہے اور حیران ہو رہے ہیں تو مسلمانوں کا لشکر اس سال شکست کھائے گا۔ اور اگر آپ کو معمولی سے لشکر مین اور تھوڑے سے اسلحہ میں دیکھا تو ان لشکریوں پر ذلت اور عاجزی ظاہر ہوگی۔

اور جس نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے اپنے سر اور داڑھی کو کنگھا کر رہے ہیں تو یہ خواب دیکھنے والے کے غم کے زائل ہونے کی دلیل ہے۔ اور اگر حضور پاک ﷺ کو ان کی مسجد میں دیکھا یا ان کے حرم یا ان کے مشہور مکان میں دیکھا تو دیکھنے والا قوت اور عزت پائے گا۔ اور اگر کسی نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ صحابہ کرامؓ کے درمیان برادرانہ تعلق قائم کر رہے ہیں تو دیکھنے والا علم اور سمجھ پائے گا۔ اور جس نے حضور ﷺ کی قبر شریف کو دیکھا تو وہ مالدار اور غنی ہوگا اور اگر تاجر ہوگا تو اس کی تجارت میں نفع ہوگا اور اگر قید میں ہوگا تو خلاصی پائے گا۔

اور جس نے دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کا باپ ہے تو اس کا دین بگڑ جائے گا اور اس کا یقین کمزور ہوگا۔ اگر کسی نے دیکھا کہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک اس کی ماں ہے تو اس کے ایمان میں اضافہ ہوگا۔ اور اگر دیکھا کہ نبی

کریم ﷺ کے پیچھے چل رہا ہے تو وہ متبع سنت ہوگا۔ اور جس نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملے کو دیکھ رہے ہیں تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اس کو اس کی بیوی کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دے رہے ہیں۔

اور جس نے دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھا رہا ہے تو حضور ﷺ کو اس مال کی زکوٰۃ دینے کا حکم دے رہے ہیں۔ اور جس نے حضور ﷺ کو تنہا کھاتے ہوئے دیکھا تو خواب دیکھنے والا مانگنے والے کو نہیں دیتا اور صدقہ بھی نہیں کرتا تو حضور ﷺ اس کو صدقہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ اور اگر نبی کریم ﷺ کو بغیر جوتیوں کے دیکھا تو وہ با جماعت نماز پڑھنے کا تارک ہے حضور ﷺ اس کو با جماعت نماز پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں۔ اور جس نے حضور ﷺ کو موزے پہنے ہوئے دیکھا تو حضور ﷺ اس کو جہاد فی سبیل اللہ کا حکم دے رہے ہیں۔

اور جس نے حضور پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس سے مصافحہ کر رہے ہیں تو وہ حضور ﷺ کی سنت کا پیروکار ہے۔ اور جس نے دیکھا کہ اس کا خون حضور ﷺ کے خون میں ملا ہوا ہے تو وہ کسی شریف گھرانے میں رشتہ دے گا یا علماء کے گھرانے میں رشتہ دے گا۔

اور اگر نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اس کو سبزیوں میں سے کوئی چیز دی ہے تو وہ غم سے نجات پائے گا۔ اور اگر حضور پاک ﷺ نے اس کو ایسی چیز دی جس کی مختلف قسمیں آپ ﷺ کو پسند تھیں جیسے نیم پختہ کھجور اور شہد تو یہ دیکھنے والا قرآن کا حافظ ہوگا اور جتنی مقدار میں دی ہے اتنا اسے علم حاصل ہوگا۔

اور جس نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا تو دیکھنے والا نیکی کا حکم کرے گا اور گناہوں سے روکے گا۔ اور جس نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو کوئی چیز دی ہے تو لینے والا علم کو حاصل کرے گا اور حق کی پیروی کرے گا اور

اگر اس نے وہ چیز حضور کو لوٹا دی تو یہ شخص بدعت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے جناب نبی کریم ﷺ کو طویل جوان کی شکل میں دیکھا تو یہ شخص لوگوں میں فتنہ بنے گا اور قتل ہو جائے گا۔

اور اگر حضور ﷺ کو بوڑھے کی شکل میں دیکھا تو لوگ عافیت میں رہیں گے۔ اور اگر حضور ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ گندم گوں رنگ میں ہیں تو وہ بچپنے کی حرکتوں کو چھوڑ دے گا اور تو اس کے دل میں توبہ کی خواہش پیدا ہوگی۔ اور اگر آپ ﷺ کو گورے رنگ میں دیکھا تو وہ اللہ کے سامنے توبہ کرے گا اور اس کا عمل اچھا ہوگا اور سیدھے راستہ پر چلے گا۔

اور اگر کسی نے دیکھا کہ حضور ﷺ اسے ڈانٹ رہے ہیں یا اس سے جھگڑ رہے ہیں یا اس پر اپنی آواز بلند کر رہے ہیں تو یہ بدعت ہے جو اس نے دین میں ایجاد کر دی ہے۔ اور جس نے دیکھا کہ حضور ﷺ اس کی طرف آ رہے ہیں تو غور کرنا چاہئے کہ وہ حضور ﷺ سے کیا چیز روایت کر رہا ہے اس کو تحقیق کر کے روایت کرے۔ اور جس نے دیکھا کہ حضور ﷺ کسی جگہ فوت ہوئے ہیں تو اس جگہ سنت مردہ ہوگی۔ (تعطیر الانام فی تعبیر المنام)

جو حضور ﷺ کو ان کی اصل صورت میں نہ دیکھے؟

کتاب "العقد النفیس" سیدی احمد بن ادریس کے فرامین کا مجموعہ ہے اس میں لکھا ہے کہ:

آپ سے پوچھا گیا کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو آپ کی مشہور و معروف صورت کے علاوہ میں دیکھے تو کیا اس کا خواب سچا ہے یا نہیں؟

آپ نے جواب میں فرمایا اس کا خواب سچا ہے کیونکہ جو نبی کریم ﷺ کو دیکھتا ہے تو اس کا خواب صحیح ہے چاہے وہ حضور ﷺ کو ان کی اصلی صورت میں

نہ دیکھے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت دحیہ الکلبیؓ کی صورت میں تشریف لاتے تھے پس آئینے میں تمہاری صورت کا عکس ہوتا ہے اگر تم اچھے ہو گے تو اچھی شکل دیکھو گے اگر بدصورت ہو گے تو بری شکل دیکھو گے اسی طرح سے جس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اس نے اپنے عمل کے بقدر دیکھا جتنا اس کو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اور مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔

اور اگر خواب دیکھنے والے کو حضورؐ نے کسی کام کا حکم دیا یا کسی چیز سے روکا اگر وہ حضورؐ ہی کی صورت تھی تو آپ کا دیکھنے والے کو نیند میں حکم دینا ایسے ہے جیسے حضورؐ نے اس کو بیداری میں حکم دیا ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس کی پیروی کرے، اسی طرح سے اگر آپ نے اس کو کسی چیز سے منع کیا تو وہ اس کے کرنے سے رک جائے۔ (اگر حضورؐ کا حکم اور ممانعت شریعت کے احکام کے موافق دیکھے تو اور اگر موافق نہ دیکھے تو وہ اس حکم یا نہی پر عمل نہ کرے کیونکہ دیکھنے والا جو چیز خواب میں دیکھ رہا ہے اس کو اچھی طرح یاد نہیں رکھ سکتا)۔ اور اگر حضورؐ کو آپ کی معروف صورت میں نہ دیکھا تو خلاف شرع خواب کی اتباع نہ کرے۔

تمباکو کے متعلق خواب

آپ نے مذکورہ کتاب کے ایک اور مقام میں فرمایا مجھے اس شخص نے بتایا ہے جس کی خبر پر مجھے اعتماد ہے اور میں اس کے سچے ہونے میں شک نہیں کرتا انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! تمباکو حلال ہے یا حرام؟ تو آپ حضرت عائشہؓ کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ وہ آپ کی ایک طرف موجود تھیں آپ نے فرمایا اگر یہ بھی تمباکو کو پی لیتی تو میں اس کے بھی تین دن قریب نہ جاتا۔ خواب دیکھنے والا کہتا ہے کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ

میں حضور ﷺ سے عرض کروں کہ شریعت میں بھی اس کی حرمت آئی ہے؟ اگر آئی ہے تو حدیث میں کس جگہ؟ لیکن میں اس سوال کو اسی وقت بھول گیا۔

سیدی احمد بن ادریسؒ فرماتے ہیں تم اس تمباکو میں غور کرو اگر اس کو ام المومنین حضرت عائشہؓ بھی پی لیتیں تو حضور ﷺ ان کے بھی قریب نہ جاتے تو یہ کتنی بڑی مصیبت ہے جو اس تمباکو کے پینے سے لائق ہوئی کہ حضور ﷺ اپنی زوجہ محترمہ کے پاس بھی نہ جائیں۔ اور تمباکو کے حرام ہونے کی اس سے بڑی کیا وعید ہوسکتی ہے جبکہ جو نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھتا ہے تو وہ سچ دیکھتا ہے۔

تمباکو (یعنی سگریٹ، حقہ، سگار، نشوار، گٹکا، افیم، چرس، بھنگ، ہیروئن، نشے کی انجکشن، گولیاں) استعمال کرنے والے اس خواب اور حضور ﷺ کی تنبیہ سے عبرت حاصل کریں۔ (امداذ اللہ انور)

جس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا گویا کہ اس نے آپ کو بیداری میں دیکھا اور سلامتی تو اسی کے لئے ہے جو ہدایت کی اتباع کرے۔

سیدی احمد بن ادریس فرماتے ہیں کہ سگریٹ وغیرہ کی خرید و فروخت سے جو پیسہ حاصل ہو اس کا بھی یہی حکم ہے اسی کی مثل حضور ﷺ کا فرمان ہے:

لعن الله اليهود ان الله حرم عليهم الشحوم فباعوها وأكلوا اثمانها وان الله اذا حرم على قوم اكل شيء حرم عليهم ثمنه. (مسند احمد، ابوداود)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر (حلال جانوروں کی) چربی کو حرام کیا تھا تو انہوں نے اس چربی کو بیچا اور اس کے پیسے کھانے شروع کر دیئے۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کوئی چیز حرام کرتے ہیں تو ان پر اس کی قیمت کو بھی حرام کر دیتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت زکریا انصاریؒ نے رسالہ قشیریہ کی شرح میں لکھا ہے کہ

حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کے خواب کے صحیح ہونے کی نشانی یہ ہے کہ جو بات وہ حضور ﷺ سے سنتا ہے وہ شریعت کے خلاف نہ ہو اور علماء تعبیر کے نزدیک اس کی صحیح تعبیر ہو سکے اھ

خواب میں حضور ﷺ کو دیکھنے والا جہنم سے محفوظ

امام ابوسعد الواعظ نیشا پوریؒ جو کتاب شرف المصطفیٰ کے مصنف ہیں اپنی کتاب التعبیر میں اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ تک روایت کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

من رآنی فی المنام فکانما رآنی فی الیقظة فان الشیطان لا یتمثل بی.

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا بیشک شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے حضرت ابوقتادہؓ نے عرض کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من رآنی فقد رای الحق.

ترجمہ: جس نے مجھے (خواب میں) دیکھا اس نے سچا خواب دیکھا۔

امام ابوسعد نے اپنی سند سے حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من رانی فی المنام فلن یدخل النار.

ترجمہ: جس نے خواب میں میری زیارت کی وہ جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔

امام ابوسعد نے اپنی سند سے حضرت سعید بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لن یدخل النار من رآنی فی المنام۔

ترجمہ: وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس نے خواب میں میری زیارت کی ہوگی۔

حضرت ابوسعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا پس مبارک ہو اس کو جس نے حضور ﷺ کی اپنی زندگی میں زیارت کی اور آپؐ کی پیروی کی اور اس کو بھی مبارک ہو جو حضور ﷺ کی زیارت خواب میں کرتا ہے۔

کیونکہ اگر کوئی مقروض شخص حضور ﷺ کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا قرضہ اتار دے گا۔ اور اگر کوئی مریض آپ ﷺ کی زیارت کرے گا تو اللہ اس کو شفا عطا فرمائیں گے اور اگر کوئی جنگ میں لڑنے والا آپؐ کی زیارت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔ اور اگر کسی ایسے شخص نے حضور ﷺ کی زیارت کی جس نے پہلے حج نہیں کیا تو وہ بیت اللہ کا حج کرے گا اور اگر بنجر زمین میں آپ کو دیکھا گیا تو وہ زمین سرسبز کھیت والی ہو جائے گی۔ اور اگر کسی ایسی جگہ آپ کو دیکھا گیا جہاں ظلم پھیلا ہوا ہے تو ظلم کی جگہ عدل وانصاف قائم ہوگا اور اگر خوف کی جگہ دیکھا گیا تو وہاں کے لوگوں کو امن ملے گا۔

حضورؐ کی زیارت سے بہرا پن ختم ہو گیا

امام ابوسعد نیشاپوری اپنی کتاب التعبیر میں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن علی بن محمد البغدادی سے سنا جبکہ حضرت علی ابن طالبؓ بھی اس مجلس میں موجود تھے فرمایا کہ ابن ابی طیب الفقیر فرماتے ہیں کہ مجھے دس سال بہرا پن کی بیماری لاحق رہی پھر میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور قبر اطہر اور منبر نبوی کے درمیان سو گیا اور میں نے جناب نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی کا فرمان ہے کہ من سأل لی الوسیلۃ وجبت

لـہ شفاعتی. جو میرے لئے وسیلہ کے مقام کے حاصل ہونے کی دعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گی حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں عافیت دے میں نے ایسے نہیں فرمایا تھا بلکہ میں نے یوں فرمایا تھا

من سأل لي الوسيلة من عند الله وجبت له شفاعتي.

ترجمہ: جس نے میرے لئے اللہ تعالیٰ سے (مقام) وسیلہ کی دعا کی تو اس کے لئے میری شفاعت لازم ہو گئی۔

حضرت ابن ابی طیب الفقیر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ عافاک اللہ اللہ تمہیں عافیت دے آپ کے اس فرمان سے میرا ابہرا پن ختم ہو گیا۔

خواب میں حضور ﷺ کی دی ہوئی روٹی بیداری میں بھی باقی تھی

حضرت ابو سعد الواعظ النیشا پوری فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن الجلاء نے بیان کیا کہ میں مدینۃ الرسول ﷺ میں داخل ہوا مجھے فاقہ لاحق تھا تو میں جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر اطہر کی طرف چلا گیا آپ کو سلام عرض کیا اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں کو بھی اللہ ان پر اپنی رضا نازل فرمائے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے فاقہ ہے جبکہ میں آپ کا مہمان ہوں پھر میں وہاں سے ہٹ کر قبر اقدس کے قریب سو گیا تو جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں اٹھ بیٹھا آپ نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی میں نے اس کا کچھ حصہ کھایا تھا پھر آنکھ کھل گئی تو روٹی کا باقی حصہ میرے ہاتھ میں باقی تھا۔

حضور ﷺ کے فرمانے سے زبان بند بھی ہوئی اور کھل بھی گئی

امام ابو سعد ہی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الوفاء القاری الہروی فرماتے ہیں میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو خواب میں فرغانہ شہر میں ۳۶۰ھ میں دیکھا میں بادشاہ کے سامنے کچھ پڑھتا تھا وہ سنتے نہیں تھے اور آپس میں باتیں کرتے تھے تو

میں اپنے گھر کی طرف غمگین ہو کر لوٹا اور اسی حالت میں سو گیا تو میں نے جناب نبی کریم ﷺ کی زیارت کی گویا کہ آپ کا رنگ متغیر ہے آپ نے مجھے فرمایا کیا تم قرآن جو اللہ عزوجل کا کلام ہے اس کو ایسے لوگوں کے سامنے پڑھتے ہو جو آپس میں باتیں کرتے ہیں اور تمہاری تلاوت نہیں سنتے تم اس کے بعد نہیں پڑھو گے مگر جب اللہ چاہے گا تو میں بیدار ہوا تو چار مہینے میری زبان بند رہی اور جب میرا کوئی کام ہوتا تو میں وہ کاغذ پر لکھ کر دیتا تھا۔ تو میرے پاس علماء حدیث اور علماء فقہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ تم کچھ عرصے کے بعد بات چیت کرو گے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا الا ما شاء اللہ ''مگر جب اللہ چاہے گا'' تو میں چار مہینے کے بعد اسی جگہ سو گیا جہاں میں پہلی دفعہ سویا تھا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ کا چہرہ چمک رہا تھا اور مجھے فرمایا تم نے توبہ کر لی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا جو توبہ کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے تم اپنی زبان نکالو پھر حضور ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کو میری زبان پر پھیرا اور فرمایا جب تم کچھ لوگوں کے پاس ہو اور اللہ کی کتاب پڑھو تو تم اپنے پڑھنے کے وقت فکر کرو کہ وہ اللہ کے کلام کو سنیں پھر میری آنکھ کھل گئی اور میری زبان بھی چل پڑی الحمد للہ۔

خواب میں علاج کی تلقین

امام ابو سعد ہی فرماتے ہیں ایک خوشحال آدمی بیمار ہوا اس نے جناب نبی کریم ﷺ کی ایک رات زیارت کی گویا کہ حضور ﷺ اس کو فرما رہے ہیں اپنی بیماری سے عافیت چاہتے ہو تو تم لا اور لا استعمال کرو تو جب وہ دولت مند بیدار ہوا تو اس نے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ و رحمہ اللہ کے پاس دس ہزار درہم بھیجے اور کہا کہ ان کو آپ اللہ والوں میں تقسیم کر دیں اور خواب کی تعبیر بھی

پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے فرمان لا اور لا کا مطلب الزیتونۃ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ.(النور:۳۵)

چنانچہ اس امیر نے زیتون سے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو عافیت عطا فرمائی کیونکہ حضور ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا اور اس نے اپنے خواب کی تعظیم کی تھی۔

ایک تنگدست کی تنگدستی دور ہوگئی

امام ابوسعد ہی فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ایک آدمی کے خواب میں حضور ﷺ تشریف لائے تو اس نے اپنی تنگ حالی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم علی بن عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ اور اس کو کہو تجھے اتنا کچھ دیدے جس سے تمہارا کام ہو جائے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی نشانی بتا دیں آپ نے فرمایا اس کو یہ نشانی بتا دینا کہ تم نے مجھے وادی بطحاء میں زمین کی اونچی جگہ پر دیکھا تھا تو تم اپنی سواری سے اتر کر میرے پاس آئے تھے اور میں نے فرمایا تھا کہ تم اپنی جگہ چلے جاؤ علی بن عیسیٰ کا قصہ یہ ہے کہ اس کو معزول کر دیا گیا تھا پھر دوبارہ اس کو وزارت مل گئی تھی۔

جب اس آدمی کی آنکھ کھلی تو یہ علی بن عیسیٰ کے پاس آیا جبکہ وہ اس دن وزیر تھا۔ اور اپنا قصہ بیان کیا تو وزیر نے کہا تم نے سچ کہا اور اس کو چار سو دینار (سونے کے سکے اور اشرفیاں دیں) اور کہا کہ ان دیناروں سے تم اپنا قرضہ ادا کرو اور اس کو چار سو دینار اور دیئے اور کہا یہ اپنے پاس بطور سرمایہ کے رکھو جب یہ خرچ کر لو تو پھر میرے پاس آ جانا۔

امام ابوسعد ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام مرادک تھا بصرہ کا رہنے والا تھا طیلسانی کپڑے بیچتا تھا وہ کہتا ہے کہ میں نے اہواز کے ایک حکمران کو ایک قیمتی لباس بیچا اور اس کے پاس پیسے وصول کرنے کے لئے آتا جاتا رہا تو

اس نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیں۔ لیکن اس کی ہیبت کی وجہ سے میں اس کو گالیوں کا جواب نہ دے سکا اور واپس لوٹ آیا غمگین تو تھا ہی اور رات کو اسی حالت میں سو گیا تو رات کو نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! فلانے نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دی ہیں آپؐ نے فرمایا اس کو میرے سامنے پیش کرو تو میں نے اس کو پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا اس کو لٹا دو تو میں نے اس کو لٹا دیا آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ذبح کر دو تو اس کو ذبح کرنا میری آنکھوں میں بڑی بات معلوم ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کو ذبح کر دوں؟ فرمایا اس کو ذبح کر دو، تین مرتبہ حضور ﷺ نے یہ جملہ فرمایا تو میں نے اس کے حلق پر چھری چلادی اور ذبح کر دیا جب صبح ہوئی تو میں اس کی طرف چلا کہ اس کو نصیحت کروں اور بتاؤں کہ میں نے حضور ﷺ سے تمہارے خلاف کیا ردعمل دیکھا ہے چنانچہ میں چل پڑا جب اس کے گھر تک پہنچا تو میں نے ایک ہنگامہ سنا لوگ کہہ رہے تھے کہ وہ مر گیا ہے۔

ایک ہولناک خواب اور اس کی عجیب تعبیر

حضرت ابن سیرین کے پاس ایک آدمی غمگین ہو کر آیا جس کی دینداری میں کسی قسم کی تہمت نہیں لگائی جا سکتی تھی اس نے بتایا کہ میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا گویا کہ میں نے اپنا پاؤں حضور ﷺ کے چہرے پر رکھ دیا تو حضرت ابن سیرین نے فرمایا کیا تم گزشتہ رات اپنے موزے پہن کر سوئے تھے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا ان موزوں کو اتارو تو اس نے ان کو اتارا تو اس کے دو پاؤں میں سے ایک پاؤں کے نیچے ایک درہم تھا جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

یہاں تک ابوسعد الواعظ کی تحریر ختم ہوئی۔ (امداد اللہ انور)

حضور ﷺ کی زیارت کے مختلف احکام

دنیا میں زیارت کن آنکھوں سے ہوگی

عارف باللہ سیدی شیخ عبدالغنی نابلسیؒ نے اپنی کتاب " شرح الصلوات سیدی عبدالقادر جیلانی " میں شیخ جیلانیؒ کی عبارت " واتحفنا بمشاھدتہ" کی شرح میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کی زیارت دنیا میں ان آنکھوں سے حاصل کی تھی۔

اور شیخ جلال الدین سیوطیؒ کا اس مضمون میں ایک رسالہ ہے جس کا نام "انارة الحلک فی جواز رؤیة النبی والملک" ہے۔

سیدی محمود کردیؒ کا حضورؐ کی زیارت کرنا

شیخ عبدالغنی نابلسیؒ نے فرمایا کہ میں رمضان مبارک میں سنہ ۱۱۰۵ میں مدینہ شریف میں ٹھہرا تھا اس سال میری امام ہمام فاضل کامل عامل عالم سید محمود الکردیؒ سے ملاقات ہوئی تھی میں ان کے پاس باب حجرۂ نبویہ کے نزدیک بیٹھا تھا آپ مجھے بیان کیا کرتے تھے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی بیداری میں زیارت کی ہے اور آپ کے ساتھ گفتگو کی ہے اور کبھی حضور ﷺ کے حجرۂ مبارکہ کی طرف جاتے تھے تو ان سے کہا جاتا تھا کہ حضور اقدس ﷺ اپنے چچا حضرت حمزہؓ کی زیارت کے لئے گئے ہیں اور اس طرح سے شیخ کردیؒ نے بہت سے اپنے واقعات بیان کئے جوان کے اور جناب نبی کریم ﷺ کے درمیان بیداری

کی حالت میں واقع ہوئے تھے اور میں ان سب کو تسلیم کرتا ہوں اور ان کی تصدیق کرتا ہوں کیونکہ شیخ کردیؒ علماء صادقین میں سے تھے حتیٰ کہ انہوں نے ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے شہر میں میری ضافت کی اور مجھے اپنی ایک تفسیر دکھائی جو انہوں نے آٹھ جلدوں میں ترتیب دی تھی اور ایک کتاب میں نے ان کی جناب نبی کریم ﷺ پر درود شریف کے بارے میں بھی دیکھی ہے اور وہ ایسے ہے جیسے **دلائل الخیرات** ہے بلکہ اس سے بھی بڑی ہے۔

اس کے بعد شیخ عبدالغنی نابلسیؒ نے حافظ ابن حجر ہیثمیؒ کی "**شرح همزیه**" کی عبارت نقل کی اور اس کے بعد فرمایا کہ یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے اور نہ ہی کوئی غریب قصہ ہے بلکہ اموات کی ارواح مطلقاً نہیں مرتیں اور نہ ہی ہمیشہ کے لئے موت کی حالت میں ہوتی ہیں بلکہ یہ مٹی کے عنصری اجسام سے جدا ہو جاتی ہیں اور اپنی اپنی صورتیں اختیار کر لیتی ہیں جس طرح سے روح الامین جبرائیلؑ ایک دیہاتی کی شکل میں ظاہر ہوئے تھے اور کئی مرتبہ حضرت دحیہ کلبیؓ کی صورت میں آئے تھے جیسا کہ احادیث صحیحہ میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے جب یہ بات عام لوگوں کی ارواح کے متعلق ہے جن کی ارواح کو کسی جگہ مقید نہیں کیا جاتا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ

ترجمہ: ہر شخص اپنے کئے ہوئے کاموں میں پھنسا ہوا ہے۔

علامہ جندیؒ نے "شرح فصوص" میں ذکر کیا ہے کہ شیخ اکبر (ابن عربی) قدس اللہ سرہ اپنی وفات کے بعد اپنے گھر میں اپنی ام ولد کی زیارت کے لئے آتے تھے اور اس سے پوچھتے تھے تمہارا کیا حال ہے اور وہ اپنا حال بیان کرتی تھیں اور ابن عربی کی ام ولد کی سچائی میں بھی کوئی شک نہیں ہے پس تمہارا ارواح انبیاء اور مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کیا خیال ہے موت ارواح

کے ختم ہونے کا نام نہیں ہے اگر چہ ارواح مٹی ہو جائیں اور قبر کا سوال بھی حق ہے اور اسی طرح سے اس کی نعمتیں اور عذاب بھی اہل سنت والجماعت کے مذہب میں حق ہے اور سوال اور نعمت اور عذاب عالم برزخ میں ہوتا ہے نہ کہ عالم دنیا میں اور عالم برزخ کا دروازہ قبر ہے اور قبور میں اموات کے اجسام ہوتے ہیں کیونکہ قبریں عالم دنیا میں ہیں اور اموات کی روحیں عالم برزخ میں حیات امر یہ کے ساتھ زندہ ہیں اگر چہ اجسام دنیا میں اپنی ارواح کے ساتھ زندہ تھے پھر جب ارواح اجسام میں تصرف سے ہٹا دی گئیں تو اجسام مر گئے اور ارواح اپنی حیات کے ساتھ جیسا کہ پہلے تھیں زندہ رہیں اور موت ایک جہان سے دوسرے جہان کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے اور وہ ارواح جن کو مقید نہیں کیا گیا وہ عالم برزخ میں اپنے اعمال کے مطابق چلتی پھرتی ہیں یہ اپنی صورت اجسام میں اور اپنے لباس میں ہوتی ہیں اور جس کے لئے اللہ چاہے دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ انبیاء اور اولیاء اور صالحین عباد اللہ کی ارواح کا حال ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ کسی مؤمن ۔کے لئے درست نہیں کہ وہ اس میں شک کرے کیونکہ اس کی بنیاد قواعد اسلام اور اصول احکام پر ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کر سکتا مگر بدعتی گمراہ وہ شخص جو اپنی ظاہری عقل پر اور اپنی سمجھ پر اڑا ہوا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

(فائدہ از مؤلف):۔علماء کرام قبر میں اجسام کے ساتھ ارواح کے تعلق کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں بعض علماء کا خیال یہی ہے ۔ اور بعض علماء ارواح کا اجسام سے تعلق مانتے ہیں اور اس تعلق کو اتنا قوی مانتے ہیں کہ اس کی وجہ سے قبر ارضی میں عذاب وثواب جو جسم کو حاصل ہوتا ہے اس کو تسلیم کرتے ہیں اور بعض علماء ارواح کو اجسام کے اندر داخل اور اجسام کو زندہ مان کر ان کے عذاب وثواب کے قائل ہیں۔(انور)

شیخ عارف سیدی عبدالغنی نابلسیؒ نے "صلوات محمدیہ للشیخ محی الدین ابن عربی" کی شرح کے اخیر میں ان کے قول "وعلی الہ ال الشہود و العرفان واصحابہ ﷺ" پر لکھا ہے کہ اصحابہ صاحب کی جمع ہے ہر وہ شخص جس نے نبی کریم ﷺ سے ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو اور آخر وقت تک ایمان کی حالت میں رہا ہو اور اسی پر فوت ہوا ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ کی زیارت اہل کمال فی الایمان کے لئے باقی ہے جو اہل صدق اور ایقان میں سے ہوں اور میں ان میں سے ایک ایسے شخص سے ملا ہوں جو علماء کاملین میں سے تھے انہوں نے حضور ﷺ کی زیارت اور آپ کے پاس بیداری میں بیٹھنے کی اطلاع کی تھی اور میں مدینہ طیبہ میں حرم نبوی میں ان کے پاس بیٹھا ہوں اور یہ ۱۱۰۵ کا رمضان المبارک تھا اور یہ شیخ باب حجرۂ شریفہ کے پاس حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور اپنے ان واقعات کی اطلاع کی جو حضور ﷺ کے ساتھ وقوع پذیر ہوئے تھے اور میں ان سب چیزوں کی باطنی طور پر تصدیق کرتا ہوں یہ مجھ سے محبت کرتے تھے اور میں ان سے محبت کرتا تھا انہوں نے میری اپنے گھر میں ایک مرتبہ دعوت بھی کی تھی اور میں نے ان کے پاس افطار کیا تھا ایک مرتبہ انہوں نے مجھے اپنی قرآن پاک کی ایک تفسیر دکھائی تھی جو کئی جلدوں پر مشتمل تھی اور یہ علماء کبار میں سے تھے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

شیخ محمود کردیؒ کی تین کتابیں

شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی فرماتے ہیں کہ شیخ محمود کردیؒ مذکور کی تین کتابیں مجھے دستیاب ہوئیں ایک درود شریف کے بارے میں تھی جس کا حجم "دلائل الخیرات" کے برابر تھا اور اس کا نام "ادل الخیرات" تھا اور دوسری کتاب کا حجم بھی اتنا ہی تھا اور نام اس کا "الباقیات الصالحات فی فضل

الصلاۃ علی النبی ﷺ وغیرھا من الاذکار" تھا اور تیسری کتاب کا نام " الکفایۃ" تھا جس میں صبح شام کے حدیث میں مذکور اذکار کا ذکر کیا تھا اور انہوں نے اپنی کتاب "الباقیات الصالحات" میں یہ بات لکھی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے حجرہ شریفہ کے باہر سے سلام عرض کیا تھا تو حضور ﷺ نے ان کو سلام کا جواب دیا تھا اور ایسے ہی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے جناب سیدنا حمزہؓ کی قبر شریف پر سلام عرض کیا تو انہوں نے بھی مجھے جواب دیا تھا اور اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ان کو "صاحب الید الطویل" کا نام دیا تھا یہ نہیں ذکر کیا کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کی تھی یا بیداری میں اور یہ جو "صاحب الید الطویل" کا لفظ ہے اسی طرح سے کتاب میں لکھا ہوا ہے ہوسکتا ہے کہ کتابت میں غلطی ہوئی ہو اور اصل لفظ "صاحب الید الطولی" ہو۔

اور "اَدل الخیرات" میں یہ بھی لکھا ہے کہ میری ملاقات سیدنا خضر سے بھی ہوئی ہے میں نے ان کو مسجد نبوی میں دیکھا ہے اور مصافحہ کیا ہے اور دعا کی درخواست بھی کی ہے۔

حضورؐ اپنے جسم اور روح کے ساتھ حیات ہیں

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب "تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک" میں علماء کرام کی نقول اور احادیث شریفہ میں خواب اور بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت کے امکان پر علماء کی نقول اور احادیث کے استیعاب کے بعد لکھا ہے کہ ان مجموعہ نقول سے اور احادیث سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے جسد مبارک اور روح مبارک کے ساتھ زندہ ہیں اور زمین کے اطراف میں اور ملکوت میں جہاں چاہیں جاتے ہیں اور

آپ کی وہی حالت ہوتی ہے جس پر آپ اپنی وفات سے پہلے تھے آپ کی حالت میں سے کوئی حالت نہیں بدلی اور وہ آنکھوں سے اسی طرح سے غائب ہیں جس طرح سے فرشتے غائب ہیں باوجودیکہ فرشتے بھی اپنے اجسام کے ساتھ زندہ ہیں پس جب اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں حضور ﷺ کی زیارت کا شرف عطا فرمائیں اس کے سامنے سے پردہ ہٹا دیتے ہیں اور وہ شخص حضور ﷺ کو اس حالت میں دیکھ لیتا ہے جس حالت میں آپ تھے اور اس میں کوئی مانع نہیں اور اس کا بھی کوئی داعی نہیں کہ حضور ﷺ کی مثالی زیارت کے ساتھ اس دیکھنے کو خاص کرے۔

حضورؐ کیلئے علوی اور سفلی جہان کیسے سامنے ہیں

علامہ حلبیؒ نے علامہ سیوطیؒ کی اس کتاب کی شرح میں لکھا ہے کہ عقلی دلائل میں بھی یہ بات جائز ہے کہ حضور ﷺ کے لئے علوی اور سفلی جہانوں کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح سے سامنے کر دیا جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو حضرت عزرائیلؑ کے سامنے کر دیا ہے۔

جیسا کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ ان دو آدمیوں کی روح کو کیسے قبض کرتے ہیں جن کی موت آگئی ہو باوجود اس کے کہ ایک ان میں سے مشرق بعید میں ہو اور دوسرا مغرب بعید میں؟

تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ایک پیالے کی طرح میرے سامنے کر دیا ہے جیسے کھانے والے کے سامنے پیالہ ہوتا ہے میں جہاں سے چاہتا ہوں وہاں سے اس کی روح نکال لیتا ہوں۔

برزخ کا معاملہ کسی چیز پر قیاس نہ کرو

اور علامہ حلبیؒ نے یہ دلیل بھی بیان کی ہے کہ برزخ کا معاملہ کسی دوسری چیز

پر قیاس نہ کیا جائے کیا تم قبر میں سوال کرنے والے دونوں فرشتوں کی طرف نہیں دیکھتے باوجود اس کے کہ ان کا جسم بہت وسیع وعریض ہوتا ہے پھر بھی وہ قبر جیسی تنگ ترین جگہ میں کس طرح سے آجاتے ہیں اور کس طرح سے چلے جاتے ہیں اور کس طرح سے دو مختلف میتوں یا کئی اموات سے ایک ہی وقت میں مختلف مقامات پر سوال کرتے ہیں۔ جبکہ ایک مشرق بعید میں ہوتا ہے اور دوسرا ان میں مغرب میں ہوتا ہے اور کس طرح سے لحد کے ایک کونے سے وہ اپنی انگلی سے قبر کو پھاڑ کر جنت کی طرف یا جہنم کی طرف ایک طاقچہ بنا دیتا ہے باوجود اس کے کہ جنت سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہے اور جہنم نمکین سمندر کے نیچے تو اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو وہ کچھ عطا کر دیں جو کچھ منکر نکیرین اور ملک الموت کو عطا کیا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ یہ فرشتے حضور ﷺ سے مرتبے میں کم ہیں۔

حضرت عبدالعزیز دیرینیؒ کا مقام محبت نبوی

علامہ حلبیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہمیں ولی عارف سیدی عبدالعزیز دیرینیؒ کے متعلق یہ حکایت پہنچی ہے کہ جب دیرین میں دیگر مشائخ نے ان کے ساتھ الجھاؤ پیدا کیا اور ان کے ساتھ مختلف علاقوں کے بڑے بڑے بزرگوں کی آراء بھی آپ کے خلاف ہو گئیں تو آپ نے جمعہ کی نماز کے بعد کا وقت طے کیا کہ یہ اشراف سید اپنے دادا نبی کریم ﷺ کو پکاریں اور میں بھی حضور ﷺ کو ندا کروں گا جس کو نبی کریم ﷺ نے جواب دے دیا حق اس کے ساتھ ہوگا چنانچہ اس بات پر بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور سیدی عبدالعزیزؒ نے اکابر کو کہا کہ تم آگے ہو جاؤ اور پکارو چنانچہ ایک ایک کر کے سب نے پکارا اے میرے دادا یا رسول اللہ! لیکن کسی کو بھی حضور ﷺ کی طرف سے جواب نہ آیا اس کے بعد

عارف سیدی عبدالعزیز دیریٰؒ آگے بڑھے اور کہا یا سیدی یا رسول اللہ تو لوگوں نے اسی وقت لبیک یا عبدالعزیز کے لفظ سنے تو کچھ لوگوں نے کہا جو پہلی صف سیدی عبدالعزیز کے ساتھ متصل تھی کہ اس نے تو یہ آواز سنی ہے لیکن سیدی عبدالعزیز کے پیچھے جو باقی صفیں ہیں انہوں نے اس کو نہیں سنا تو سیدی عبدالعزیزؒ نے دوبارہ پکارا تو تین مرتبہ لبیک یا عبدالعزیز کے لفظ سنے گئے۔

مردوں کی اپنی قبروں میں حالت

شیخ حلبیؒ نے لکھا ہے کہ یہ بات ثابت ہے کہ مؤمنین کی ارواح کو اجازت ہے کہ وہ جنت میں اور آسمانوں میں سیر کرتی ہیں اور اپنے ان قبور کی طرف بھی آتی ہیں کہ اپنے اجساد کو کبھی کبھی دیکھیں اور پہلے آسمان کے قریب اپنی قبور کے بالمقابل بھی پہنچتی ہیں اور مؤمن اپنی قبر پر آنے والے کو پہچانتا ہے اور سلام کرنے والے کو بھی پہچانتا ہے اور اس کو سلام کا جواب بھی دیتا ہے جب ممکن ہو اور جب اس کو اجازت ہو اور کسی اور طرف مشغول نہ ہو تو، اور یہ پہچان جمعہ کی رات سے ہفتے کی صبح تک بڑھتی چلی جاتی ہے اور اولیاء اور اصفیاء اس معاملے میں عام انسان سے بڑھے ہوئے ہیں اور علماء عاملین اور شہداء اور صحابہ اور اہل بیت اور قرابت دار اس میں اور زیادہ قوی ہیں اور انبیاء کرام دنیا جہان میں اپنے وجود اور ارواح کے ساتھ چلتے ہیں اور حج کرتے ہیں اور عمرہ کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ان کو اس کی اجازت دیتے ہیں اور ان کا یہ حج اور عمرہ ایسے ہے جیسے زندگی میں ہوتا تھا۔ (انتہیٰ کلام الحلبی)

ایک عجیب حکایت

جناب نبی کریم ﷺ کی روحانیت کے ساتھ ملاقات کی ایک حکایت وہ بھی ہے جس کو سیدی عبدالرحمٰن العیدروس نے اپنی شرح میں جو سیدی احمد

البدویؒ کے درودوں پر لکھی ہے جس کا نام ''الزھر الباسم'' لسیدی عبدالقادر العید روس ہے۔

آپ فرماتے ہیں شیخ کبیر العارف باللہ تعالیٰ محمد بن احمد البلخی قدس سرہ نے فرمایا کہ میں بلخ سے بغداد کی طرف سفر کر کے گیا جبکہ میں جوان تھا تا کہ میں شیخ عبدالقادر العیدروس کی زیارت کروں پس میں جب ان کے پاس پہنچا تو آپ اپنے مدرسہ میں عصر کی نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ انہوں نے مجھے اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا جب انہوں نے سلام پھیرا تو لوگ ان کو سلام کرنے کے لئے جمع ہونے لگے میں بھی آگے بڑھ گیا اور مصافحہ کیا تو آپ نے میرا ہاتھ تھاما اور میری طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور فرمایا مرحبا اے بلخی! اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تیرے مقام کو دیکھ لیا ہے اور تیری نیت کو جانتا ہے تو ان کی یہ بات میرے زخموں کا علاج اور میری بیماری کی شفاء تھی میری آنکھیں بہنے لگیں اور ہیبت اور خوف سے میرے پٹھے کانپنے لگے اور میرا دل شوق اور محبت میں دھڑکنے لگا اور مخلوقات سے میرے نفس کو وحشت ہونے لگی اور میں نے اپنے دل میں ایسا معاملہ دیکھا کہ میں اس کو اچھی طرح تعبیر نہیں کر سکتا اور یہ معاملہ بڑھتا گیا اور قوت پاتا گیا اور میں اس پر غلبہ پانے لگا ایک رات میں اپنے ورد کے لئے کھڑا ہوا یہ رات اندھیری تھی میرے دل سے میرے لئے دو شخص ظاہر ہوئے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں پیالہ تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں پوشاک تھی مجھے کہا گیا یہ پوشاک والے حضرت علی ابن ابی طالبؓ ہیں اور یہ دوسرے مقرب فرشتوں میں سے ایک ہیں اور یہ شراب محبت کا پیالہ ہے اور یہ رضا کی پوشاکوں میں سے ایک پوشاک ہے پھر مجھے یہ پوشاک پہنا دی اور پیالے والے نے مجھے پیالہ تھما دیا تو اس کے نور سے مشرق اور مغرب چمک اٹھے جب میں نے اس کو پیا تو غیوب کے بہت سے اسرار اور اولیاء اللہ تعالیٰ کے

بہت سے مقامات ظاہر ہو گئے چنانچہ جو مقامات میں نے دیکھے اس کے راز میں عقلوں کے اقدام ڈگمگاتے ہیں اور اس کے حال میں افکار کے افہام لغزش کھاتے ہیں اور اس کی ہیبت سے اولیاء کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور اس کی بصیرتوں میں سرائر کے اسرار پھسل جاتے ہیں اور اس کے انوار کی شعاعوں سے بصائر کی آنکھیں دہشت زدہ ہو جاتی ہیں نہ وہاں تک کروبین اور روحانیین اور مقربین فرشتوں کی جماعت پہنچ سکتی ہے مگر اس کا ظہور اس کے لئے ہے جو اس مقام کی قدر و عظمت کے مقابلے میں جھک جاتا ہے۔

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے جس کو شیخ سیدی علامہ احمد النفر اویؒ نے اپنی شرح کے اخیر میں ابن ابی زید قیروانیؒ کے رسالہ میں لکھا ہے:

دور سے لوگ حضورؐ کو کیسے دیکھتے ہیں

فرماتے ہیں حضور ﷺ کی زیارت خواب اور بیداری میں باالتفاق محدثین درست ہے اس میں انہوں نے اختلاف کیا ہے کہ دیکھنے والا کیا حضور ﷺ کی ذات کو حقیقتاً دیکھتا ہے یا مثال کی حکایت کرتا ہے اور اس کو دیکھتا ہے پہلے مذہب کی طرف بھی ایک علماء کی جماعت گئی ہے اور دوسرے مذہب کو امام غزالیؒ، اور امام قرافیؒ اور امام رافعیؒ اور دوسرے علماء نے اختیار کیا ہے۔

پہلے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ ہدایت کے سراج اور رہنمائی کے نور اور معارف کے سورج کو دیکھنا ایسے ہے جیسے کوئی شخص روشنی اور دیا اور سورج کو دور سے دیکھے اور دیکھی جانے والی چیز سورج کا جسم ہے جو اس کے اعراض کے ساتھ نظر آتا ہے اسی طرح سے نبی کریم ﷺ کا بدن مبارک ہے جو آپ کی قبر شریف سے جدا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کے سامنے سے پردے ہٹا دیتے ہیں اور موانع زائل کر دیتے ہیں حتیٰ کہ دیکھنے والا آپ کو دیکھ سکتا ہے

اگر چہ مشرق میں ہو یا مغرب میں ہو یا پردے شفاف کر دیئے جاتے ہیں کہ دیکھنے والے کے لئے رکاوٹ نہیں بنتے اور جس مسلک اور مذہب کو امام قرافی نے معتبر مانا ہے وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنا ایک جزوی ادراک ہے جس کے لئے نیند کی آفت دل کے سامنے حائل نہیں ہوتی پس یہ بصیرت کی آنکھ سے دیکھتا ہے نہ کہ بصر کی آنکھ سے اس دلیل سے کہ حضور ﷺ کو نابینا شخص بھی خواب میں دیکھتا ہے پھر اس کے بعد سیدی ابراہیم الرشید نے بعض سابقہ حوالے اکابرین اسلام کے نقل کئے ہیں جن کو علامہ سیوطیؒ اور دیگر حضرات نقل کر چکے ہیں اور ان کا دوبارہ نقل کرنا لازم نہیں ہے۔

زیارت نبوی کے وظائف

پہلا طریقہ

امام ابوالقاسم السبکی نے اپنی کتاب "الدر المنظم فی المولد المعظم" میں جناب نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی علی روح محمد فی الارواح و علی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور رانی فی منامه ومن رانی فی منامه رانی فی القیامة ومن رانی فی القیامة شفعت له ومن شفعت له شرب من حوضی و حرم الله جسده علی النار.

ترجمہ: جس نے یوں درود پڑھا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ. تو وہ خواب میں میری زیارت کرے گا اور جس نے خواب میں میری زیارت کی وہ مجھے قیامت کے دن دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اس کے لئے شفاعت کروں گا اور جس کے لئے میں شفاعت کروں گا وہ میرے حوض سے پیئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کردے گا۔

فائدہ:۔ اس درود شریف کا ترجمہ یہ ہے:

اے اللہ! درود بھیج جناب نبی کریم ﷺ کی روح پر ارواح میں اور آپ کے جسم پر اجسام میں اور آپ کی قبر پر قبور میں۔

دوسرا طریقہ

حضرت شیخ شمس الدین العبدوسیؒ سے مروی ہے انہوں فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی لیٹنے کی جگہ پر جا کر پڑھے گا اور پھر "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" (پوری سورت) اور پھر معوذتین (یعنی آخری دو سورتیں) تین تین بار پڑھے گا اور اس کے بعد کوئی بات نہیں کرے گا تو وہ نبی کریم ﷺ کو دیکھ لے گا اور وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ اَبَداً ، وَاَنْمٰی بَرَکَاتِکَ سَرْمَدًا، وَاَزْکٰی تَحِیَّاتِکَ فَضْلًا وَّ عَدَداً، عَلٰی اَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْاِنْسَانِیَّۃِ وَالْجَانِیَّۃِ، وَ مَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْاِیْمَانِیَّۃِ وَ مَظْھَرِ التَّجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَۃِ، وَ مَھْبَطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِیَّۃِ، وَاسِطَۃَ عِقْدِ النَّبِیِّیْنَ ، وَ مُقَدَّمَ جَیْشِ الْمُرْسَلِیْنَ، وَقَائِدَ رَکْبِ الْاَنْبِیَاءِ الْمُکَرَّمِیْنَ، وَاَفْضَلَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ، حَامِلَ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰی، وَمَا لِکَ اَزِمَّۃِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰی، شَاھِدَ اَسْرَارِ الْاَزَلِ، وَ مُشَاھِدَ اَنْوَارِ السَّوابِقِ الْاَوَّلِ وَ تَرْجُمَانَ لِسَانِ الْقِدَمِ ، وَ مَنْبَعَ الْعِلْمِ وَالْحِکَمِ، مَظْھَرَ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِیِّ وَالْکُلِّیِ، وَ اِنْسَانَ عَیْنِ الْوُجُودِ الْعَلْوِیِّ وَ السِّفْلِیِّ، رُوْحَ جَسَدِ الْکَوْنَیْنِ، وَ عَیْنَ حَیَاۃِ الدَّارَیْنِ، اَلْمُتَحَقِّقَ بِاَعْلٰی رُتَبِ الْعُبُوْدِیَّۃِ وَالْمُتَخَلِّقَ بِاَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِیَّۃِ، الْخَلِیْلَ الْاَعْظَمَ، وَالْحَبِیْبَ الْاَکْرَمِ، سَیِّدَنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ،

وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ ، كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ، وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْراً وَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ. (مسالک الحنفاء)

ترجمہ: اے اللہ اپنی افضل ترین دائمی رحمت، ہمیشہ بڑھنے والی برکت، فضیلت اور تعداد میں پاکیزہ ترین تسلیمات انسان اور جنات کی مخلوقات میں سے افضل ترین مجمع حقائق ایمانیہ، مظہر تجلیات احسانیہ، مھبط اسرار رحمانیہ، واسطہ عِقد انبیاء، مقدم جیش المرسلین، قائد جماعت انبیاء مکرمین، تمام مخلوق سے افضل لواء عز اعلیٰ کے حامل، اونچی بزرگی کی باتوں کے مالک، شاہد اسرار ازل، مشاہد انوار سوابق اول، ترجمان لسان القدم، منبع العلم والحلم والحکم، مشہر سر جود جزی وکل، انسان عین وجود علوی وسفلی، روح جسد کونین، عین حیات دارین، عبودیت کے اعلیٰ مراتب پر فائز، مقامات اصطفائیۃ کے اخلاق سے متخلق، خلیل اعظم، حبیب اکرم، سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب اور آپ کی آل وصحابہ پر اپنی معلومات کے برابر رحمت نازل فرما، اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر بھی جب تک آپ کو یاد کرنے والے یاد کرتے ہیں اور آپ کے ذکر سے غافل غفلت میں رہیں اور کثرت سے سلام بھی اور اللہ تعالیٰ رسول اللہ کے سب صحابہ سے راضی ہو۔

فائدہ:۔ یہ درود افضل الصلوات میں سے ہے۔

سیدی احمد الصاوی سے منقول ہے کہ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے اس کو قطب عیدروس سے نقل کیا ہے جبکہ یہ تحریف ہے اور اصل لفظ قطب العبدوسی ہے جیسا کہ مسالک الحنفاء وغیرہ میں ہے اور علامہ صاویؒ فرماتے ہیں اس درود کا نام شمس الکنز الاعظم ہے جس شخص نے یہ درود پڑھا اس کا دل شیطانی وساوس سے پردے میں چلا جائے گا اور بعض اکابر فرماتے ہیں کہ یہ درود

قطب ربانی سیدی عبدالقادر جیلانیؒ کا ہے۔

جس شخص نے نماز عشاء کے بعد سورت اخلاص اور آخری دو سورتوں کو تین تین مرتبہ پڑھا اور پھر یہی الفاظ درود پاک کے جناب نبی کریم ﷺ پر پڑھے تو وہ خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے گا۔

پھر یہی درود میں نے کنوز الاسرار میں کچھ اضافے کے ساتھ دیکھا ہے اور انہوں نے یہاں **مسالک الحنفاء** کی عبارت کو بھی نقل کیا ہے۔

اور شیخ سیدی عبدالوہاب شعرانیؒ نے اپنی کتاب "**الطبقات الوسطی**" میں اپنے شیخ شیخ نورالدین الشونیؒ کے حالات میں لکھا ہے چنانچہ شیخ عبدالوہاب شعرانی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو آپ کی وفات کے کئی سال بعد خواب میں دیکھا وہ مجھے فرمارہے تھے کہ مجھے شیخ سیدی عبداللہ العبدوسی کا درود شریف تو سکھا دیں میں نے آخرت میں اس ایک درود کا ثواب دوسرے درودوں کے مقابلے میں دس ہزار گنا زیادہ پایا ہے یہ میں دنیا میں نہیں پڑھ سکا تھا اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ مجھے سکھانا چاہتے ہیں کہ میں یہ درود پڑھوں نہ کہ وہ خود مجھ سے سیکھنا چاہتے ہیں۔

شیخ مصنف **کنوز الاسرار** نے اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اس درود کا نام امام سیدی یحییٰ المقدسی نے "**الکنز الاعظم**" رکھا ہے۔

تیسرا طریقہ

جو شخص چاہے کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھوں تو اس کو چاہئے کہ یہ درود پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

كما تحب و ترضى له.

ترجمہ: اے اللہ جناب نبی کریم ﷺ پر ایسی رحمت فرما جیسا کہ تو نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ کے لئے رحمت کی طلب کریں اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمت فرما جیسا کہ وہ اس کے اہل ہیں اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر رحمت فرما جیسا کہ تو پسند کرتا اور آپ کے لئے چاہتا ہے۔

فائدہ:۔ جس شخص نے یہ درود طاق عدد میں پڑھا تو وہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھ لے گا اور اس کو چاہیے کہ درود کے ساتھ ان الفاظ کا بھی اضافہ کرے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ.

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج جناب نبی کریم ﷺ کی روح پر ارواح میں اور آپ کے جسم پر اجسام میں اور آپ کی قبر پر قبور میں۔

چوتھا طریقہ

امام قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مجموعوں میں دیکھا ہے کہ جو شخص سورت المزمل اور سورت الکوثر پڑھنے کی عادت بنالے گا وہ حضور ﷺ کی زیارت کرے گا۔

پانچواں طریقہ

امام یافعیؒ فرماتے ہیں جو شخص چاہتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے تو اس کو چاہئے کہ ہر ماہ کی پہلی شب جمعہ کو غسل کرے اور عشاء کی نماز پڑھے پھر بارہ رکعات ادا کرے اور ہر رکعات میں سورت الفاتحہ اور سورت المزمل پڑھے پھر سلام کے بعد حضور علیہ السلام پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف

پڑھے اور سو جائے تو وہ خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت کرے گا۔

اور ایک نسخہ میں اس کا بھی اضافہ ہے کہ غسل کرنے کے بعد وضو کرے اور مہینے کی پہلی رات کے بعد یہ بھی اضافہ ہے کہ سفید اور پاک کپڑے پہنے اور ہر دو رکعات پر سلام پھیرے اور ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ہزار مرتبہ استغفار کرے پھر طہارت پر سو جائے وہ حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھے گا اور اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔

اور ایک نسخے میں اس کا بھی اضافہ ہے اور اس طریقے کی اطلاع اس شخص کو کی جائے جس میں اس کی صلاحیت ہو وہ کہتا ہوں کہ صاحب کتاب الحدائق نے صاحب احکام القرآن کے حوالے سے کنوز الاسرار میں اس اضافے کے بغیر اس بات کو نقل کیا ہے یعنی کہ صلاحیت ہو یا نہ ہو اگر بتا دیا جائے تو ان شاء اللہ حضور علیہ السلام کی زیارت ہو گی۔

چھٹا طریقہ

بعض اکابر فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات کو چار رکعات پڑھے اور پہلی رکعات میں سورت الفاتحہ اور سورت اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ تین مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعات میں سورت الفاتحہ اور سورت اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا تین مرتبہ پڑھے اور تیسری رکعات میں سورت الفاتحہ اور اس کے بعد سورت الکافرون تین مرتبہ پڑھے اور چوتھی رکعات میں سورت الفاتحہ اور اس کے بعد سورت الاخلاص تین مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد آخری دو سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھے پھر سلام پھیرے اور قبلے کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور نبی کریم ﷺ پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے اور وہ یوں پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ مُحَمَّدٍ .

اے اللہ نبی امی حضرت محمد ﷺ پر رحمت بھیج۔

ان شاء اللہ وہ خواب میں پہلے جمعہ میں نبی پاک ﷺ کی زیارت کرے گا یا دوسرے جمعہ میں یا تیسرے میں۔

امام قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ آخری بات شیخ بہاؤ الدین الحنفی امام العینیہ کی تحریر میں دیکھی ہے۔

ساتواں طریقہ

امام قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ اسی طرح سے شیخ بہاؤ الدین الحنفیؒ کی تحریر سے میں نے لکھا ہے کہ جو شخص سورت اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ کسی بھی رات میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا پھر جناب نبی کریم ﷺ پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھے گا اور پھر سو جائے گا تو خواب میں جناب نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے گا۔

اور جو شخص اس سورت کو لکھے گا اور اپنے اوپر لٹکائے گا تو یہ دشمنوں سے اس کے لئے بہت بڑی رکاوٹ کا سبب بنے گی اور اللہ تعالیٰ ان پر اس کی مدد کرے گا اور اس کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

آٹھواں طریقہ

امام جعفر صادقؒ کی کتاب "منافع القرآن" میں ہے کہ جو شخص سورت الکوثر کو رات کی اس نماز کے بعد پڑھے گا جس کو اس نے نصف لیل میں پڑھا تھا اور وہ رات بھی جمعہ کی تھی اور سورت کوثر پڑھنے کی تعداد ایک ہزار تھی تو وہ خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے گا۔

فائدہ:۔ اس سورت کے متعلق "کنوز الاسرار" کے مصنف نے لکھا ہے کہ جو شخص اس سورت کو عشاء کے بعد شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا

اور پھر نبی کریم ﷺ پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو نبی کریم ﷺ کی زیارت کرادیں تو اللہ تعالیٰ اس کو نبی کریم ﷺ کی زیارت کرائیں گے۔

اس کے بعد علامہ قسطلانیؒ نے یہ فائدہ التیمی کے حوالے سے اضافے کے ساتھ نقل کیا جس کو میں نے کنوز الاسرار سے نقل کیا ہے۔

نواں طریقہ

بعض اکابرؒ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص مغرب کی نماز پڑھے اس کے بعد دو دو رکعات کر کے نفل ادا کرے اور ہر رکعات میں سورت الفاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورت الاخلاص پڑھے پھر جب سلام پھیرے تو سجدہ کرے اس سجدہ میں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ سات مرتبہ ادا کرے اور حضور علیہ السلام پر سات مرتبہ یہ درود پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ.

(اے اللہ! جناب نبی امی محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر رحمت بھیج اور سلام بھیج)۔

پھر کہے یَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ سات مرتبہ۔ اسی طرح سے ہر دو رکعت میں کرے یہاں تک کہ عشاء کا وقت داخل ہو جائے پھر عشاء کی نماز پڑھے اور نماز کے بعد یوں کہے صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ. ہزار مرتبہ اور اپنی دائیں کروٹ سو جائے اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا رہے حتیٰ کہ نیند آجائے تو وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرے گا۔

دسواں طریقہ

جو شخص چاہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ چار رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھے اور اس

کے بعد سورت و الضحیٰ اور سورت الم نشرح اور سورت القدر اور سورت الزلزال پڑھتا رہے۔ پھر جب وہ نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے اور نبی کریم ﷺ پر ستر مرتبہ درود پڑھے پھر سلام پھیرے اور کسی سے بات نہ کرے حتی کہ نیند غالب ہو جائے تو وہ حضور علیہ السلام کی زیارت کرے گا۔

گیارہواں طریقہ

دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورت الفاتحہ پڑھے اور "قل ھو اللہ احد" دو سو مرتبہ پڑھے پھر جب نماز سے فارغ ہو تو تین مرتبہ "یا اللہ، یا رَحْمٰنُ، یَا مُحْسِنُ، یَا مُجْمِلُ، یَا مُنْعِمُ، یَا مُتَفَضِّلُ" پڑھے اور یہی کلمات ایک صاف اور سفید کاغذ پر لکھ کر اپنے سر کے نیچے رکھے تو وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے گا۔

علامہ سنوسیؒ اپنے مجربات میں اور علامہ ہاروشیؒ نے کنوز الاسرار میں اور علامہ بکریؒ نے شرح حزب النووی میں لکھا ہے کہ "قل ھو اللہ احد" والی سورت ہر رکعات میں سو مرتبہ پڑھنی چاہئے اور "یا متفضل" کے بعد اَرِنِی وَجْهَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہ علیہ وسلم کہنا چاہئے اور لکھنا چاہئے۔

فائدہ:۔ یعنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ان کلمات کو جب پڑھے گا تو ہر مرتبہ اَرِنِی وَجْهَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ بھی کہے گا اور جب لکھے گا تو اس میں بھی یا متفضل کے بعد یہ لفظ لکھے گا۔

بارہواں طریقہ

جب مغرب کی نماز پڑھ لے تو کھڑے ہو کر عشاء کی نماز پڑھ بغیر اس کے کہ کسی سے بات کرے اور ہر دو رکعات کے درمیان سلام پھیرے اور ہر رکعات میں سورت الفاتحہ ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد تین مرتبہ پڑھ پھر جب عشاء

کی نماز پڑھ لے تو اپنے گھر کی طرف چلا جا اور کسی سے بات نہ کر اور جب سونا چاہے تو دو رکعت ادا کر اس میں ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھ اور قل ھو اللہ احد سات مرتبہ پڑھ اور جب سلام پھیر لے تو سلام کے بعد سجدہ کر اور سجدے میں سات مرتبہ استغفار کر یعنی "اَستَغفِرُ اللهَ الَّذِی لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ" پڑھ اور جناب نبی کریم ﷺ پر سات مرتبہ درود پڑھ۔

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا" اور پھر سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. سات مرتبہ پڑھ پھر سجدے سے اپنا سر اٹھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ اور اپنے ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا یَا اللهُ یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَارَبِّ یَا اللهُ یَا اللهُ یَا اللهُ پھر کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر وہی کلمات ایک مرتبہ کہہ جو تو نے بیٹھ کر کہے تھے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کر اور نبی کریم ﷺ پر جتنا ہو سکے درود پڑھ پھر اپنے بستر میں داخل ہو جا اور اپنی دائیں کروٹ سو جا ان شاء اللہ نبی علیہ السلام کی زیارت کرے گا۔

تیرہواں طریقہ

بعض اکابر کا فرمان ہے کہ جو شخص جمال نبوت کو دیکھنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے سونے کے وقت وضو کرے اور اپنے بستر پر طہارت کی حالت میں بیٹھے پھر سورت والشمس اور سورت واللیل اور سورت والتین پڑھے اور ہر سورت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ شروع کرے یہ عمل سات راتیں کرے اور جناب نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھے اور

اس دعا کو مانگتا رہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اِقْرأْ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامُ.

ترجمہ: اے اللہ! بلد حرام کے رب، حل وحرم کے رب، اور رکن اور مقام ابراہیم کے رب، حضرت محمد ﷺ کی روح پر ہماری طرف سے سلام پیش فرما۔

چودہواں طریقہ

بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی زیارت کیا کرتا تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا کہ وہ جناب نبی کریم ﷺ کے لئے سولہ ہزار مرتبہ درود پڑھتا تھا اور اس کے درود کے الفاظ یہ تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَ مِقْدَارِہٖ.

ترجمہ: اے اللہ! جناب سیدنا محمد پر رحمت بھیج اور آپ کی آل پر آپ کی پوری قدر اور مقدار کے برابر۔

پندرہواں طریقہ

جمعہ کی نماز کے سلام کے بعد سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" کہے اور جمعہ کی عصر کے بعد ایک ہزار مرتبہ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ" کہے اس کو شیخ شہاب الدین امام العینیہ نے سیدی شیخ محمد زیتون المغربی الفاسی سے روایت کیا ہے جو ہمارے شیخ کے شیخ احمد شہاب الدین زروق کے شیخ ہیں اور سیدی احمد ترجمان مغربیؒ نے اس درود کو مدینہ طیبہ میں آزمایا ہے اور صحیح ثابت ہوا ہے۔

یہ پندرہ طریقے کتاب "مسالک الحنفا الی مشارع الصلوٰۃ علی النبی المصطفی" میں موجود ہیں جن کو امام علامہ شہاب الدین احمد القسطلانیؒ نے ذکر کیا ہے اور بعض اضافات بھی ہیں جو ہم نے متعدد مقامات پر

اپنی طرف سے ذکر کر دیئے ہیں۔

سولھواں طریقہ

ہمارے شیخ حسن عدویؒ نے "دلائل الخیرات" کی شرح میں بعض عارفین سے نقل کیا ہے وہ حضرت ابوالعباس مرسیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ درود پانچ سو مرتبہ رات دن میں پڑھے گا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

تو وہ اس وقت تک فوت نہیں ہوگا جب تک کہ حضور ﷺ کو بیداری کی حالت میں نہیں دیکھ لیتا۔

فائدہ:۔ جب یہ درود نبی کریم ﷺ کو بیداری کی حالت میں دیکھنے کے لئے مفید ہے تو خواب میں دیکھنے کے لئے تو بطریق اولیٰ مفید ہے۔

(ترجمۂ درود) اے اللہ! رحمت بھیج ہمارے سردار محمد پر، جو آپ کے بندے، اور آپ کے رسول، نبی امی ہیں اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہؓ پر، اور سلامتی بھیج۔

سترہواں طریقہ

ہمارے شیخ اپنی مذکورہ شرح میں امام یافعیؒ سے ان کی کتاب "بستان الفقراء" سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے یہ بات مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

من صلی علی یوم الجمعة الف مرة بهذه الصلاة وهی "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ" فانه یریٰ ربه فی لیلته او نبیه او منزلته فی الجنة، فان لم یر فلیفعل ذلک فی جمعتین او ثلاث او خمس وفی روایة

زیادۃ "وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ"۔

ترجمہ: جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ درود پڑھے گا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ. تو وہ اس رات میں اپنے رب کو یا اپنے نبی کو یا جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھے گا۔ اگر وہ اس رات میں نہ دیکھے تو اس کو چاہئے کہ دو جمعوں میں یا تین میں یا پانچ میں یہ عمل کرے۔

اور ایک روایت میں اس کا اضافہ بھی ہے کہ "اللھم صلی علی سیدنا محمد النبی الامی" کے بعد "وعلی اٰلہ وصحبہ وسلم" بھی پڑھے۔

پھر میں نے کنوز الاسرار میں شیخ عبداللہ الخیاط بن محمد الہلاوشی المغربی الفاسی جو تونس میں تشریف لائے تھے اس میں لکھا ہے کہ میں نے درود شریف کے یہی الفاظ اسی نیت سے پڑھے کہ جناب نبی کریم ﷺ کی زیارت حاصل ہو لیکن کچھ بھی نظر نہ آیا پھر دل میں بہت غور وخوض کیا پھر نبی کریم ﷺ کی محبت میں درود شریف پڑھا تو ایک خواب دیکھا جس میں اپنے آپ کو جنت میں پایا پھر جناب نبی کریم ﷺ کی قبر اقدس کی زیارت کی۔

فرمایا کہ اب میں اس کی تعداد نہیں بیان کر سکتا کہ کتنے حضرات نے اس درود کو اپنا طریقہ اور اپنی زندگی کا سرمایہ بنایا ہے۔

ہمارے دوستوں میں سے ایک آدمی نے بھی یہ درود پڑھا تو نبی کریم ﷺ کی زیارت کی حضور علیہ السلام نے اس کے لئے دعا فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنائے چنانچہ تھوڑے ہی وقت میں اس پر ہدایت کے آثار ظاہر ہو گئے۔ اور اسی طرح سے ایک اور دوست نے بھی یہ درود پڑھا اور حضور علیہ السلام کی زیارت کی تو حضور ﷺ نے اس کے لئے بھی خیر کی دعا فرمائی۔

اٹھارہواں طریقہ

قطب ربانی سیدی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی کتاب "غنیة الطالبین" میں حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی لیلة الجمعة رکعتین یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب وآیة الکرسی مرة

وخمس عشرة مرة قل ھو اللہ احد ویقول فی اٰخر صلاته الف مرة.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

فانه یرانی فی المنام ولا تتم له الجمعة الاخریٰ الا وقد رآنی ومن رآنی فله الجنة و غفرله ما تقدم من ذنبه وما تأخر.

ترجمہ: جس شخص نے شب جمعہ میں دو رکعات ادا کیں اور ہر رکعت میں سورت الفاتحہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ اور **قل ھو اللہ احد** پندرہ مرتبہ پڑھی اور نماز کے آخر میں ایک ہزار مرتبہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

پڑھا تو وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور اس کے لئے اگلا جمعہ نہیں آئے گا کہ وہ مجھے دیکھ لے گا اور جس نے مجھے دیکھا اس کو جنت ملے گی اور اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

انیسواں طریقہ

حضرت ابو موسیٰ مدینیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

ما من مسلم یصلی لیلة الجمعة رکعتین یقرأ فی کل رکعة بعد الفاتحة خمسا و عشرین مرة قل هو الله احد ثم یقول الف مرة "صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ" فانه لا تتم الجمعة القابلة حتی یرانی فی المنام ومن رانی غفر الله له الذنوب۔

ترجمہ: جس مسلمان نے بھی شب جمعہ میں دو رکعت ادا کیں اور ہر رکعت میں سورت الفاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ "قُلْ هو الله احد" پڑھی پھر ایک ہزار مرتبہ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ" پڑھا تو اس کے لئے اگلا جمعہ نہیں آئے گا کہ وہ اس سے پہلے مجھے خواب میں دیکھ لے گا اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیں گے۔

بیسواں طریقہ

شیخ محمد حقی افندی نازلیؒ اپنی کتاب "خزینة الاسرار" میں لکھتے ہیں مجھے میرے شیخ میری سند شیخ مصطفیٰ ہندیؒ نے بیان کیا اور مدینہ منورہ میں مدرسہ محمودیہ میں سنہ ۱۲۶۱ھ میں اس بات کی سندیں بھی بیان کیں میں نے ان سے بعض خصائص اور اذکار پوچھے تا کہ علم کا انکشاف ہو اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ تک باریابی ہو تو انہوں نے مجھے آیت الکرسی سکھائی اور یہ درود سکھایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد پر اور ہمارے سردار حضرت محمد کی آل پر ہر لمحہ اور ہر سانس میں اتنی تعداد میں جتنا آپ کے علم میں ہے۔

اور فرمایا کہ اگر تم اس پر مداومت کرو گے تو تمہیں نبی کریم ﷺ سے علوم و

اسرار حاصل ہوں گے حتی کہ تم روحانی طور پر تربیت محمدیہ میں آ جاؤ گے اور یہ درود مجرب ہے اس پر فلاں اور فلاں لوگوں نے تجربہ کیا ہے اور پھر بہت سے لوگوں کے نام ذکر کیے چنانچہ میں نے یہ درود پہلی رات میں شروع کیا ایک سو مرتبہ میں نے اس کو پڑھا تھا کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے بھی شفاعت کروں گا اور تمہارے بھائیوں کے لئے بھی پھر اللہ تعالیٰ کی قوت اور توفیق سے میں نے وہ چیزیں بھی حاصل کر لیں جن کو شیخ قدس سرہٗ نے ذکر کیا تھا پھر میں نے یہ درود اپنے بہت سے دوستوں کو بتلایا اور انہوں نے بھی اس پر دوام کیا تو بہت سے اسرار عجیبہ ان کو حاصل ہوئے کہ وہ اسرار مجھے بھی حاصل نہ ہو سکے تھے اور اس درود میں بہت سے اسرار ہیں اور تمہارے لئے اتنا ہی اشارہ کافی ہے۔

اکیسواں طریقہ

سید احمد دحلان مفتی مکہ مشرفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مجموعے میں لکھا ہے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے درودوں پر مشتمل تحریر کیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام سے ملاقات کے لئے مجرب درودوں میں سے یہ درود ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِکَ وَالدَّالِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: اے اللہ! رحمت اور سلام بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو آپ کے اسرار کے جامع ہیں اور آپ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر بھی اور صحابہ پر بھی اور سلام بھی نازل فرما۔

یہ درود روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔

بائیسواں طریقہ

سید احمد دحلان نے اپنے مذکورہ مجموعہ میں ذکر کیا ہے کہ وہ بہترین درود جس کو بہت سے عارفین نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص اس درود پر شب جمعہ کو مداومت کرے گا چاہے ایک مرتبہ بھی پڑھ لے تو اس کی روح کے لئے جناب نبی کریم ﷺ کی روح کی مثال موت کے وقت منکشف ہوگی اور قبر میں داخل ہونے کے وقت بھی حتیٰ کہ وہ نبی کریم ﷺ کو دیکھے گا کہ خود آپ کی ذات مبارکہ اس کو قبر میں اتار رہی ہے۔

بعض عارفین نے فرمایا کہ اس درود پر دوام کرنا چاہئے اور ہر رات اس کو دس مرتبہ پڑھنا چاہئے اور شب جمعہ کو سو مرتبہ پڑھنا چاہئے حتیٰ کہ وہ اس فضل عظیم اور خیر جسیم کو حاصل کر لے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِیِّ الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: اے اللہ! رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد پر جو نبی امی ہیں حبیب ہیں عالی القدر ہیں عظیم المرتبہ ہیں اور آپ کی آل اور صحابہؓ پر اور سلام بھی۔

اسی طرح کی فضیلت شیخ صاویؒ نے اور شیخ امیرؒ نے امام جلال الدین سیوطیؒ سے بھی اس کی نقل کی ہے۔

تیئسواں طریقہ

شیخ صاویؒ نے "شرح ورد دردیر" میں لکھا ہے کہ بعض اکابر فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنا نبی کریم ﷺ کی زیارت کا سبب ہے۔

اور ہمارے شیخ عدویؒ نے "شرح دلائل الخیرات" میں بعض عارفین سے نقل کیا ہے کہ تشہد کے الفاظ کا استعمال جس کو امام بخاریؒ نے روایت کیا ہے سوموار کی رات کو یا شب جمعہ کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنا نبی کریم ﷺ کی زیارت کا موجب ہے۔

چوبیسواں طریقہ

شیخ صاویؒ نے اپنی مذکورہ شرح میں سیدی محمد بن ابی الحسن بکری کے درود کے ذکر کے وقت فرمایا اور اس درود کا نام صلاۃ الفاتح ہے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِىْ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ مِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ.

ترجمہ: اے اللہ! رحمت اور سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد پر جو مغلق چیزوں کے کھولنے والے ہیں اور سابقہ فضائل کے خاتم ہیں اور حق کے ساتھ حق کے مددگار ہیں اور تیرے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اللہ رحمت بھیجے آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہؓ پر جتنا کہ حضور کی قدر اور مقدار عظیم ہے اس کے برابر۔

جو شخص یہ درود جمعرات کی رات کو یا جمعہ کی رات کو یا سوموار کی رات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے گا اور اس درود شریف کی تلاوت چار رکعت پڑھنے کے بعد ہونی چاہئے اور پہلی رکعت میں سورت القدر پڑھے اور دوسری رکعت میں سورت الزلزال پڑھے اور تیسری رکعت میں سورت الکافرون پڑھے اور چوتھی رکعت میں آخری دونوں سورتیں پڑھے اور تلاوت کے

وقت عود کی خوشبو سلگائے اور اگر تم چاہو تو تجربہ کرکے دیکھ لو۔

یہ آخری نو طریقے افضل الصلوات علی سید السادات میں بھی منقول ہیں۔

پچیسواں طریقہ

شیخ سنوسیؒ نے اپنے مجربات میں ذکر کیا ہے اور "ذخائر نفیسہ" میں بھی یہ لکھا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا نام "الودود" سفید ریشم کے ٹکڑے پر لکھے اور اس کے ساتھ "محمد رسول اللہ" کو پینتیس مرتبہ لکھے گا اور "الحمد للہ" کو پینتیس مرتبہ لکھے گا اور اس کا یہ لکھنا جمعہ کی نماز کے بعد ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو اطاعت اور نیکی کی قوت عطا فرمائیں گے اور شیاطین کے حملوں سے محفوظ کریں گے اور جو اس کو اپنے ساتھ اٹھا کر رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کی لوگوں کے دلوں میں ہیبت بٹھائیں گے اور جو شخص روزانہ طلوع آفتاب کے وقت اس کو دیکھا کرے گا اور حضور علیہ السلام پر درود پڑھے گا تو نبی کریم ﷺ کی کثرت سے زیارت کرے گا اور اس کے لئے اس دن کے اسباب کو اللہ تعالیٰ آسان کردے گا۔

چھبیسواں طریقہ

شیخ سنوسیؒ نے یہ بھی لکھا ہے:

جو شخص ارادہ کرے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ سونے سے پہلے غسل کرے اور دو رکعت پڑھے پھر جب سلام پھیرے تو کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا يَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْهِکَ وَعِزِّ جَلَالِکَ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مُدَاوَمَةِ اِحْسَانِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَ

بِنُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِىْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضُ وَاَسْاَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِىْ تُنْزِلُ بِهِ الْمَطَرَ وَالرَّحْمَةَ عَلٰى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اِلٰهُنَا وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَا دَعَوْتُكَ بِهٖ أنْ تُرِيَنِي فِىْ مَنَامِىْ هٰذَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اے اللہ! آپ کے لئے تعریف ہو آپ کی عظمت کے بقدر اور آپ کے ملک کے بقدر اور آپ کی رضا میں انتہاء اور رحمت کے بقدر اے اللہ! آپ کے لئے تعریف ہو جس طرح سے آپ کے چہرہ اقدس کے کرم کے لائق ہے اور آپ کے جلال کے غلبے کے لائق ہے اے اللہ! آپ کے لئے حمد ہو آپ کے دائمی احسان کے بقدر اور آپ کے لئے حسن عبادت کے بقدر اے اللہ! میں آپ سے قرآن کریم کے وسیلے سے اور آپ کے چہرہ کریم کے نور کے وسیلے سے جس سے آسمان اور زمین روشن ہیں سوال کرتا ہوں اور آپ کے اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس کے سبب بارش اور رحمت اترتی ہے جس کو آپ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتے ہیں اتارتے ہیں اے اللہ! آپ ہمارے معبود ہیں اور آپ ہر چیز کر سکتے ہیں میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! آپ کے اس حق کے وسیلے سے جس کے ساتھ میں نے آپ کو پکارا ہے آپ مجھے میرے خواب میں ہمارے اس سردار اور آقا حضرت محمد ﷺ کی زیارت عطا فرما اللہ آپ اور آپ کی آل پر اور صحابہ پر رحمت نازل فرمائے اور سلام بھی

اتنی تعداد میں جتنی اللہ کی مخلوق ہے اور اس کی رضاء نفس کے بقدر اور اس کے عرش کے وزن کے بقدر اور اس کے کلمات کے بقدر۔

ستائیسواں طریقہ

یہ دُرود سیدی ابوالعباس التیجانیؒ کا ہے اس کا نام " جوهرة الكمال " ہے۔

اور وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَيْنِ الرَّحْمَةِ الرَّبَّانِيَّةِ وَالْيَاقُوْتَةِ الْمُتَحَقِّقَةِ الْحَائِطَةِ بِمَرْكَزِ الْفُهُوْمِ وَالْمَعَانِي وَنُوْرِ الْاَكْوَانِ الْمُتَكَوِّنَةِ الادَمِيِّ صَاحِبُ الْحَقِّ الرَّبَّانِي الْبَرْقِ الْاَسْطَعِ بِمُزْنِ الْاَرْيَاحِ الْمَالِئَةِ لِكُلِّ مُتَعَرِّضٍ مِّنَ الْبُحُوْرِ وَالْاَوَانِي. وَنُوْرِكَ اللَّامِعِ الَّذِيْ مَلَاتَ بِهِ كَوْنَكَ الْحَائِطِ بِاَمْكِنَةِ الْمَكَانِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَيْنِ الْحَقِّ الَّتِيْ تَتَجَلّٰى مِنْهَا عُرُوْشُ الْحَقَائِقِ عَيْنِ الْمَعَارِفِ الْاَقْدَمِ. صِرَاطِكَ التَّامِّ الْاَقْوَمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى طَلْعَةِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْكَنْزِ الْاَعْظَمِ. اِفَاضَتِكَ مِنْكَ اِلَيْكَ اِحَاطَةِ النُّوْرِ الْمُطَلْسَمِ. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةً تُعَرِّفُنَا بِهَا اِيَّاهُ.

ترجمہ: اے اللہ! رحمت و سلامتی نازل فرما رحمت ربانیہ کی آنکھ پر، حقیقی موتی پر جس نے مفاہیم و معانی کے مرکز کو گھیرا ہوا ہے، کائنات موجودہ کے نور پر، اس " آدمی " پر جو ربانی حق والے ہیں، اس بجلی پر جو روشن ہے ایسی ہواؤں کے بادلوں سے جو بھرنے والے ہیں ہر سمندر و ظرف کو، تیرے چمکتے نور پر جس سے تو نے اپنی اس کائنات کو بھرا ہے جو مکان کی تمام جگہوں کو گھیرے ہوئے ہے۔

اے اللہ! درود و سلامتی نازل فرما حق کے سرچشمہ پر جس سے حقائق کے عرش پھوٹتے ہیں، معارفِ قدیمہ کے سرچشمہ پر، تیرے مکمل مضبوط راستے پر۔ اے اللہ! درود و سلام نازل فرما حق کے ساتھ مظہرِ حق پر جو عظیم خزانہ ہیں، تیری جانب سے تیری طرف رجوع کرنے والے پر، طلسمی نور کا احاطہ کرنے والے پر، اللہ ان پر اور ان کی آل پر ایسی رحمت بھیجے جس کی بدولت انہیں ہماری پہچان ہو۔

اٹھائیسواں طریقہ

یہ درود ہمارے آقا حضرت سید احمد رفاعیؒ کا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ الْقُرَشِیِّ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَ مَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَ عَیْنِ عِنَایَتِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَخَیْرِ خَلْقِکَ وَاَحَبِّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ خَتَمْتَ بِهِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

ترجمہ: اے اللہ ہمارے آقا محمد پر رحمت نازل فرما جو کہ نبی، امی، قریشی، تیرے نور کا سمندر، تیرے رموز کا خزینہ، تیری مہربانی اور عنایت کا مرکز، تیری دلیل کی زبان، تیری مخلوق میں سب سے بہتر اور تیرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب، تیرے بندے اور تیرے ایسے نبی ہیں جن پر انبیاء اور رسل کا سلسلہ ختم ہو گیا اور رحمت نازل فرما ان کی آل اور ان کے صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) پر۔

فائدہ:۔ جو شخص یہ درود بارہ ہزار مرتبہ پڑھے گا وہ خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت کرے گا۔ ان شاء اللہ

انتیسواں طریقہ

یہ درود سیدی محمد ابی شعر الشامی کا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْمَکْتُوْبِ مِن نُورِ وَجْھِکَ الْاَعْلَی الْمُؤَبَّدِ الدَّائِمِ الْبَاقِی الْمُخَلَّدِ فِی قَلْبِ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَاَسْأَلُکَ بِاِسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْوَاحِدِ بِوَحْدَۃِ الْاَحَدِ الْمُتَعَالِی عَنْ وَحْدَۃِ الْکَمِّ وَالْعَدَدِ الْمُقَدَّسِ عَنْ کُلِّ اَحَدٍ. وَبِحَقِّ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ. اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُن لَّہٗ کُفُواً اَحَدٌ) اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ حَیَاۃِ الْوُجُوْدِ. وَالسَّبَبِ الْاَعْظَمِ لِکُلِّ مَوْجُوْدٍ. صَلَاۃً تُثَبِّتُ فِی قَلْبِی الْاِیْمَانَ. وَتُحَفِّظُنِی الْقُرآنَ. وَتُفَھِّمُنِی مِنْہُ الْاٰیَاتِ. وَ تَفْتَحُ لِی بِھَا نُورَ الْجَنَّاتِ. وَ نُورَ النَّعِیْمِ. وَ نُورَ النَّظَرِ إِلٰی وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ. وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے عظیم نام، جو تیری ذات کے اعلیٰ، ابدی، دائمی، باقی اور مخلد نور کے ساتھ لکھا گیا، جو تیرے نبی رسول محمد کے قلب اطہر میں ودیعت کیا گیا، اس کے ذریعے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیرے عظیم نام، جو احد کی وحدانیت کے ساتھ واحد ہے۔ عدد و کیفیت سے منزہ ہے اور ہر عیب سے پاک ہے، کے ذریعے تجھ سے درخواست کرتا ہوں اور سورہ اخلاص (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ. اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُن لَّہٗ کُفُواً اَحَدٌ) کے وسیلے سے تجھ سے گزارش کرتا ہوں کہ تو سیدنا محمد جو زندگی

کے وجود کی اصل اور ہر چیز کے وجود کا سبب اعلیٰ ہیں اور ان کی آل و اصحاب پر ایسی رحمت بھیج، جو میرے دل میں ارکان کو ثابت کردے، مجھے قرآن کریم یاد کروادے، اس کی آیات مجھے سمجھا دے اور اس کی برکت سے میرے لئے جنت کا نور، نعمتوں کا نور اور تیرے کریم چہرے کی طرف دیکھنے کا نور کھول دیا جائے اور سلام بھیج۔

یہ دونوں درود میرے سید، عارف باللہ، شیخ محمد تقی الدین دمشقی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں، جو ''عقیدۃ الغیب'' کے مصنف اور ابوشعر وشعیر کے ساتھ مشہور ہیں۔ ان کی تالیفات میں سے ایک کتاب " جواهر انوار حياة القلوب فی الصلوة والسلام علٰى افضل محبوب سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم " بھی ہے۔

پہلا درود:

اس کو میرے سید علامہ محمد عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''ثبت'' میں ان تمام فوائد ومرویات کے ساتھ ذکر کیا ہے جو انہیں اپنے شیخ علامہ شاکر العقاد سے حاصل ہوئیں۔ فرماتے ہیں کہ ان فوائد میں مذکورہ درود بھی شامل ہے، جو عارف باللہ، شیخ محمد کا ہے، جو ابوشعر حنبلی سے معروف اور ''عقیدۃ الغیب'' کے مصنف ہیں۔ پھر علامہ شامی نے مذکورہ درود نقل کیا ہے۔

دوسرا درود:

جس کے الفاظ ہیں "اللهم انی اسئلک ...."

اس درود کے فوائد میں، میں نے ایک مستقل رسالہ دیکھا ہے، اس رسالے کے مؤلف نے مذکورہ درود کو ''اسم اعظم'' قرار دیا ہے البتہ مجھے اس کے مصنف کا نام معلوم نہ ہوسکا، شاید اس رسالے کے مؤلف بھی شیخ تقی الدین حنبلی رحمۃ اللہ ہیں۔ اس رسالے کے مؤلف کا خود اپنا قول ہے کہ یہ بہت عظیم رسالہ ہے، اس رسالے میں اسم اعظم کے خواص، فوائد اور تصرفات کو ''عقیدۃ الغیب''

کے مؤلف اور دیگر صوفیاء و سالکین (قدس اللہ اسرارھم) کے واسطے سے ذکر کیا جائے گا اس میں عجیب اسرار و رموز ہیں، منجملہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر تم اسے دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھو گے تو اولیاء اللہ میں سے ہو جاؤ گے، ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھو گے تو خزانہ غیب سے خرچ کرو گے، کسی ظالم کی ہلاکت کے لئے ہفتہ کی رات ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھو گے تو تم اس کی عجیب ہلاکت کا مشاہدہ کرو گے، اسی طرح ڈاکوؤں کو روکنے کے لئے بھی مفید ہے کہ اپنے بائیں قدم کے نیچے سے ایک مٹھی مٹی لے کر سات مرتبہ اس پر یہ درود پڑھو، پھر بھاگے ہوئے غلام، چوری شدہ اور چھینے گئے مال، امانت اور قرض کی واپسی کیلئے بھی یہ مفید ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس درود کو ہر روز سات مرتبہ پڑھو اور ہر بار پڑھتے ہوئے یہ نیت کرو کہ اس کا ثواب نبی علیہ السلام، ان کی آل، اصحاب اور احباب نیز عمال حکومت اور ان کے بادشاہ وغیرہ کو پہنچایا جائے اور یہ نیت بھی کرو کہ تم فقراء، مساکین اور یتیموں کو مراد پوری ہونے پر کچھ حلویات یا کھانا وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور نذرانہ شکر کے طور پر کھلاؤ گے۔ اور یہ نذرانہ نبی علیہ السلام، ان کی آل، اصحاب، احباب اور دیگر اولیاء اللہ کی طرف سے ہو، اگر یہ عمل تم نے کیا تو انشاء اللہ مراد حاصل کر لو گے۔

ان فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ لوبان کی دھونی پر اسے پڑھو، مریض کو اس کی بھاپ کی دھونی دو، کسی بھی قسم کا مرض ہو انشاء اللہ شفاء ہو گی۔ اسی طرح یہ درود سر درد، بخار، آشوب چشم، آنکھوں کے درد اور درد شقیقہ (آدھے سر کا درد) کے لئے بھی مفید ہے، طریقہ اس کا یہ ہے کہ عرق گلاب پر ہر مرتبہ سورہ فاتحہ کے ساتھ، سات مرتبہ اس کو پڑھو اور متاثرہ شخص پر اس کا مساج کرو، انشاء اللہ اس کو فوری آرام ہو گا اور اگر مریض یا سانپ بچھو کے ڈسے ہوئے کو سات مرتبہ سورہ فاتحہ کے ساتھ پانی پر دم کر کے پلاؤ یا تیل کی طرح اس کے جسم پر اس پانی کا

مساج کروتو انشاءاللہ وہ شفایاب ہوگا، نیز بہتے چشمے کے پانی پر اگر اس کو سات مرتبہ مع سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرو اور عورت یا جانور جس کا بھی دودھ بند ہو گیا اس کو یہ پانی پلاؤ اور س کے تھنوں پر اس کا چھڑکاؤ کرو تو انشاءاللہ دودھ فوری جاری ہو جائے گا۔ اور وہ شخص جس کا پیشاب رکتا ہو یا عورت کو ولادت میں مشقت ہو رہی ہو تو اس درود کو سات مرتبہ پڑھنا ہوگا، ہر مرتبہ سورہ فاتحہ کو بھی ملایا جائے، ہر پڑھائی خواہ دھونی پر ہو، تیل پر ہو، مرہم پر ہو یا ان کے علاوہ اور کسی چیز پر، پھر متاثرہ فرد کو پلایا یا لگایا جائے۔

مذکورہ فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ اس درود کو آسیب وسایہ کے لئے پڑھا جائے پھر مریض کے سر پر پٹی باندھی جائے تو وہ آفت اور درد دور ہو جائے گا اور اسے طبعی و روحانی شفا حاصل ہوگی، اسی طرح گندے خوابوں، پریشانی و گھبراہٹ، سانس کی تنگی، سینے کا درد، بادی ریاح کا خروج، قولنج، بے خوابی اور کپکپاہٹ وغیرہ کے لئے بھی اس کا دم کیا ہوا پانی پیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر اس درود کو لکھ کر اگر کسی دکان میں رکھا جائے تو اس میں خوبصورتی ظاہر ہوگی، اس دکان کی طرف لوگوں کا میلان ہوگا، اس میں خرید وفروخت نفع اور برکت کثرت سے ہوگی۔ نیز اگر اس درود کو آپ کسی چیز پر پڑھیں جسے آپ فروخت کرنا چاہتے ہیں یا اس پر جس کی آپ شادی کروانا چاہتے ہیں تو اس چیز یا رشتے میں لوگوں کی رغبت بڑھے گی۔ اس کی تازگی اور حسن و جمال میں اضافہ ہوگا۔

اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کرنا چاہتے ہیں یا خضر علیہ السلام کی زیارت مقصود ہے یا کسی چیز کے بارے میں جو دنیا وآخرت میں نفع بخش ہو تو سوتے وقت سو (۱۰۰) مرتبہ اس درود کو پڑھیں، قبلہ رخ ہو کر باوضو سوئیں اور سر کے قریب کوئی خوشبو ہو، مثلاً گلاب یا عرق گلاب یا اور کوئی خوشبو، چنانچہ نبی علیہ السلام کی روحانیت آپ کی استعداد کے موافق آپ کے سامنے

آئے گی، جیسے جیسے آپ کی استعداد و قوت میں اضافہ ہوگا عالم مطلق خیالی اور عالم ملکوت میں روحانی فرشتے کی چستی ونشاط میں اضافہ ہوگا اور عجیب وغریب علوم کا آپ سے صدور ہوگا، جنہیں لکھی کتابوں میں بھی آپ نے نہیں پایا تھا اور اگر یہ عمل آپ چالیس روز تک، خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کریں گے تو سینے سے علم وحکمت کے چشمے آپ کی زبان پر جاری ہوں گے، آپ اہل کشف میں سے ہو جائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے قبولیت کے انوار میں رنگ جائیں گے اور معانی واسرار میں سے جو لوگوں کی نظروں سے مخفی ہیں ان کے انوارات آپ پر ظاہر ہوں گے۔ پس آپ راز کو چھپائیں آپ کا حکم نافذ ہوگا، اسرار کو ظاہر مت کریں ورنہ دیوان احرار سے آپ مٹا دئے جائیں گے، جو موجود ہے اس پر راضی ہو جائیں کیونکہ یہی نافع ترین چیز ہے اسی طرح یہ درود مفرور غلام کی واپسی .... مرگی زدہ کی صحت یابی، جادو ٹونے کے توڑ، قیدی کو آزاد کرانے کے لئے نیز غمزدہ مقروض، دھتکارے ہوئے شخص، فالج زدہ، بیمار، سفید کانچ کے برتن میں ڈالیں اور قبلہ کی جانب دیوار کے سامنے جلفہ میں اسے رکھیں۔ (جلفہ: مٹکے کا ٹوٹا ہوا نچلا حصہ) پھر اس پر عود کی دھونی دیں کہ عود اولیاء وصلحاء کا عنبر ہے اور دھونی کے لئے جن اشیاء کا استعمال ہوتا ہے ان سب کا بادشاہ ہے اور اگر عود کے ساتھ دھنیا وغیرہ بھی ملائیں گے تو سونے پر سہاگہ ہوگا، خدا کے حکم سے ارواح کی قبولیت جلد ہوگی، پھر دو رکعتیں ادا کریں نیت یہ کریں کہ ان کا ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی علیہ السلام، ان کی آل، اصحاب وغیرہ کے لئے ہدیہ ہوگا اور قبلہ رخ بیٹھ کر ایک ہزار بار اسم اعظم کو بھی اس درود کے ساتھ ملائیں، درانحالیکہ دھونی کا عمل بھی جاری رہے اور زیتون کا تیل آپ کے سامنے ہو، آپ کا ہاتھ اس پر رکھا ہوا ہو، جب پڑھائی ختم ہو جائے تو پھر دو رکعتیں ادا کریں اور حسب سابق ان کا ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی

علیہ السلام، ان کی آل واصحاب کے لئے بطور ہدیہ بھیجے جانے کی نیت کریں، پھر تیل کو کھولیں ...... اس کے بعد متاثرہ شخص تین دن یا زائد اس تیل کو پئے تو انشاء اللہ عظیم فائدہ حاصل ہوگا۔

تیسواں طریقہ

امام شعرانیؒ نے سیدی ابوالمواہب الشاذلیؒ کے حالات میں نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ سوتے وقت یہ پڑھا کرو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.

پانچ مرتبہ پھر یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِیْ وَجْہَ مُحَمَّدٍ ﷺ حَالًا وَمَآلًا.

جب تم یہ درود سونے کے وقت پڑھو گے میں تمہارے پاس آؤں گا اور میں کبھی بھی تمہارے پاس آنے سے نہیں چوکوں گا پھر فرمایا وہ دیکھنے والا اس کو خواب محسوس نہیں کرے گا اور نہ اس کو معنوی زیارت سمجھے گا یہ زیارت کی فضیلت اس کو ہوگی جو ہماری اس بات کو تسلیم کرے گا۔

یہ الفاظ خود سیدی ابوالمواہب شاذلیؒ کے ہیں۔

اکتیسواں طریقہ

امام شعرانیؒ نے اپنے طبقات میں سیدی ابوالمواہب شاذلیؒ کے حالات میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے رات اور دن کو آپ کا ذکر کرے نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھے ورنہ اس کے لئے آپ کی زیارت کا دروازہ بند ہے کیونکہ یہ حضرات لوگوں کے سردار ہوتے ہیں اور ان کے ناراض ہونے سے رب تعالیٰ

ناراض ہوتا ہے اور اسی طرح سے رسول اللہ ﷺ کا معاملہ ہے۔

بتیسواں طریقہ

یہ درود صلاۃ یاقوتیہ ہے جو ہمارے شیخ عارف باللہ سیدی شیخ محمد الفاسیؒ سے منقول ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَي النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُو صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُو تَسْلِيمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ جَعَلْتَهُ سَبَبًا لِاِنْشِقَاقِ اَسْرَارِكَ الْجَبْرُوْتِيَّةِ. وَاِنْفِلَاقِ اَنْوَارِكَ الرَّحْمَانِيَّةِ فَصَارَ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَةِ الرَّبَّانِيَّةِ. وَخَلِيْفَةَ اَسْرَارِكَ الذَّاتِيَّةِ. فَهُوَ يَاقُوْتَةُ اَحَدِيَّةِ ذَاتِكَ الصَّمَدِيَّةِ. وَعَيْنُ مَظْهَرِ صِفَاتِكَ الْاَذْلِيَّةِ. فَبِكَ مِنْكَ صَارَ حِجَابًا عَنْكَ. وَ سِرًّا مِنْ اَسْرَارِ غَيْبِكَ حُجِبْتَ بِهِ عَنْ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ فَهُوَ الْكَنْزُ الْمُطَلْسَمِ وَالْبَحْرُ الزَّاخِرُ الْمُطَمْطَمُ. فَنَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِجَاهِهِ لَدَيْكَ وَبِكَرَامَتِهِ عَلَيْكَ. اَن تُعَمِرَّ قَوَالِبَنَا بِاَفْعَالِهِ وَاَسْمَاعَنَا بِاَقْوَالِهِ. وَ قُلُوبَنَا بِاَنْوَارِهِ. وَاَرْوَاحَنَا بِاَسْرَارِهِ وَاَشْبَاحَنَا بِاَحْوَالِهِ. وَسَرَائِرَنَا بِمُعَامَلَتِهِ وَبَوَا طِنَنَا بِمُشَاهَدَتِهِ. وَ اَبْصَارَنَا بِاَنْوَارِ مُحَيَّا جَمَالِهِ. وَخَوَاتِمَ اَعْمَالِنَا فِي مَرْضَاتِهِ. حَتّٰى نَشْهَدَكَ بِهِ وَهُوَ بِكَ فَاَكُونَ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَتَيْنِ بِالْحَضْرَتَيْنِ وَ اَدُلَّ بِهِمَا عَلَيْهِمَا وَنَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ نُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيهِ صَلَاةً وَ تَسْلِيمًا يَلِيقَانِ بِجَنَابِهِ وَعَظِيمِ قَدْرِهِ وَ تَجْمَعَنِي بِهِمَا عَلَيْهِ. وَ تُقَرِّبَنِي

بِخَالِصِ وُدِّهِمَا لَدَیْهِ وَتَنْفَحنِی بِسببِهِمَا نفحة الاتقیاء. وَ تَمْنَحنِی مِنهُمَا مِنحَةَ الاَصْفِیَاءِ. لانّهُ السِّرُّ المصون وَالجَوهَرُ الفردُ المَکنُونُ فَهُوَا لیا قُوتةِ المُنطویةِ علیہما اَصْدَافُ مَکنُونَاتِکَ وَالغیهُوبَةُ المُنتخبُ مِنها اصنافُ مَعْلُومَاتِکَ. فَکَانَ غَیبًا مِنْ غَیْبِکَ وَ بَدَلًا مِنْ سِرِّ رُبُوبِیَّتِکَ حَتّٰی صَارَ بِذٰلِکَ مَظْهراً نَستَدِلُّ بِهٖ عَلیکَ وَکَیفَ لَا یَکُونُ کَذٰلِکَ و قَدْ اَخْبَرْتَنَا بِذٰلِکَ فِی مُحْکَمِ کِتَابِکَ بِقَوْلِکِ (اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰه) فَقَدْ زَالَ عَنَّا بِذٰلِکَ الرَّیْبُ وَحَصَلَ الاِنْتِبَاهُ وَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ وَلَا لَتنا عَلَیْکَ بِهٖ وَ مُعَا مَلَتَنَا مَعَکَ مِنْ اَنْوَارِ مُتَابَعَتِهٖ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَلَی مَنْ جَعَلْتَهُمْ مَحَلًّا لِلاِقْتِدَا وَ صَیَّرْتَ قُلُوبَهُمْ مَصَابِیْحَ الهُدَی المُطَهَّرِیْنَ مِنْ رِقِّ الْاَغْیَارِ وَ شَوَائِبِ الْاَکْدَارِ مَنْ بَدَتْ مِنْ قُلُوبِهِمْ دُرَرُ المُعَانِی فَجُعِلَتْ قَلَائِدَ التَّحْقِیقِ لِاَهْلِ المَبَانِی وَاخْتَرْتَهُمْ فِی سَابِقِ الاِقْتِدَارِ اَنَّهُمْ مِنْ اَصْحَابِ نَبِیِّکَ الْمُخْتَارِ وَرَضِیْتَهُمْ لِاِنْتِصَارِ دِیْنِکَ فَهُمُ السَّادَةُ الْاَخْیَارُ وَ ضَاعِفِ اَللّٰهُمَّ مُزِیهَ رِضْوَانِکَ عَلَیْهِمْ مَعَ الآلِ وَالعَشِیْرَةِ وَالْمُتَّقِیْنَ لِلآثَارِ وَاغْفِرْ اَللّٰهُمَّ ذُنُوبَنَا وَ وَالِدِیْنَا وَ مَشَایِخِنَا وَاِخْوَانِنَا فِی اللّٰهِ وَ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ. وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. الْمُطِیْعِیْنَ مِنْهُمْ وَاَهْلِ الْاَوْزَارِ.

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود وسلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درود وسلام بھیجو۔

اے اللہ! درود وسلام نازل فرما اس ذات پر جس کو آپ نے اپنے جبروتی رازوں کو کھولنے والا بنایا اور جس نے آپ کی رحمانیت کے انوارات کو ظاہر کردیا پس وہ اللہ تعالیٰ کے نائب، اس کی ذات کے رازوں کے خلیفہ بن گئے، وہ اس کی بے نیاز ذات کی وحدانیت کا قیمتی موتی اور صفات ازلیہ کا عین پرتو ہیں۔

وہ آپ کے پوشیدہ رازوں کے راز ہیں اور آپ چھپ گئے ان کے ذریعہ سے اپنی مخلوق میں سے اکثر سے پس وہ طلسم زدہ خزانہ ہیں ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہیں، اے اللہ آپ کے ہاں آنحضرتؐ کا جو مرتبہ و مقام ہے اور ان کی جو عزت ہے اس کے ذریعہ ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے افعال کے ذریعہ ہمارے جسموں کی، ان کے اقوال کے ذریعہ ہمارے کانوں کی اور ان کے انوارات کے ذریعہ ہمارے دلوں کی اور ان کے رازوں کے ذریعہ ہماری روحوں کی اور ان کے احوال کے ذریعہ ہمارے وجود کی اور ان کے معاملات کے ذریعہ ہمارے قلوب کی اور ان کے مشاہدات کے ذریعہ ہمارے باطن کی اور ان کے چہرے کے جمال کے انوارات کے ذریعے ہماری آنکھوں کی اور ان کی رضا کے ذریعے ہمارے اعمال کے اختتام کو تعمیر فرمادے یہاں تک کہ ہم ان کے ذریعہ آپ کی گواہی دیں اور وہ بھی آپ کے بارے میں گواہی دیں کہ دونوں درباروں کی طرف سے دونوں کا نائب بن جاؤں اور ان دونوں کے ذریعہ دونوں کی طرف راہنمائی کروں، اے اللہ! ہم سوال کرتے ہیں کہ تو حضرت محمدؐ پر درود وسلام نازل فرما ایسا درود وسلام جو آپ کی شان وعظمت کے لائق ہو اور ان کے ساتھ مجھے اس درود وسلام میں شامل فرما اور ان دونوں کی خالص محبت کے ساتھ مجھے بھی ان کا

مقرب بنا دے اور مجھے ان دونوں کے ذریعے اتقیاء کی خوشبو سے مہکا دے اور مجھے ان دونوں کی وجہ سے چنے ہوئے لوگوں کی بخشش عطا کردے اس لئے کہ وہ محفوظ راز ہیں اور چھپے ہوئے یکتا موتی ہیں۔ پس وہ لپٹے ہوئے یاقوت ہیں جن پر آپ کے خزانے کی سیپیاں ہیں۔

وہ آپ کی مغیبات میں سے ایک غیب ہیں اور آپ کی ربوبیت کے راز کا بدل ہیں یہاں تک کہ وہ اس کا پرتو بن گئے کہ ہم ان کے ذریعے آپ پر استدلال کرتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو حالانکہ آپ ہی نے ہمیں اس کی خبر دی ہے اپنی محکم کتاب میں اس ارشاد سے "ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ" الآیۃ (بے شک وہ لوگ جو آپ سے بیعت کر رہے ہیں یقیناً وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں) اور ہم سے ان کے ذریعہ شک زائل ہو گیا اور انتباہ حاصل ہو گیا۔

اے اللہ ہماری رہنمائی فرما ان کے ذریعہ اپنی طرف اور ان کی اتباع کے انوارات کے ذریعہ ہمارے معاملات کو اپنے ساتھ کر دے۔ اے اللہ جن حضرات کو آپ نے اقتداء کا محل بنایا، جن کے دلوں کو ہدایت کا چراغ بنا دیا، جو غیر کی غلامی اور گندگی کے شائبوں سے بھی پاک ہیں، جن کے دلوں میں معانی کی موتیاں ظاہر ہوئیں چنانچہ وہ اہل علم کے گلوں میں تحقیق یا کے ہار بن گئے جنہیں آپ نے اقتداء کے لئے سب سے پہلے چنا کہ وہ آپ کے نبی کے پسندیدہ صحابہ ہیں اور ان سے اپنے دین کی نصرت کے لئے راضی ہو گئے ہیں اور وہ نیک لوگوں کے سردار ہیں، اے اللہ اپنی رضا مندی کو دوگنا کر دے ان پر، ان کی آل پر اور ان کے قبیلہ پر اور ان کی اتباع کرنے والوں پر۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے والدین، اساتذہ، ہمارے دینی بھائیوں اور تمام مؤمنین مردوں اور

عورتوں، تمام مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو خواہ وہ اطاعت گزار ہوں یا گناہ گار معاف فرما۔

یہ درود یاقوتیہ ہمارے شیخ الاستاذ الکبیر العارف جناب شیخ محمد الفاسی الشاذلیؒ، جو حرمین شریفین کے رہائشی ہیں، سے منقول ہے، مجھے ان کے خلیفہ عالم، فاضل و کامل محترم سید محمد المبارک المغربی جو دمشق کے رہنے والے ہیں ،نے بتلایا ہے کہ انہوں نے اپنے شیخ سے سنا کہ: اس کتاب کی تالیف کے بعد خواب میں زیارت ہوئی اور آپؐ نے اپنی انگشت شہادت سے ان کے سینے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہ محفوظ راز ہے اور جب مؤلفین کے سامنے یہ درود پیش کیا گیا تو انہوں نے اسے قبولیت سے نوازا۔

علامہ قطبؒ فرماتے ہیں کہ جس نے اس درود و سلام کو صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھنے پر مداومت اختیار کی تو وہ آنحضرتؐ کی زیارت حساً اور معنیً بیداری اور نیند کے عالم میں بکثرت کرے گا، جبکہ استاذ محترم نے فرمایا کہ جب میں ایک دوست کے ہاں خلوت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ سات سات دن تک اس کی قرأت ترک نہیں کرتے ہیں پس وہ وہاں سے نہیں نکلتے تھے کہ نبی کریمؐ کے ہمراہ حالت بیداری میں ملاقات ہوتی اور ان سے علوم اور اسرار کے حاصل کرنے کے لئے نکلتے تھے۔

بندہ عرض گزار ہے کہ ۸۵ھ میں جب میں طلب علم کے سلسلے میں جامعہ ازھر میں مشغول تھا اس وقت شیخ شاذلیؒ سے میری ملاقات ہوئی میں ان کی مجلس میں اور حلقہ ذکر میں حاضر ہوا اور الحمد اللہ ان کی برکات سے مستفید ہوا۔

حضرت شیخ محمد الفاسیؒ فرماتے ہیں جو شخص اس درود کو صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھے گا اس کو نبی کریم ﷺ کی زیارت حاصل ہوگی بیداری میں بھی اور نیند میں بھی اور حسی طور پر بھی اور معنوی طور پر بھی۔

تینتیسواں طریقہ

میں نے ایک مجموعے میں دیکھا جس میں حضور علیہ السلام کے دیکھنے کے لئے یہ طریقہ لکھا ہوا تھا کہ جو شخص ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو دیکھنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ وہ دو رکعات نماز پڑھے ہر رکعت میں سورت الفاتحہ ایک مرتبہ اور سورت والضحیٰ پچیس مرتبہ اور سورت الم نشرح پچیس مرتبہ پڑھے پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا رہے یہاں تک کہ نیند آجائے۔

چونتیسواں طریقہ

علامہ دمیریؒ نے "حیاۃ الحیوان" میں انسان پر کلام کرتے ہوئے شیخ شہاب الدین احمد البونی سے ان کی کتاب "سر الاسرار" کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جو شخص محمد رسول اللہ، احمد رسول اللہ، پینتیس مرتبہ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد پوری طہارت کی حالت میں ایک کاغذ پر لکھے گا اور اس کو اپنے ساتھ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اطاعت کی قوت دیں گے اور برکت عطا کریں گے اور اس کو شیاطین کی شرارتوں سے محفوظ کر دیں گے اور اگر وہ اس کاغذ کے پرزے پر روزانہ طلوع آفتاب کے وقت دیکھا کرے گا اور اس وقت نبی کریم ﷺ پر درود بھی پڑھے گا تو کثرت سے نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے گا اور یہ مجرب راز ہے۔

پینتیسواں طریقہ

جو شخص یہ درود پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ قَدْرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَاَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَ وَفِّقْنَا لِمَا تَرْضَاهُ. وَ اصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَيْنِ رَيْحَانَتَيْ خَيْرِ الْاَنَامِ. وَعَنْ

سائر الہ واصحابہ الکرام وادخلنا الجنۃ دار السلام یا حی یا قیوم یا اللہ۔

ترجمہ: اے اللہ! درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ اور ان کی آل پر لا الہ الا اللہ کی مقدار کے برابر، ہمارے لئے کافی ہو جا، ہماری حفاظت فرما اور ہمیں اس عمل کی توفیق دے جس کو تو پسند کرتا ہے، ہم سے برائی کو پھیر دے۔

اے اللہ، اے زندہ رہنے والے، اے ہمیشہ قائم رہنے والے! ہمیں سلامتی کے گھر جنت میں داخل فرما۔

یہ درود میں نے اپنے مرشد عارف باللہ ابن عطاء اللہ سکندری کی کتاب "مفتاح الفلاح و مصباح الارواح" کے آخری صفحہ جو کتاب سے الگ تھا، پر لکھا ہوا پایا اور اس کے بعد جو کچھ لکھا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: یہ مبارک کلمات سو سے لے کر ہزار تک ہر مقصد کے لئے پڑھے جاتے ہیں، آپؐ کی زیارت کے لئے اس کو ہزار مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ اور اگر کسی کو اس کے ہر روز ہزار مرتبہ پڑھ لینے کی توفیق مل جائے تو اللہ اس کو ہمیشہ کے لئے غنی کر دے گا، تمام مخلوقات کو اس کا عاشق و محب بنا دے گا، اس سے تکالیف و مصائب کو دور کر دے گا۔ اور اس درود کے فضائل ایسے ہیں کہ الفاظ ان کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

اگر کوئی شخص یہ درود ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اس کو حضور علیہ السلام کی زیارت حاصل ہوگی۔

چھتیسواں طریقہ

عارف باللہ سیدی شیخ مصطفیٰ بکریؒ نے اپنی شرح کے اخیر میں جو انہوں نے حزب نووی پر لکھی ہے اس میں انہوں نے اسم کریم محمد کے فوائد میں نقل کیا ہے کہ جو شخص ہر رات بائیس مرتبہ نام گرامی محمد پڑھا کرے گا تو

کثرت سے اس کو نبی کریم ﷺ کی زیارت حاصل ہوگی۔

سینتیسواں طریقہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُ اللّٰهِ وَجَرٰى بِهٖ قَلَمُ اللّٰهِ وَنفذبه حُكْمُ اللّٰهِ وَوَسِعَهٗ عِلْمُ اللّٰهِ عَدَدَ كُلَّ شَيْءٍ وَاَضْعَافَ كُلِّ شَيْءٍ وَمِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ وَزِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَرِضَا نَفْسِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِ اللّٰهِ عَدَدَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَ تُحِيْطُ بِالْحَمْدِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ بَاقِيَةً بِبَقَاءِ اللّٰهِ.

ترجمہ: اے اللہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ جو آپ کے بندے، رسول اور نبی اُمی ہیں ان پر اور ان کی ذریت واصحاب پر رحمت وسلام بھیج جس وقت ذاکرین آپ کی یاد میں محو ہوں اور غافلین ان کی یاد سے غفلت برتیں، ایسی رحمت جو اللہ کی معلومات اور اللہ کے قلم نے جتنے حروف لکھے، جتنی اشیاء پر اللہ کی حاکمیت کا نفاذ ہے اور جو کچھ اللہ کے علم کی وسعت میں ہے کے برابر ہو، ایسی رحمت جو تمام موجودات اور تمام موجودات کی دگنی تعداد اور ہر چیز کی وہ مقدار جو اس کو بھر دے کے بقدر ہو، ایسی رحمت جو اللہ کی مخلوقات، اللہ کے عرش کے وزن، ذات الٰہی کی رضا، اور اللہ کے کلمات کی لمبائی کے بقدر ہو، ایسی رحمت جس کی تعداد جو کچھ علم خداوندی میں تھا اور ہوگا اور ہے، اس کے برابر ہو۔ ایسی رحمت جو ہر عدد وحمد کا احاطہ کئے ہوئے ہو، جس کو اللہ کی ملوکیت کے دوام وبقاء کے ساتھ ہمیشگی حاصل ہو۔

یہ درود شیخ دیربیؒ نے اپنے مجربات میں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ان عظیم درودوں میں سے ہے کہ اگر کوئی شخص اس کو دس راتوں میں پڑھے گا اور ہر رات میں اس کی تعداد سو مرتبہ ہوگی اور یہ پڑھنے کا وقت اس کا بستر پر سونے کا ہوگا اور دائیں کروٹ پر سوئے گا قبلہ رخ ہوگا طہارت کاملہ کی حالت میں ہوگا تو نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے گا۔

اڑتیسواں طریقہ

جو نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کرنا چاہتا ہے یا اس سے بھی زیادہ وہ بیداری میں دیکھنا چاہتا ہے جیسا کہ بعض عارفین نے اس کا ذکر کیا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے احکامات کی اتباع کرے اور ان کی روکی ہوئی چیزوں سے اجتناب کرے اور آپ ﷺ کی سنت میں اتباع تام کرے اور آپ کے ساتھ محبت اور شوق رکھے اور کثرت سے آپ کا ذکر کرے اور آپ پر کثرت سے درود پڑھے اور حضور ﷺ کی تعریفات والی نعتیں پڑھا کرے اور حضور ﷺ کی صورت شریفہ کو مد نظر رکھے اگر اس نے آپ ﷺ کی خواب میں زیارت کی ہو ورنہ جو شکل حضور ﷺ کی شمائل کی کتابوں میں موجود ہے اس کو مستحضر رکھے اور اگر اس سے بھی زیادہ وہ چاہتا ہے تو حضور علیہ السلام کے حجرہ شریفہ کا استحضار رکھے اور گویا کہ وہ حضور ﷺ کے سامنے موجود ہے جیسا کہ سیدی عبدالکریم الجیلانیؒ کی کتاب "**ناموس الاعظم فی معرفة قدر النبی** ﷺ" میں لکھا ہے کہ میں تمہیں حضور علیہ السلام کی صورت شریفہ کے دائمی ملاحظہ کی وصیت کرتا ہوں اس کا معنی یہ ہے کہ اگر تو تکلف سے آپ علیہ السلام کی صورت مبارکہ کا استحضار کرے گا تو عنقریب حضور علیہ السلام کی روح مبارک سے تجھے الفت حاصل ہوگی اور وہ کھلی آنکھوں سے تمہیں نظر آئیں گے اور تو ان سے

بات بھی کر سکے گا اور خطاب بھی کر سکے گا اور حضور ﷺ تجھے جواب بھی دیں گے اور تیرے ساتھ بات بھی کریں گے اور تیرے ساتھ خطاب بھی کریں گے اور تو بڑے درجے پر پہنچ جائے گا اور صحابہ کرامؓ کے ساتھ لاحق ہو جائے گا۔ ان شاءاللہ

انتالیسواں طریقہ

نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنے کے لئے یہ ہے کہ تو " صمدیہ" کو سترہ مرتبہ پڑھ اور یہ دعا کر:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ الَّذِیْ هُوَ عَیْنُکَ لَا غَیْرُکَ اَنْ تُرِیَنِیْ وَجْهَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ کَمَا هُوَ عِنْدَکَ اٰمِیْن.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس نور انوار کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تیرا عین ہے نہ کہ تیرا غیر کہ تو مجھے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے چہرہ کی زیارت کرادے جیسا کہ وہ آپ کے ہاں ہے۔ آمین

جس نے یہ دعا سونے سے پہلے پڑھی وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے گا۔

چالیسواں طریقہ

نبی کریم ﷺ کی نعل شریف کا نقشہ اپنے پاس رکھنے سے بھی نبی کریم ﷺ کی زیارت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ شیخ شہاب احمد المقری نے اپنی کتاب " فتح المتعال فی مدح النعال" میں لکھا ہے کہ

بعض ائمہ فرماتے ہیں کہ ان طریقوں میں سے جو بطور برکت کے تجربہ میں آئے ہیں ایک یہ ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک کی صورت اپنے پاس رکھے گا تو اس کو مخلوق میں مقبولیت تامہ حاصل ہوگی اور وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے گا یا خواب میں اس کو آپ ﷺ کی زیارت حاصل ہوگی۔

فائدہ:۔ یہ نعل شریف کا تذکرہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے اپنی کتاب "نشر الطیب" میں بھی فرمایا ہے شاید نقشہ بھی لکھا ہے وہاں دیکھ لیا جائے۔

اکتالیسواں طریقہ

آنحضرت ﷺ کی روح مبارک کے کشف کا ذکر

آنحضرت ﷺ کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف یا احمد اور بائیں طرف یا محمد اور یا رسول اللہ ایک ہزار بار پڑھے ان شاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔

(ضیاء القلوب حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ صفحہ ۴۵)

بیالیسواں طریقہ

آنحضرت ﷺ کی زیارت کا طریقہ

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر ہو سکے اللھم صل علیٰ محمد کما امرتنا ان نصلی علیه اللھم صل علیٰ محمد کما ھو اھله اللھم صل علی محمد کما تحب و ترضاہ اور سوتے وقت اکیس بار سورہ نصر پڑھ کر آپ ﷺ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور الصلوٰۃ والسلام علیک

یا رسول اللہ پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے۔
یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ (منگل) کی رات کو کرے اگر چند بار کرے گا۔
ان شاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہو گا۔
(ضیاء القلوب حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صفحہ ۶۱)

فائدہ:۔ اسلام میں دن بعد میں آتا ہے رات پہلے آتی ہے مثلاً جمعہ کی رات جمعہ کے دن سے پہلے آئے گی اور منگل کی رات منگل کے دن سے پہلے آئے گی۔ (امداد اللہ انور)

درود شریف پڑھنے والوں پر انعامات کے واقعات

حضور ﷺ پر نعت کہنے کا انعام

شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ فرماتے ہیں میں نے ایک رات ایک ساتھی کو جو فوت ہو گیا تھا خواب میں دیکھا اور اس کی حالت پوچھی کہ تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ کہا کہ مجھ پر رحم کیا ہے اور اپنے فضل سے میری عزت کی ہے میں نے کہا کہ ہماری حالت کا بھی تمہارے سامنے کچھ اظہار ہوا؟ کہا کہ آپ خوش ہو جائیے اللہ کے نزدیک آپ کا مقام صدیقین میں سے ہے میں نے کہا میں اللہ کے نزدیک صدیقین کے مقام پر کیسے پہنچا؟ کہا کہ اس نسبت سے جو آپ نے نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کو نظم کیا ہے۔

امام شافعیؒ کی ایک خاص درود کی وجہ سے قدر و عظمت

واقعہ: حضرت عبداللہ بن عبدالحکم فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ تو فرمایا کہ اس نے مجھ پر رحم کیا ہے اور میری مغفرت کر دی ہے اور میرے لئے جنت کو ایسے مزین کیا ہے جیسا کہ دلہن کو مزین کیا جاتا ہے اور مجھ پر ایسے موتی بکھیرے ہیں جیسے دلہن پر بکھیرے جاتے ہیں میں نے پوچھا کہ آپ اس مرتبے پر کیسے پہنچے؟ فرمایا کہ مجھے ایک کہنے والے نے کہا کہ آپ نے جو اپنی کتاب

"الرسالۃ" میں جناب نبی کریم ﷺ پر درود لکھا ہے اس کی وجہ سے، تو میں نے پوچھا کہ وہ درود کیسے لکھا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے یوں لکھا تھا:

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ عَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ.

ترجمہ: اور اللہ حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمائے اس تعداد کے بقدر جتنا آپ کو یاد کرنے والے یاد کرتے ہیں اور اس عدد کے برابر کہ جتنا غافل آپ کے ذکر سے غافل ہیں)۔

فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ کی کتاب دیکھی تو اس میں ایسے ہی لکھا ہوا پایا جیسا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

اس حکایت کو امام نمیریؒ نے اور امام بشکوالؒ نے ،ورابن مسدی نے امام طحاویؒ کے حوالہ سے روایت کیا ہے اور ان سب حضرات کے اقوال "مصباح الظلام" میں موجود ہیں۔

اہل مجلس کیلئے درود شریف پڑھنے پر مغفرت

واقعہ: حضرت ابوالعباس احمد بن منصورؒ نے وفات پائی تو ان کو شیراز کے لوگوں میں سے کسی نے خواب میں دیکھا جبکہ وہ اپنی جامع مسجد میں محراب میں موجود تھے اور ان پر ایک پوشاک تھی اور سر پر جواہر سے مزین تاج تھا ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے بخش دیا اور میری عزت کی اور مجھے تاج پہنایا اور مجھے جنت میں داخل کیا میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے بعض محدثین سے ایک باسند حدیث لکھوائی تھی تو شیخ نے نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تھا میں نے بھی ان کے ساتھ درود پڑھا اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتے وقت میں نے اپنی آواز کو

اونچا کرلیا تھا تو اہل مجلس نے جب یہ آواز سنی تو انہوں نے بھی حضور علیہ السلام پر درود پڑھا تھا تو اس دن ہم سب کی مغفرت کردی گئی تھی۔ (بحوالہ ابن بشکوال)

ایک ہزار مرتبہ درود پڑھنا ہزار رکعات میں ہزار مرتبہ سورت اخلاص پڑھنے کے برابر ہے

واقعہ: حضرت ابوالحسن بغدادیؒ نے حضرت ابوعبداللہ حامد کو نصیبہ علاقے میں ان کی وفات کے بعد کئی مرتبہ خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو فرمایا کہ اللہ نے مجھے بخش دیا ہے اور مجھ پر رحمت فرمائی ہے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے آدمی جنت میں داخل ہوجائے تو انہوں نے فرمایا کہ ایک ہزار رکعات پڑھو اور ہر رکعات میں ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھو تو انہوں نے عرض کیا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا تو فرمایا کہ پھر جناب نبی کریم ﷺ پر رات کے وقت روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرو۔

اس کو حضرت دارمی نے ذکر کیا اور فرمایا کہ میں یہ عمل ہر رات کرتا ہوں۔

(بحوالہ ابوالقاسم ابن بشکوال)

گناہوں سے درود شریف کے زیادہ ہونے پر بخشش

واقعہ: بعض حضرات نے حضرت ابوحفص کاغدیؒ کی وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا کہ آپ بڑی شان رکھتے تھے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا کہ رحم فرمایا اور بخش فرمائی اور مجھے جنت میں داخل کیا پوچھا گیا کس عمل کی وجہ سے؟ فرمایا کہ جب میں اللہ جل شانہ کے سامنے پیش ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے میرے گناہوں کو بھی شمار کیا اور نبی کریم

ﷺ پر میرے درود پڑھنے کو بھی شمار کیا تو درود کے پڑھنے کو گناہوں سے زیادہ پایا تو مولیٰ جل شانہ نے فرمایا کہ اے میرے فرشتو! تمہارے لئے اتنا کافی ہے بس اب تم اس کا حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت کی طرف لے جاؤ۔ (ابن بشکوال)

اعمال بد سے نجات کا طریقہ

واقعہ: بعض صالحین نے خواب میں ایک بری شکل دیکھی تو پوچھا کہ تم کون ہو؟ شکل نے کہا کہ میں تیرا برا عمل ہوں تو اس نے کہا کہ تجھ سے نجات کا کیا طریقہ ہے؟ اس نے کہا کہ کثرت سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پڑھو۔

حضور علیہ السلام کے مبارک بالوں کی قدر کا فائدہ

واقعہ: حضرت ابو حفص عمر بن حسین السمرقندیؒ نے اپنی کتاب "رونق المجالس" میں لکھا ہے کہ بلخ شہر میں ایک تاجر تھا جس کے پاس بہت دولت تھی اس کے دو بیٹے تھے جب وہ شخص فوت ہو گیا تو اس کے دونوں بیٹوں نے آپس میں مال آدھا آدھا تقسیم کر لیا اس کی میراث میں جوان کا والد چھوڑ گیا تھا تین بال نبی کریم ﷺ کے مبارک بالوں میں سے تھے ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک بال لے لیا اور ایک بال مبارک ان دونوں کے درمیان باقی رہ گیا تو ان دونوں بھائیوں میں سے بڑی عمر والے نے کہا کہ ہم اس باقی ماندہ بال کے دو حصے کر لیتے ہیں دوسرے نے کہا نہیں خدا کی قسم بلکہ نبی کریم ﷺ کی شان اس سے بلند ہے کہ آپ کے بال کو توڑا جائے تو بڑے نے چھوٹے سے کہا پھر تو یہ تینوں بال لے لے اور یہی تیری وراثت کا حصہ ہوگا تو بڑے نے تمام مال لے لیا اور چھوٹے نے وہ مبارک بال لے لئے تو وہ ان بالوں کو اپنی جیب میں رکھتا تھا اور ان کو جب باہر نکالتا تھا اور دیکھتا تھا تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا تھا اور پھر ان بالوں کو اپنی جیب میں رکھ لیتا تھا پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بڑے کا مال

سب ختم ہو گیا اور چھوٹے کا مال بہت بڑھ گیا اور وہ کچھ دن زندہ رہا اور پھر فوت ہو گیا تو اس کو ایک نیک آدمی نے خواب میں دیکھا اور حضور علیہ السلام کی زیارت کی تو حضور ﷺ نے اس سے فرمایا کہ لوگوں سے کہہ دو کہ جس شخص کو خدا کے سامنے کوئی حاجت ہو تو وہ فلانے کی قبر پر جائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت پوری ہونے کا سوال کرے تو لوگ اس آدمی کی قبر پر جاتے تھے حتیٰ کہ یہ بات اتنی مشہور ہوئی کہ جو شخص بھی اس کی قبر سے سوار ہو کر گزرتا تھا اتر جاتا تھا اور پیدل ہو کر گزرتا تھا۔

محتاجی کے دور کرنے اور کثرت سے مال کے حاصل کرنے کا طریقہ

واقعہ: ابوعبداللہ قسطلانیؒ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور محتاجی کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ هَبْ لَنَا اَللّٰهُمَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَکِ مَا تَصُونُ بِهٖ وُجُوهَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَاجْعَلْ لَنَا اَللّٰهُمَّ اِلَيْهِ طَرِيْقًا سَهْلًا مِّنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِنَّةٍ وَّلَا تَبِعَةٍ وَ جَنِّبْنَا اَللّٰهُمَّ الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ وَاَيْنَ كَانَ وَ عِنْدَ مَنْ كَانَ وَ حُلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اَهْلِهٖ وَ اقْبِضْ عَنَّا اَيْدِيَهُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوبَهُمْ حَتّٰی لَا تَنْقَلِبَ اِلَّا فِيْمَا يُرْضِيْکَ وَلَا نَسْتَعِيْنَ بِنِعْمَتِکَ اِلَّا عَلٰی مَا تُحِبُّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ! رحمت بھیج حضرت ﷺ پر اور آپ کی آل پر اور اے اللہ ہمیں اپنے حلال پاکیزہ مبارک رزق سے عطا فرما جس سے تو ہمارے چہروں کو

اپنی مخلوق میں سے کسی کے سامنے عار کھانے سے بچالے اے اللہ بغیر کسی تھکاوٹ اور مشکل کے آسان طریقے سے ہمیں اس رزق تک پہنچادے جس میں نہ کسی کی منت ہو نہ اکتاہٹ ہو۔ اور ہمیں اے اللہ حرام سے محفوظ فرما وہ جہاں بھی ہو جیسا بھی ہو اور جس کے پاس بھی ہو۔ اور ہمارے درمیان اور اس حرام کے مالک کے درمیان حائل ہو جا اور ہم سے اس کے ہاتھوں کو دور کر دے اور ہم سے ان کے دلوں کو بھی دور کر دے۔ حتیٰ کہ ہمارے دل اسی میں گردش کریں جس میں آپ کی رضا ہو اور ہم آپ کی نعمت سے مدد نہیں لیتے مگر انہی کاموں میں جنہیں آپ پسند کرتے ہیں اے تمام مہربانیوں میں سب سے بڑے مہربان۔

فائدہ:۔ جو شخص یہ درود اور دعا پڑھے گا تو ان شاء اللہ اس کا فقر و فاقہ دور ہو جائے گا اور اس کے اموال میں خوب کثرت اور برکت ہوگی۔

نیک آدمی کے ایک درود کے ثواب سے ستر ہزار جہنمی آزاد

واقعہ: ایک عورت حضرت حسن بصریؒ کے پاس آئی اور آپ سے عرض کیا اے شیخ میری ایک بیٹی فوت ہوگئی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اس کو خواب میں دیکھوں تو اس خاتون سے حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ چار رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں سورت فاتحہ ایک مرتبہ سورت اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ایک مرتبہ اور یہ تمہاری نماز عشاء کی نماز کے بعد ہونی چاہئے پھر لیٹ جاؤ اور حضور ﷺ پر درود پڑھتی رہو حتیٰ کہ تمہیں نیند آ جائے تو اس نے ایسے ہی کیا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کی بیٹی عذاب اور مصیبت میں ہے اور اس پر تارکول کا لباس ہے اور اس کے دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں اور دونوں پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں جب اس عورت کی آنکھ کھلی تو حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں آئی اور سارا قصہ سنایا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ کچھ صدقہ کرو

شاید کہ اللہ اس کو معاف کر دے اور حضرت حسن بصریؒ اس رات سو گئے تو آپ نے دیکھا کہ گویا کہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہیں اور ایک تخت کو دیکھا جو بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک حسین جمیل لڑکی بیٹھی ہے اور اس کے سر پر نور کا تاج ہے اور کہا اے حسن! آپ مجھے جانتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں کہا میں اس عورت کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے حضور علیہ السلام پر درود پڑھنے کا فرمایا تھا تو اس لڑکی سے حضرت حسن نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیری اس حالت کے خلاف بات سنائی تھی تو اس لڑکی نے کہا کہ وہ بات ایسی ہی تھی جیسے اُس نے سنائی تھی تو حضرت حسن بصریؒ نے پوچھا پھر تو اس مرتبے تک کیسے پہنچ گئی تو اس نے کہا ہم ستر ہزار آدمی اس عذاب اور مصیبت میں تھے جس کا آپ نے ذکر کیا صالحین میں سے ایک آدمی ہماری قبروں سے گزرا اور اس نے ایک مرتبہ حضور علیہ السلام پر درود بھیجا اور اس کا ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے درود کو قبول کیا اور ہم سب کو اس عذاب سے آزاد فرما دیا اور مجھے اس درود پاک کے ثواب سے جو نصیب ہوا وہ آپ دیکھ رہے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں۔
(تذکرہ امام قرطبیؒ)

درود پڑھنے والے کے رخسار پر حضورؐ کے بوسہ دینے سے خوشبو آتی تھی

واقعہ: حضرت محمد بن سعید بن مطرف نیک حضرات میں سے تھے فرماتے ہیں کہ میں روزانہ جب بستر پر رات کے وقت لیٹتا تھا تو ایک متعین مقدار میں جناب نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا تھا پس میں اسی حالت میں ایک رات میں اس تعداد کو پورا کر رہا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی جبکہ میں ایک بالا خانے میں سو رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ اسی بالا خانے کے دروازے سے میرے پاس

تشریف لائے اور وہ بالا خانہ آپ ﷺ کے نور سے چمک اٹھا پھر آپ میری طرف آئے اور فرمایا کہ اپنا منہ پیش کرو جس سے تم مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہو حتیٰ کہ میں اس کو بوسہ دوں میں حیا کر رہا تھا کہ میں اپنا منہ آپ کے سامنے پیش کروں تو میں نے اپنا چہرہ موڑ لیا تو حضور پاک ﷺ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا تو میں گھبرا کر فوراً اٹھ بیٹھا اور اپنی بیوی کو جو میرے پہلو میں سو رہی تھی اس کو جگایا تو میں نے دیکھا کہ گھر حضور ﷺ کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور حضور ﷺ کے میرے رخسار پر بوسہ دینے سے آٹھ دن تک خوشبو باقی رہی اور میری بیوی روزانہ میرے رخسار میں اس خوشبو کو محسوس کرتی تھی۔ سبحان اللہ۔ (ابن بشکوال)

سمندر میں غرق کر دینے والی آندھی سے بچنے کا واقعہ

واقعہ: فاکہانیؒ نے اپنی کتاب "الفجر المنیر" میں نقل کیا ہے کہ مجھے شیخ صالح موسیٰ الضریر نے بیان کیا کہ وہ ایک مرتبہ دریائے شور میں کشتی پر سوار تھے فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے ایک آندھی آئی جس کا نام "اقلابیہ" تھا (یعنی الٹ پلٹ کر رکھ دینے والی) اس کے چلنے سے بہت کم ہی لوگ غرق ہونے سے بچتے ہیں مجھے نیند آ گئی میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا وہ مجھے فرما رہے ہیں کہ کشتی والوں سے کہو کہ وہ ہزار مرتبہ یہ درود پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا مِن جَمِيْعِ السَّيِّئٰاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ.

ترجمہ: اے اللہ رحمت فرما ہمارے سردار محمد پر ایسی رحمت جس کے ذریعے

آپ ہمیں تمام مصیبتوں اور بلیات سے نجات دیں جس کے ذریعے آپ ہماری تمام حاجات پوری کردیں۔ جس کے ذریعے آپ ہمیں تمام گناہوں سے پاک کردیں اور اعلیٰ درجات میں اپنے ہاں ہمیں بلند کریں اور دنیا میں اور مرنے کے بعد ہمیں ہر قسم کی خیر کی بلندیوں پر پہنچادیں۔

فرمایا کہ پھر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے کشتی والوں کو اس خواب سے مطلع کیا تو ہم نے تقریباً تین سو مرتبہ ہی پڑھا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اس مشکل کو دور کردیا اور جناب نبی کریم ﷺ پر درود پاک کی برکت سے وہ آندھی بھی رک گئی۔

یہ واقعہ مجد الدین لغویؒ نے اپنی سند سے ایسے ہی نقل کیا ہے اور اس کے بعد حسن بن علی الاسوانی سے نقل کیا کہ جو شخص یہ درود ہر مشکل اور پریشانی اور مصیبت میں ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دور کریں گے اور اس کی ضرورت کو پورا کردیں گے۔

درود و سلام پڑھنے سے گدھے کی شکل میں تبدیل ہونے کے بعد شکل چودہویں کے چاند میں تبدیل

واقعہ: شیخ ابو حفص عمر بن حسن السمر قندیؒ نے اپنے بعض استادوں سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حرم میں ایک آدمی سے سنا جو نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا تھا چاہے وہ حرم میں ہوتا یا بیت اللہ میں یا عرفات میں یا منیٰ میں تو میں نے اس سے پوچھا اے شخص ہر جگہ کے اپنے اوراد ہیں تجھے کیا ہوا کہ تو نہ تو دعا میں مشغول ہوتا ہے اور نہ ہی نفل نمازوں میں سوائے اس کے کہ تو حضور علیہ السلام پر درود ہی پڑھتا رہتا ہے تو اس نے کہا کہ میں خراسان سے اللہ کے گھر کی طرف حج کرنے نکلا تھا

میرے ساتھ میرا والد بھی تھا جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا والد بیمار ہو گیا اور بیماری بڑھ گئی اور وہ فوت ہو گیا جب فوت ہوا تو میں نے چادر سے اس کا چہرہ ڈھانپ دیا پھر اس سے چلا گیا واپس آیا اور اس کے چہرے کو کھولا کہ دیکھوں تو اس کی صورت گدھے کی صورت کی طرح تھی تو جب میں نے یہ شکل دیکھی تو مجھے بہت پریشانی لاحق ہوئی اور اس کے سبب سے مجھے بڑی تشویش ہوئی اور بہت غم کھایا حتیٰ کہ دل میں کہا کہ میں لوگوں سے یہ حال کیسے ظاہر کروں گا جس میں میرا والد پہنچا ہے اور میں اس کے پاس پریشان حال بیٹھ گیا تو مجھ پر اس وقت نیند غالب آ گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ ایک شخص ہمارے پاس داخل ہوا ہے اور میرے والد کے پاس آیا ہے اور اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اس کو دیکھا پھر اس کو ڈھانپ دیا پھر مجھ سے کہا یہ بڑا غم جس میں تم ہو کیوں ہے میں نے کہا کہ میں کیوں نہ غم کروں جبکہ میرے والد اس مشقت میں ہیں تو فرمایا کہ خوش ہو جا، اللہ عزوجل نے تیرے والد سے اس مشقت کو دور کر دیا ہے پھر اس نے میرے والد کے چہرے سے پردہ ہٹایا تو وہ طلوع ہونے والے چاند کی طرح نظر آ رہا تھا میں نے اس آدمی سے کہا خدا کی قسم تم کون ہو؟ تمہارا آنا تو مبارک ہوا تو فرمایا کہ میں مصطفیٰ (ﷺ) ہوں جب انہوں نے یہ بات کہی تو میں بہت زیادہ خوش ہو گیا اور میں نے ان کے اوڑھنی کے ایک کنارے سے پکڑا اور اس کو اپنے ہاتھ پر لپیٹا اور کہا کہ اللہ کے حق کی قسم اے میرے سردار! اے اللہ کے رسول! آپ مجھے واقعہ تو بیان کیجئے تو فرمایا کہ تمہارا والد سود خور تھا اور اللہ عزوجل کے حکم میں سے یہ بات ہیکہ جو سود کھاتا ہے تو اللہ اس کی شکل کو موت کے وقت بدل دیتا ہے گدھے کی صورت میں یا دنیا میں یا آخرت میں لیکن تمہارے والد کی عادت تھی کہ وہ روزانہ رات کے وقت اپنے بستر پر لیٹنے سے پہلے سو مرتبہ مجھ پر درود پڑھتا تھا جب اس کو سود خوری کی وجہ سے یہ مشقت پیش

آئی تو میرے پاس وہ فرشتہ آیا جو مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کرتا ہے اس نے تیرے والد کی حالت کی مجھے اطلاع کی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول کیا وہ شخص بیان کرتا ہے پھر جب میں بیدار ہوا تو اپنے والد کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ چودہویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا تو میں نے اللہ کی تعریف کی اور شکر ادا کیا اور اس کی تجہیز و تکفین کر دی اور اس کی قبر کے پاس تھوڑی دیر بیٹھا پھر میں اس حالت میں تھا کہ مجھے کچھ نیند تھی اور کچھ بیدار تھا کہ ایک ہاتف سے آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا تو اس عنایت کو جانتا ہے جس کی وجہ سے تیرے والد پر یہ مصیبت ٹل گئی اس کا سبب کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں، تو اس نے کہا اس کا سبب حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر درود وسلام پڑھنا تھا۔

حضورؐ پر درود پڑھنے والے کیلئے آسمانوں میں اعزاز

واقعہ: حضرت منصور بن عمارؒ (مشہور واعظ) امت اسلامیہ کو خواب میں دیکھا گیا تو پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا کہ مجھے اپنے سامنے پیش کیا اور کہا کہ تم منصور بن عمار ہو؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا تم وہی ہو جو دنیا میں لوگوں کو دنیا سے بے رغبت کرتے تھے اور خود اس میں رغبت کرتے تھے میں نے کہا ایسے ہی تھا لیکن میں نے جو مجلس بھی اختیار کی تو اس کا آغاز آپ کی تعریف سے کیا اور آپ کے نبی پر صلاۃ وسلام سے کیا اور اس کے بعد تیرے بندوں کو نصیحت کی تو فرمایا کہ تم نے سچ کہا اس کے لئے میرے آسمانوں میں ایک کرسی بچھا دو کہ یہ میرے فرشتوں کے درمیان میری ایسی تعریف کرے جیسے میرے بندوں کے درمیان کیا کرتا تھا۔

(ابن بشکوال، الرسالۃ القشیریہ)

درود لکھنے والی انگلیوں میں سونے اور زعفران کی تحریر

واقعہ: حضرت ابوالحسن میمونیؒ فرماتے ہیں میں نے شیخ ابوعلی حسن بن عیینہؒ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا گویا کہ ان کے ہاتھوں کی انگلیوں پر کچھ سونے کے رنگ کا اور کچھ زعفران کے رنگ کا لکھا ہوا تھا میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو کہا اے استاذ! میں آپ کی انگلیوں پر کچھ خوبصورت تحریر دیکھ رہا ہوں یہ کیا ہے؟ فرمایا اے بیٹے! یہ روشنی حضور ﷺ کی حدیثوں کے لکھنے کی ہے یا فرمایا کہ حضور ﷺ کی حدیثوں میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کی ہے۔ (ابو القاسم تیمی فی ترغیبہ)

حدیث لکھنے والے ہاتھ جنت میں حضور ﷺ کے ساتھ ہوں گے

واقعہ: حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں مجھے بہت سے لوگوں نے قاضی برہان الدین ابن جماعہؒ سے نقل کیا ہے انہوں نے امام ابوعمرو بن مرابط سے سماعاً نقل کیا ہے کہ حافظ ابواحمد دمیاطیؒ نے ان کو شیخ علی بن عبدالکریم دمشقیؒ سے بالمشافہ نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضرت محمد بن امام ذکی الدین منذریؒ کو ان کی وفات کے بعد جب وہ ملک صالح کے پاس پہنچے اور ان کے لئے شہر کو مزین کیا گیا تو مجھ سے فرمایا کہ تم بادشاہ سے مل کر خوش ہوئے ہو؟ میں نے کہا ہاں لوگوں کو اس میں خوشی ہوتی ہے فرمایا کہ ہم لوگ تو جنت میں داخل ہوئے اور حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ خوش ہو جاؤ ہر وہ شخص جس نے اپنے ہاتھ سے قال رسول اللہ ﷺ لکھا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے اور اللہ کے فضل سے امید ہے کہ (ہمیں بھی) یہ نعمت حاصل ہوگی۔

صلاۃ کے ساتھ سلام بھی پڑھا جائے

واقعہ: حضرت ابو المظفر ہناد بن ابراہیم نسفیؒ سے مروی ہے کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی گویا کہ آپ کو مجھ سے انقباض ہے تو میں نے اپنے ہاتھ حضور ﷺ کی طرف بڑھا دیئے پھر حضور ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اصحاب حدیث اور اہل سنت میں سے ہوں اور بے وطن ہوں تو حضور ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ جب تو مجھ پر صلاۃ پڑھتا ہے تو اس میں سلام کیوں نہیں پڑھتا تو اس کے بعد سے میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے لگا۔

"صلی اللہ علیہ وسلم" لکھنے پر بخشش

واقعہ: حضرت عبید اللہ بن عمر بن میسرہ القواریریؒ فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا جو کتابوں کے نسخے ہاتھ سے لکھ کر تیار کرتا تھا وہ فوت ہو گیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ کہا کہ مجھے بخش دیا ہے میں نے کہا کیوں؟ کہا کہ میں جب حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر لکھتا تھا حدیث میں تو صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔ (ابن بشکوال)

دس لاکھ احادیث لکھنے والے کیلئے فرشتوں کی امامت کا مرتبہ

واقعہ: حضرت جعفر بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو زرعہؒ کو خواب میں دیکھا وہ آسمان میں تھے اور فرشتوں کو نماز پڑھا رہے تھے میں نے پوچھا آپ کو یہ مقام کہاں سے حاصل ہوا؟ فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں جب میں نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتا تھا تو حضور علیہ السلام پر درود لکھتا تھا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے

اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔ (ابن عساکر)

امام شافعیؒ کی بخشش کا واقعہ

واقعہ: امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں ہمارے مروی جزو میں حضرت ابن صلاح کی روایت سے جس کو انہوں نے ابوالمظفر السمعانی سے ان کی سند کے ساتھ ابوالحسین یحییٰ بن حسین الطائی سے روایت کیا ہے اور یہ روایت مسلسلات ابن مسدی سے ابوالحسین کے طریق سے مروی ہے کہ میں نے ابن بُنان الاصبہانیؒ سے سنا فرمایا کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یارسول اللہ! محمد بن ادریس الشافعی آپ کے چچا کی اولاد سے ہے آپ نے ان کو کس چیز کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے یا ان کو کس چیز سے نفع پہنچایا ہے فرمایا ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ وہ اس کا حساب نہ لے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ اس نے مجھ پر ایسا درود پڑھا ہے کہ ویسا درود مجھ پر کسی نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا وہ درود کون سا ہے؟ فرمایا وہ یہ درود پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ.

سخاویؒ نے فرمایا کہ امام شافعیؒ نے یہ لفظ اپنی کتاب "الرسالہ" میں ذکر کئے ہیں پس اللہ تعالیٰ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر رحمت بھیجے اتنی مقدار میں اور اتنے اوقات میں جب لوگ حضور ﷺ کا ذکر کرتے ہوں اور جب لوگ حضور ﷺ کے ذکر سے غافل ہوں۔

درود کے پانچ کلمات کہنے سے امام شافعیؒ کی بخشش

واقعہ: امام بیہقیؒ نے روایت کیا کہ امام شافعیؒ کی خواب میں زیارت کی گئی

توان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مجھے بخش دیا ہے ان سے پوچھا گیا کس وجہ سے؟ فرمایا پانچ کلمات کی وجہ سے جو میں حضور علیہ السلام پر پڑھتا تھا ان سے پوچھا گیا وہ کون سے ہیں؟ فرمایا میں یہ کہتا تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اتنی تعداد میں رحمت بھیج جتنی تعداد میں لوگوں نے آپ پر درود بھیجا ہے اور اتنی تعداد میں رحمت بھیج جتنی تعداد میں لوگوں نے آپ پر درود نہیں بھیجا اور حضرت محمد ﷺ پر اتنا رحمت بھیج جتنا آپ نے ہمیں حکم دیا کہ آپ پر درود بھیجا جائے اور حضرت محمد ﷺ پر اتنا رحمت بھیج جتنا آپ کو پسند ہے کہ آپ ﷺ پر درود بھیجا جائے اور حضرت محمد ﷺ پر اتنی رحمت نازل فرما جتنا آپ ﷺ رحمت کے لائق ہیں۔

درود پر کتاب لکھنے کی وجہ سے جنت میں فاخرانہ چال

واقعہ: حضرت ابوالعباس الاقلیشیؒ صاحب کتاب النجم سے منقول ہے کہ ان کو خواب میں دیکھا گیا گویا کہ وہ جنت میں فخر کی چال چل رہے ہیں ان سے پوچھا گیا آپ اس مرتبے پر کیسے پہنچے؟ فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ پر اپنی کتاب "الاربعین" جو مخصوص ہے حضور ﷺ پر درود سلام پڑھنے کے بارے میں اس میں کثرت سے درود لکھنے کی وجہ سے (یہ "الاربعین" ان کی تصنیفات میں سے ہے جو درود پر انہوں نے لکھی تھی)۔

انگلیوں سے کثرت سے درود لکھنے پر بخشش

واقعہ: ابن بشکوال نے اسماعیل بن علی بن ثنی سے ان کے والد سے نقل کیا ہے کہ بعض محدثین کو خواب میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مجھے بخش دیا گیا پوچھا گیا کیوں؟ فرمایا میں نے ان دو انگلیوں سے کثرت کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں

واقعہ: حضرت ابوالیمن بن عساکر نے اس سے روایت کیا جس نے ابوالعباس بن عبدالدائم سے روایت کی ہے اور یہ علم کی کتابوں کو کثرت سے لکھنے والے تھے اور علوم کے اختلاف فنون کو بھی کثرت سے لکھنے والے تھے انہوں نے اپنے الفاظ میں ذکر کیا کہ میں جب حدیث وغیرہ کی کتابیں لکھتا تھا تو نبی کا لفظ صلاۃ کے ساتھ لکھتا تھا بغیر سلام کے لفظ لکھنے کے تو میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ تو اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا کیسے یارسول اللہ! آپ نے فرمایا جب میرا ذکر آتا ہے تو تُو صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کر یہ چار حرف ہیں ہر حرف کی دس نیکیاں ہیں اور پھر آپ نے ان کو میرے ہاتھ پر گنوا دیا۔

تحریر میں "صلی اللہ علیہ وسلم" نہ لکھنے پر تنبیہ

واقعہ: حضرت ابوعلی حسن بن عطارؒ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابو طاہر المخلص نے کچھ اجزاء اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجے تھے میں نے اس میں دیکھا کہ جب نبی کریم ﷺ کا ذکر آیا تو اس نے یوں لفظ لکھے تھے "صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً" تو حضرت ابوعلی فرماتے ہیں میں نے

ان سے اس بارے میں پوچھا اور کہا کہ آپ نے ایسے کیوں لکھا ہے؟ فرمایا کہ میں اپنی کم عمری میں حدیث لکھتا تھا جب نبی کریم ﷺ کا ذکر آتا تھا تو آپ پر درود نہیں پڑھتا تھا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ کو دیکھنے لگا اور سلام عرض کیا تو آپ نے مجھ سے اپنا چہرہ پھیر لیا پھر میں دوسری جانب سے گھوم کر آ گیا تو آپ نے دوسری طرف اپنا چہرہ پھیر لیا پھر میں تیسری طرف سے آیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ اپنا چہرہ مجھ سے کیوں پھیر لیتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں ذکر کرتا ہے تو مجھ پر درود نہیں پیش کرتا فرمایا کہ اس وقت سے جب بھی میں نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتا ہوں تو "صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً" لکھتا ہوں۔ (ابن بشکوال)

"صلی اللہ علیہ وسلم" کی بجائے صرف "ص" لکھنے سے محرومی

واقعہ: "شفاء الاسقام" میں حضرت ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن النہدیؒ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدؒ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص علماء میں سے تھا اس نے مؤطا امام مالک کا ایک نسخہ لکھا ہے اور اس میں جہاں کہیں نبی کریم ﷺ کا ذکر آتا ہے وہاں اس نے درود کو حذف کر دیا اور فقط اس میں "ص" لکھ دیئے اور مقصود اس سے بعض رؤسا کو وہ نسخہ پیش کرنا تھا جس کو اس نسخے میں بڑی رغبت تھی تو وہ نسخہ لکھنے والے کے ذہن میں بڑی وقعت رکھتا تھا اور لکھنے والا اس کو پسند کرتا تھا اور اس کا خیال تھا کہ مجھے اس پر بڑا انعام اور اکرام ملے گا پھر جب وہ نسخہ اس رئیس کے پاس پہنچا اور رئیس نے اس کی اس حرکت سے تنبہ حاصل کیا تو اس سے منہ پھیر لیا اور اس کو انعام سے محروم کر دیا اور اپنے دربار سے دور کر دیا اور یہ شخص اسی طرح سے دور ہوتے ہوتے بہت دور ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔

نام نبوی پر درود نہ لکھنے پر گرفت

واقعہ: "شفاء الاسقام" میں حضرت یحییٰ بن مالکؒ سے نقل کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ روایت ابوزکریا عابدیؒ کی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمارا ایک دوست تھا بصرے کا وہ ہمیں بیان کرتا تھا کہ ایک آدمی بصرے کا رہنے والا حدیث لکھتا تھا اور حضور ﷺ پر درود کو جان بوجھ کر چھوڑ دیتا تھا اور اس کی وجہ سے کاغذ میں بخل کرتا تھا تو میں اس کی تاک میں تھا اس کو میں نے دیکھا کہ اس کے دائیں ہاتھ میں ایک پھوڑا نکلا جس کے درد سے اس کا وہ ہاتھ بھی ضائع ہو گیا تھا۔

درود کے بجائے اس کا اشارہ لکھنا

واقعہ: "شفاء الاسقام" میں بعض کتابوں کی تحریر کرنے والوں سے منقول ہے کہ جب "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھنے کا ارادہ کرتے تو اس کی جگہ "صلعم" لکھتے تو وہ اس وقت تک فوت نہ ہوا جب تک اس کا ہاتھ نہ کاٹ دیا گیا اور ایک کاتب ایسا تھا جو "صلعم" لکھتا تھا وہ اس وقت تک فوت نہ ہوا جب تک اس کی زبان نہ کاٹ دی گئی اور ایک کاتب ایسا تھا جب وہ "علیہ الصلاۃ والسلام" لکھنا چاہتا تو وہ "علیصم" لکھتا تھا تو وہ اس وقت تک نہ مراحتیٰ کہ اس کا آدھا دھڑ بیکار ہو گیا تھا ایک اور کاتب بھی ایسا کرتا تھا تو وہ اس وقت تک نہ مرا حتیٰ کہ اس کی اپنی آنکھیں ضائع نہ ہو گئی ہوں اور بازاروں میں پھرتا تھا اور لوگوں سے مانگتا تھا۔

حضور ﷺ کو خوش کرنے والا درود

واقعہ: امام قسطلانیؒ نے "مسالک الحنفاء" میں لکھا ہے کہ ہمیں امام طبرانیؒ سے ان کی کتاب "کتاب الدعاء" سے منقول روایت ملی ہے کہ

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اس شکل میں دیکھا جو شکل ہمیں کتابوں میں لکھی ہوئی ملی ہے تو عرض کیا "السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله و برکاته" یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ ایسے کلمات الہام کئے ہیں وہ میں کہتا ہوں آپ نے فرمایا وہ کون سے ہیں؟ تو عرض کیا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ حَمِدَکَ وَلَکَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنِ لَّمْ یَحْمَدکَ وَلَکَ الْحَمْدُ کَمَا تُحِبُّ اَنْ تُحْمَدَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مِن لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَن یُّصَلّٰی عَلَیْہِ.

ترجمہ: اے اللہ! آپ کے لئے اتنی تعداد میں حمد ہو جتنی تعداد میں آپ کی کسی نے حمد کی ہو اور آپ کے لئے اتنی تعداد میں حمد ہو جتنی تعداد میں کسی نے حمد نہیں کی اور آپ کے لئے اتنا حمد ہو جتنا آپ حمد کو پسند کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اتنی تعداد میں رحمت نازل فرما جتنی تعداد میں لوگوں نے آپ ﷺ پر درود پڑھا ہے اور حضرت محمد ﷺ پر اتنی تعداد میں رحمت نازل فرما جتنی تعداد میں لوگوں نے آپ ﷺ پر درود نہیں پڑھا اور حضرت محمد ﷺ پر اتنی تعداد میں رحمت نازل فرما جتنی تعداد میں آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ پر رحمت نازل کی جائے۔

تو حضور ﷺ مسکرا پڑے حتیٰ کہ آپ کے اگلے دونوں دانت دکھائی دینے لگے اور ایک نور دیکھا گیا جو آپ کے ان اگلے دانتوں کے درمیان سے خارج ہو رہا تھا۔

رات کے وقت کون سے خاص اعمال کرنے چاہئیں

واقعہ: امام شعرانیؒ نے "طبقات" میں حضرت ابوالمواہب شاذلیؒ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو آپ نے میرا منہ چوم لیا اور فرمایا یہ منہ جس سے تم ایک ہزار مرتبہ دن کے وقت اور ایک ہزار مرتبہ رات کے وقت درود پڑھتے ہو پیش کرو پھر فرمایا کیا ہی اچھا ہوا گر "اِنَّـا اَعْـطَیْـنٰـکَ الْـکَوْثَـر" بھی تمہارے ورد میں رات کے وقت شامل ہو جائے پھر مجھ سے فرمایا اور یہ دعا بھی تمہاری ہونی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ کُرُبَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا.

اور پھر مجھ پر درود پڑھو اور یوں کہو "وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"۔

فائدہ:۔ دعا کا ترجمہ یہ ہے

اے اللہ ہمارے دکھ دور کردے، اور ہماری لغزشوں کو کم کردے، ہمارے گناہوں کو معاف کردے۔

درود کا ثواب بھی حضور ﷺ کو دیا جائے

واقعہ: حضرت ابوالمواہب شاذلیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ تم ایک لاکھ آدمیوں کے لئے سفارش کرو گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کا کس وجہ سے مستحق ہوا؟ فرمایا اس لئے کہ جو تم درود پڑھتے ہو اس کا ثواب بھی مجھے دیتے ہو۔

درود شریف کے شروع اور اخیر میں صلاۃ تامہ کی ضرورت واہمیت

واقعہ: حضرت ابوالمواہب شاذلیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میں نے

جناب نبی کریم ﷺ پر درود جلدی جلدی پڑھا تا کہ میں اپنا ورد پورا کرلوں اور یہ میرا ورد ایک ہزار درود شریف کا تھا تو حضور ﷺ نے مجھے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے پھر فرمایا کہ کہو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" ٹھہر ٹھہر کر اور ترتیب سے مگر جب کہ وقت تنگ ہو تو پھر اگر تم جلدی کرو گے تو تم پر کچھ حرج نہیں ہے پھر فرمایا یہ افضل طریقہ ہے ورنہ جس طرح سے بھی تم درود پڑھو گے یہ درود ہی ہے اور احسن طریقہ یہ ہے کہ تم صلاۃ تامہ کو اپنے درود کے شروع میں پڑھا کرو چاہے ایک مرتبہ بھی کیوں نہ ہو اور اسی طرح سے درود کے آخر میں بھی صلاۃ تامہ کو پڑھ لیا کرو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا اور صلاۃ تامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

درود کے بعد اللہ کی حمد وثنا بھی کرو

واقعہ: حضرت ابوالمواہب شاذلی ؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے مجھے فرمایا کہ آپ کے شیخ ابوسعید صفروی مجھ پر صلاۃ تامہ پڑھتے ہیں اور اس کی کثرت کرتے ہیں اور آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جب وہ اپنا درود ختم کریں تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بھی کیا کریں۔

صرف درود کا ثواب حضور ﷺ کو بھیجا جائے

واقعہ: حضرت ابوالمواہب شاذلی ؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے درود کا ثواب آپ کو ہبہ کرتا ہوں اور اپنے نیک اعمال میں فلاں فلاں اعمال کا ثواب بھی اس سے میرا مقصود کچھ نہیں سوائے اس کے کہ آپ نے ایک پوچھنے والے سے فرمایا تھا کہ میں اپنے درود کا تمام ثواب آپ کو بخش دیا کروں تو آپ نے اس سے فرمایا تھا کہ پھر تو تمہاری ساری فکر اور مشقت کو کافی ہوگا اور تیرے سارے گناہ معاف کئے جائیں گے تو حضور ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے یہی ارادہ کیا تھا اور لیکن آپ اپنے لئے ایسے اور ایسے اعمال کا ثواب باقی رکھا کریں کیونکہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ (یعنی صرف مجھے درود کا ثواب بخشا کریں)

صلاۃ تامہ (کامل درود)

سیدی ابوالمواہب شاذلیؒ نے اپنی کتاب "مرائیہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم" میں ذکر کیا ہے اور وہیں سے میں یہ بات نقل کر رہا ہوں کہ شعبان مکرم کے ۸۵۵ھ میں تیسویں کی رات میں میں صبح کی نماز کے بعد جامع ست الدار بولاق میں سوگیا تھا اور اس کھڑکی میں جہاں شمس الدین بیٹھتے تھے میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ میرے سر کے پاس تشریف فرما ہوئے تو میں نے عرض کیا "الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو آپ نے فرمایا میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تو میرا خادم ہے میں نے عرض کیا جی یارسول اللہ! میں اس پر راضی ہوں آپ نے فرمایا اگر تو اس پر راضی ہے تو تجھے کس نے منع کیا ہے کہ تو مجھ پر صلاۃ تامہ نہیں پڑھتا جب تو مجھ پر درود پڑھتا ہے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ

طویل ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ پر صلاۃ تامہ پڑھ لیا کرو درود کے شروع میں اور آخر میں اگر چہ ایک مرتبہ ہی ہو تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں صلاۃ تامہ کیسے پڑھوں؟ تو آپ نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

سیدی محمد حنفیؒ کا خاص درود

یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ فرماتے ہیں کہ سیدی (شمس الدین) محمد حنفیؒ کے مناقب میں دیکھا ہے اور اس بات کو امام شعرانیؒ نے طبقات میں بھی لکھا ہے کہ حضرت شریف نعمانیؒ سیدی محمد حنفیؒ کے اصحاب میں سے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک بڑے خیمے میں دیکھا اور اولیاء کرام آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے اور ایک ایک کر کے سلام عرض کرتے تھے اور کوئی کہنے والا کہتا تھا یہ فلاں بزرگ ہیں یہ فلاں بزرگ ہیں پھر وہ حضرات حضور ﷺ کے ایک طرف بیٹھ جاتے تھے حتیٰ کہ ایک بڑی جماعت اور بہت ساری مخلوق آئی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا یہ محمد حنفی ہیں پھر وہ جب جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس پہنچے تو حضور ﷺ نے ان کو اپنے پہلو میں بٹھایا پھر حضور ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا کہ میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں مگر اس کی بکھری ہوئی بڑی پگڑی سے

اور آپ نے اس..........

تو آپ نے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اس کی اجازت دیتے ہیں کہ میں ان کو پگڑی بندھا دوں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو حضرت ابوبکرؓ نے خود اپنا عمامہ اتارا اور سیدی محمد حنفیؒ کے سر پر اس کو باندھا اور حضرت سیدی محمدؒ کے لئے اس کا شملہ بائیں جانب لٹکا دیا اور اس کو سیدی محمد کو اوڑھا دیا یہاں تک حضرت سیدی محمد کے لئے خواب پورا ہوا۔

جب انہوں نے یہ خواب سیدی محمد حنفیؒ کو سنایا تو آپ رو پڑے اور لوگ بھی رونے لگے پھر آپ نے سیدی شریفؒ سے فرمایا جب آپ اپنے دادا نبی کریم ﷺ کو دیکھیں تو میرے لئے اس نشانی کے بارے میں پوچھیں جس کو وہ میرے اعمال میں سے جانتے ہوں تو انہوں نے حضور ﷺ کو کچھ دنوں کے بعد دیکھا اور آپ سے نشانی پوچھی تو آپ نے فرمایا اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ مجھ پر خلوت میں ایک درود پڑھتے ہیں اور یہ سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھتے ہیں اور وہ درود یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ.

تو سیدی محمد حنفیؒ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے سچ فرمایا اور اپنا عمامہ لیا اور اس کا ایک حصہ نیچے لٹکایا اور مجلس میں جتنے لوگ بھی موجود تھے انہوں نے بھی اپنے عمامے کو اتارا اور اسی طرح سے کچھ شملہ نیچے کیا اور حضرت سیدی محمد جب سوار ہوتے تھے تو عمامے کے شملے کو نیچے چھوڑتے تھے اور جو طیلسان کی چادر آپ اوڑھتے تھے اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

فائدہ:۔ حضرت سیدی محمد حنفیؒ امام شیخ ابوالحسن شاذلیؒ کے سلسلہ طریقت حنفی اکابر بزرگوں میں سے تھے اور تقریباً ان کا ہر کام کرامت ہوتا تھا۔ بڑی عظیم الشان

ولایت کے حامل تھے ان شاء اللہ ان کا تذکرہ کبھی کسی کتاب میں کیا جائے گا۔

حضور ﷺ نے خواب میں روٹی دی جو بیداری میں بھی بچی ہوئی تھی

واقعہ: حضرت ابو حفص حدادؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے مدینہ شریف میں بھوک لگی مجھے پندرہ دن تک کھانا میسر نہ ہوا تو میں نے اپنا پیٹ جناب نبی کریم ﷺ کی قبر اقدس کی دیوار کے ساتھ لگا لیا اور حضور ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنے لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنے مہمان کو سیر کرا دیجئے بھوک نے اس کو کمزور کر دیا ہے فرماتے ہیں کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی تو میں نے اس کو کھایا پھر جب میں بیدار ہوا تو میں رجا ہوا تھا اور میرے ہاتھ میں آدھی روٹی باقی تھی۔

(مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام فی الیظة والمنام للامام ابی عبد اللہ بن نعمان)

(روض الریاحین من حکایات الصالحین للامام یافعیؒ)

کثرت درود کی بناء پر حضور ﷺ کی سفارش سے ہدایت مل گئی

واقعہ: سیدی حضرت عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی تھا جو بادشاہ کی خدمت کرتا تھا اور دنگا فساد میں مشہور تھا اور خدا تعالیٰ سے غافل تھا میں نے اس کو ایک رات خواب میں دیکھا کہ اس کا ہاتھ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ہاتھ مبارک میں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ برا آدمی ہے خدا تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس کے ہاتھ میں کیسے ڈالا ہے؟ آپ نے فرمایا میں اس کو جانتا ہوں میں اس کو لے کر جا رہا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ

کے ہاں اس کی شفاعت کروں تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس وجہ سے یہ اس مرتبے پر پہنچا؟ فرمایا کہ یہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا تھا کیونکہ جب یہ رات کے وقت اپنے بستر پر لیٹتا تھا تو مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھتا تھا اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمائیں گے۔

تو حضرت عبدالواحد فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں نے اس آدمی کو دیکھا کہ مسجد میں روتے ہوئے داخل ہوا اور میں بھی اپنے ساتھیوں کو اس کا وہ قصہ بیان کرنے والا تھا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا چنانچہ جب وہ داخل ہوا تو سلام کیا اور میرے سامنے بیٹھ گیا اور کہا اے عبدالواحد! اپنا ہاتھ آگے بڑھایئے مجھے آپ کی طرف جناب نبی کریم ﷺ نے بھیجا ہے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں پھر میرے سامنے وہ واقعہ بیان کیا جو اس کے متعلق حضور ﷺ کے سامنے اس رات میں پیش آیا تھا پھر جب اس نے توبہ کر لی تو میں نے اس کے خواب کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا میرے پاس حضور ﷺ تشریف لائے تھے اور میرا ہاتھ پکڑا تھا اور فرمایا تھا میں تیرے لئے اپنے رب کے سامنے شفاعت کروں گا کیونکہ تو مجھ پر درود پڑھتا ہے جب میں حضور ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا تو آپ نے میرے لئے شفاعت فرمائی اور فرمایا کہ جب صبح ہو تو تم عبدالواحد کے پاس چلے جانا اور ان کے ہاتھ پر توبہ کرنا اور سیدھے ہو کر رہنا۔

درود پاک کی برکت سے حضور ﷺ کی محبت کا عجیب واقعہ

واقعہ: سید محمود کردی قادری شیخانی ؒ جو مدینہ طیبہ میں ٹھہرے ہوئے تھے اپنی کتاب "باقیات الصالحات" میں لکھتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعامات اور احسانات کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھے اپنی حفاظت میں لیا اور اٹھایا گویا کہ

میرا سینہ آپ کے سینہ مبارک پر تھا اور میرا منہ آپ کے منہ مبارک پر تھا اور میری پیشانی آپ کی پیشانی مبارک پر تھی اور مجھے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو اور مجھے اپنی رضا کی بشارت دی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو شامل ہے تو حضور ﷺ نے جو مجھے محبت کے ساتھ تعظیم دی میں رو پڑا تو حضور ﷺ کی آنکھوں کی طرف بھی دیکھا وہ بھی میری اس حالت کی بناء پر بطور شفقت کے آنسو گرانے لگیں جس حالت میں میں حضور ﷺ کی محبت میں جل رہا تھا تو میری آنکھیں کھل گئیں اور آنسو میرے رخسار پر تھے تو میں مواجہ شریف کی طرف چلا گیا اور حجرۂ مقدسہ کے اندر سے میں نے حضور ﷺ سے سنا آپ مجھے کئی بشارات دے رہے تھے جن کے ذکر کی میں عوام کے لئے گنجائش نہیں رکھتا تو میں جلدی سے لوٹ گیا۔

پھر آپ نے اسی کتاب میں ایک صفحہ بعد فرمایا کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے اپنے سلام کا جواب سنا جبکہ میں جاگ رہا تھا مواجہ شریف پر اپنے پاؤں پر کھڑا تھا میں یقین سے کہتا ہوں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں مسلمانوں کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

یہ اللہ کا فضل ہے اللہ جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں وہ بڑے فضل کے مالک ہیں

مداح رسول کا انعام

"تنبیہ الانام" کے مصنفؒ نے اپنی اسی کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو اپنے گھر کے ایک کمرے میں خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے چہرۂ اقدس سے پورا کمرہ روشن ہو گیا تو میں نے تین مرتبہ عرض کیا "الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" میں آپ کے پڑوس میں ہوں اور آپ کی شفاعت کا امیدوار ہوں تو آپ نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور

بوسہ دیا آپ اس وقت مسکرا رہے تھے اور فرما رہے تھے ہاں خدا کی قسم! ہاں خدا کی قسم! ہاں خدا کی قسم! تو اچانک ہمارے مردہ ہمسائیوں میں سے ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ آپ حضور ﷺ کے مداح خدام میں سے ہیں تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ کہاں سے پہچان لیا؟ تو اس نے کہا خدا کی قسم اسی لقب سے تمہیں آسمان میں یاد کیا گیا ہے جبکہ حضور ﷺ خاموش تھے اور ہنس رہے تھے تو میں بہت خوش ہو کر بیدار ہوا۔

(تنبیہ الانام فی بیان علو مقام نبینا علیہ الصلاۃ والسلام: مصنفہ سیدی عبدالجلیل المغربی ؒ)

حضور ﷺ کی زیارت کا عجیب خواب

امام یافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب الارشاد والتطریز میں فرماتے ہیں ابوداود شریف صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام.

(ابوداود کتاب المناسک باب زیارۃ القبور حدیث نمبر ۲۰۴۱)

امام یافعی فرماتے ہیں ہم ایمان رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر مسلمان کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور بہت سے نیک لوگوں نے بیداری میں بھی آپ کے جواب کو سنا ہے بلکہ حضور ﷺ کو ان نیک لوگوں نے ایسے دیکھا ہے جیسے کوئی ملاقاتی سے ملاقات کرتے ہیں۔

ہمیں اس طرح کے حضرات بہت سے واقعات پہنچے ہیں بعض نے آپ کو بیداری میں بطور کشف کے دیکھا ہے اور بعض نے آپ کی نیند کی حالت میں زیارت کی ہے۔

ایک عجیب خواب جو حضور ﷺ کے حسن مکارم اخلاق پر اور آپ کی جمیل سیرت پر اور فقراء کی شدید محبت اور امت پر مہربانی پر دلالت کرتا ہے

کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے اور آپ کی تمام سنتوں کی پیروی کرے اور آپ کی مجالست میں بڑے کی تعظیم کرے اور آپ کی موجودگی اور غیر موجودگی میں احترام سے پیش آئے اور بڑا ہو کر چھوٹے کی زیارت کو جائے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا معاملہ رکھے اور توفیق کی دعا کرے اور اطاعت کی مدد مانگے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرے۔

بعض سادات صالحین سے منقول ہے کہ ایک بزرگ نے بیت المقدس کی زیارت کی پھر حجاز کی طرف چل پڑا جب مقام بدر کے قریب پہنچا۔

تو اس نے مدینہ مشرفہ میں جناب نبی مکرم ﷺ کی زیارت کے لئے جاؤں پہلے اس کے کہ میں بیت اللہ معظم کی زیارت کروں اس کو اس کی حرص تھی لیکن حج کے ایام بہت قریب تھے جس کی وجہ سے وہ مدینہ شریف نہیں جا سکتا تھا راستے میں تنگی پیدا ہوئی تو اس نے زیارت کی معذرت کرتے ہوئے پورے افسوس کے ساتھ وہیں سے جناب نبی کریم ﷺ پر سلام عرض کر دیا۔

تو اسی نیک شخص نے نیند میں سوموار کی مبارک رات میں ذی القعدہ کی آخری تاریخ میں مقام بدر میں حضور ﷺ کی زیارت کی گویا کہ زیارت کا ارادہ کرنے والا شخص ایک تخت پر ہے اور وہ تخت اور وہ تخت ایک قیمتی عالی شان محل میں بچھا ہے اس محل میں نہریں بھی ہیں درخت بھی ہیں اور پرندے بھی اور اس کے قریب عارف باللہ حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی مذکورہ محل میں ایک دوسرے تخت پر موجود ہیں اور ان کے ہاتھ میں قرآن پاک بھی ہے۔

زیارت کرنے والا کہتا ہے پس میں اور میرا ایک ساتھی حضرت سہل کے پاس آئے اور ان سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا پہلے کوئی نیک عمل کرو

پھر دعا کی طلب کرو پھر حضرت سہل نے فرمایا یہ محل تو فلاں (یعنی حضور ﷺ کی زیارت کرنے والے) شخص کا ہے۔ میں تو خود اس کی زیارت کے لئے آیا ہوں۔

اس مذکورہ شخص نے حضور ﷺ کی اس سفر میں دو قصیدوں کی صورت میں تعریف کی تھی اور دو قصیدوں میں صالحین کی تعریف کی تھی پھر سہل بن عبداللہ نے اس شخص کا نام لیا۔

خواب میں زیارت کرنے والا شخص کہتا ہے پھر میں نے ایک انسان کو دیکھا جو اس مذکورہ شخص کے پاس چار سبز پوشاکیں لے کر آیا ہے تو اس شخص کو مذکورہ شخص نے اشارہ کیا کہ تم پوشاک کی ابتداء حضرت سہل سے کرو پھر مجھے اور میرے ساتھی کو دینا تو اس نے ایسا ہی کیا پھر اس پر چوتھی پوشاک بھی پہنا دی اور ارادہ کیا کہ میں اور میرا ساتھی بھی اس شخص کے پاس تخت پر بیٹھے لیکن ہم رک گئے اور کہنے لگے کہ جو عزت اللہ نے آپ کو دی ہے ہم اس میں آپ کے شریک نہیں بننا چاہتے لیکن آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں بھی ایسی عزت نصیب فرمائے۔

تو اس مذکورہ شخص نے دعا کی تو ان مذکورہ دو تختوں کے درمیان سے زمین کے نیچے سے دو کرسیاں نمودار ہوئیں تو ایک کرسی پر میں بیٹھ گیا اور ایک پر میرا ساتھی بیٹھ گیا پھر حضرت سہل نے اذان کہی اور نماز کی اقامت کہی اور مذکورہ شخص نے کہا آگے بڑھ کر ہمیں نماز پڑھاؤ۔

تو اس نے کہا اللہ کی پناہ کہ میرے جیسا آپ جیسے کے آگے ہو پھر حضرت سہل آگے بڑھے اور ہمیں نماز پڑھائی۔

وہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اور میرے ساتھی نے ان سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے دعا کر دیں؟ تو انہوں نے فرمایا ابھی نبی کریم ﷺ تشریف لاتے ہیں پھر ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر لوٹ آیا کہ اچانک نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی جماعت بھی موجود تھی۔

سب سے پہلا کام آپ نے نماز کا کیا آپ آگے بڑھے اذان اور اقامت کے بعد سب کو نماز پڑھائی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو اپنے رخ انور سے حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے حضرت سہل بھی حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اپنے گھٹنے یا دونوں گھٹنوں پر بیٹھ گئے تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا ہمارے فقیر دوستوں نے تم سے دعا کی درخواست کی تھی لیکن تم نے دعا نہیں کی اور ہمارے ساتھ ادب کا لحاظ کیا اور تمہیں ایسا ہی کرنا چاہئے تھا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا وہ شیخ کہاں ہیں ہم تو اس شخص سے مذکورہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں جس کو ہمارے مدینہ منورہ میں آ کر ہماری زیارت کرنا مشکل ہوگئی۔

فرماتے ہیں کہ وہ شخص مذکورہ اپنے پلنگ سے اترے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور سامنے بیٹھ کر رونے لگے تو حضور ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی فرمانبرداری کی توفیق دے اور تمہاری اس پر مدد فرمائے یہ دعا آپ نے تین مرتبہ فرمائی پھر انہوں نے عرض کیا مجھے کچھ وصیت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو تین مرتبہ یہ کلمات فرمائے۔

پھر میں نے عرض کیا کہ میرے لئے اور میرے دوست کے لئے بھی وصیت فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں بھی وہی نصیحت کرتا ہوں جو تمہارے امام سے کی ہے پھر ایک انسان آیا جس نے اپنے سر پر خشک میوے اٹھائے ہوئے تھے ان کو اتار کر حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا تو حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ایک انار اٹھایا اور اس سے اس مجلس شریف میں جتنے حضرات موجود تھے سب کو کھلایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے شرف اور فضل کو مزید بلند فرمائے اور ہماری طرف سے

افضل جزا عطا فرمائے۔

(الارشاد و التطریز فی فضل ذکر اللّٰہ و تلاوۃ کتابہ العزیز وفضل الاولیاء والناسکین والفقراء والمساکین صفحہ ۲۱۷-۲۱۶)

حضور ﷺ کے درود پر مصنف کا ملأ اعلیٰ میں ذکر

واقعہ: صاحب تنبیہ الانام نے اپنے سابقہ خواب کے بعد لکھا ہے کہ اس کے بعد میں نے اپنے والدؒ کو خواب میں دیکھا وہ بھی انتہائی خوش تھے اور مجھ پر راضی تھے میں نے ان سے عرض کیا آپ کو خدا کی قسم! آپ کو میں نے کوئی فائدہ پہنچایا ہے؟ فرمایا ہاں خدا کی قسم تم نے مجھے فائدہ پہنچایا میں نے کہا کس چیز کا؟ فرمایا کہ تم نے جو نبی کریم ﷺ پر کتاب لکھی ہے اس سے میں نے کہا آپ کو اس کا کس نے بتایا؟ فرمایا خدا کی قسم تمہارا ملأ اعلیٰ میں اس کی وجہ سے ذکر ہوا ہے۔

جمعہ کے دن ہزار مرتبہ درود پڑھنے کا انعام

واقعہ: حضرت ابوعبداللہ بن نعمان نے اپنی کتاب "مصباح الظلام" میں لکھا ہے کہ ہمیں حضرت خلاد بن کثیر سے نقل کیا گیا ہے جب وہ نزع کی حالت میں تھے تو لوگوں نے آپ کے سر کے پاس ایک رقعہ دیکھا جس میں یہ لکھا ہوا تھا "هذه براءة من النار لخلاد بن كثير" "یہ خلاد بن کثیر کے لئے جہنم سے نجات کا پروانہ ہے"۔ تو انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا کہ آپ کا کیا عمل تھا؟ تو ان کی اہلیہ محترمہ نے فرمایا کہ یہ ہر جمعہ ایک ہزار مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ پر یہ درود پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ مُحَمَّدٍ .

درود شریف کی برکت سے شیخ ابوالحسن شاذلیؒ کی درندوں سے حفاظت

واقعہ: حضرت ابوالحسن شاذلیؒ سے منقول ہے کہ وہ ایک بیابان میں تھے آپ کے پاس درندے آئے تو آپ کو اپنے متعلق خوف لاحق ہوا تو نبی کریم ﷺ پر آپ درود پڑھنے لگے اس بھروسے سے کہ حضور ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ

"من صلی علیه واحدة صلی علیها عشرة".

"جس نے حضور ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں"۔

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے "صلاۃ" رحمت کے معنی میں ہے جس پر اللہ رحمت کرے اللہ اس کو کافی ہو جاتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے حضرت ابوالحسن شاذلیؒ ان درندوں سے بچ گئے۔

درود شریف کی برکت سے ہاتھ کٹنے سے بچ گیا

ابن ملقنؒ نے اپنی کتاب "الحدائق" میں لکھا ہے کہ ایک شخص کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعویٰ کیا کہ ایک آدمی نے اس کا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی پیش کر دیئے اور ان دونوں گواہوں نے اس کے خلاف گواہی بھی دیدی تو حضور ﷺ نے ارادہ کیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں تو مدعی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس اونٹ کو بلا لیں اور اس سے پوچھیں کہ اسے کس نے چوری کیا ہے؟ تو مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے یا رسول اللہ! کہ اللہ تعالیٰ میری صفائی اس کی زبان پر جاری کر دیں گے تو حضور ﷺ نے اس اونٹ کو بلایا اور پوچھا میں کون ہوں؟ اونٹ نے صاف زبان میں کہا کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں آپ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں

کیونکہ یہ مدعی منافق ہے اور یہ دونوں گواہ بھی منافق ہیں یہ اس آدمی کے ہاتھ کاٹنے پر آپ کی وجہ سے یا رسول اللہ دشمنی اور عداوت کی وجہ سے متفق ہو گئے ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تجھے اللہ نے تیرے ہاتھ کٹوانے سے کس عمل کی وجہ سے بری کیا ہے تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا کوئی بڑا عمل نہیں ہے بس یہی ہے کہ میں نہ اٹھتا ہوں نہ بیٹھتا ہوں مگر آپ پر درود پڑھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہی عمل کرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم سے بھی بچا دیں گے جس طرح سے دنیا میں ہاتھ کاٹنے کی اذیت سے بچالیا۔

میرا درود سیاہی کے ساتھ کتاب پر لکھا جارہا تھا

واقعہ: حضرت امام حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ا.ن ہبیرہ نے بیان کیا کہ میں حضور ﷺ پر درود پڑھا کرتا تھا میری آنکھیں بند ہو گئیں تو میں نے اپنی آنکھوں کے پیچھے ایک کاتب کو دیکھا جو سیاہی سے میرے حضور ﷺ پر درود پڑھنے کو کاغذ پر لکھ رہا ہے اور میں اس کاغذ پر حروف لکھنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں جب میں نے اپنی آنکھیں کھولیں کہ میں اپنی آنکھ سے دیکھوں تو میں نے اس کو دیکھا کہ مجھ سے وہ تحریر چھپ گئی تھی حتیٰ کہ میں نے اس کے کپڑے کی سیاہی کو دیکھ لیا۔

فرشتے درود کو نور کے قلم سے لکھتے ہیں

واقعہ: امام شعرانیؒ نے اپنی کتاب "منن الکبریٰ" میں لکھا ہے کہ مجھے شیخ احمد سرویؒ نے بیان کیا کہ انہوں نے فرشتوں کے نور کے ان قلموں کو دیکھا ہے جس سے وہ ہر وہ لفظ لکھتے ہیں جو درود پڑھنے والے حضور ﷺ پر درود پڑھتے ہیں ایک صحیفے میں وہ ان کو لکھتے ہیں۔

درود کی برکت سے کالا منہ سفید ہو گیا

واقعہ: حضرت امام سفیان ثوریؒ نے بیان کیا کہ میں نے حج کرنے والے لوگوں میں سے ایک آدمی کو دیکھا جو کثرت سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر درود پڑھ رہا تھا تو میں نے اس سے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تعریف کا موقع ہے تو اس نے کہا میں آپ کو نہ بتاؤں کہ میں اپنے شہر میں تھا میرا ایک بھائی تھا اس کی وفات کا وقت آ گیا تو میں نے اس کو دیکھا کہ اس کا چہرہ اچانک سیاہ ہو گیا تھا تو میرا خیال ہوا کہ کمرے میں اندھیرا چھا گیا ہے تو جب میں نے اپنے بھائی کا یہ حال دیکھا تو مجھے بڑا دکھ ہوا چنانچہ میں اسی حالت میں تھا کہ میرے گھر میں ایک شخص آیا اور میرے بھائی کو دیکھا اس آدمی کا چہرہ چمکتے ہوئے چراغ کی طرح تھا تو میرے بھائی کے چہرے سے اس نے کپڑا اہٹایا اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ چہرے کی سیاہی مٹ گئی اور اس کا چہرہ چاند کی طرح چمکنے لگا میں نے جب دیکھا تو بہت خوش ہوا میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہو اللہ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے بڑا اچھا کام کیا ہے فرمایا کہ میں وہ فرشتہ ہوں جو نبی کریم ﷺ اور ان پر درود پڑھنے والوں کے متعلق ہوں میں نے ہی اس کے ساتھ یہ کیا تیرا یہ بھائی کثرت سے حضور ﷺ پر درود پڑھتا تھا اس سے ایک گناہ سرزد ہو گیا تھا جس سے اس کا منہ کالا ہو گیا تھا پھر اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضور ﷺ پر درود پڑھنے کی برکت سے اس کی مدد فرمائی اور اس سے اس سیاہی کو دور کر دیا اور یہ چمک کا لباس عطا فرما دیا۔

درود کی فضیلت میں حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ سے مروی حدیث

شیخ مجد الدین فیروز آبادیؒ نے اپنی سند سے ابو المظفر سمرقندیؒ تک یعنی

عبداللہ بن خیام تک نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں ایک دن میں کعب کے بیابان میں گیا تو راستہ بھٹک گیا تو میں نے حضرت خضرؑ کو دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا تیز چلو تو میں آپ کے ساتھ چلنے لگا مجھے گمان تھا کہ یہ خضر ہیں میں نے پوچھا آپ کا کیا نام ہے فرمایا خضر بن...... ابو العباس تو میں نے ان کے ساتھ ایک اور ساتھی کو دیکھا تو میں نے پوچھا ان کا کیا نام ہے فرمایا الیاس بن سام تو میں نے کہا اللہ آپ دونوں پر رحمت فرمائے کیا آپ دونوں نے حضور ﷺ کی زیارت کی ہے انہوں نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا تمہیں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی قسم آپ مجھے ایسی چیز بتائیں میں آپ کی طرف سے اس کو بیان کیا کروں تو انہوں نے فرمایا ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا:

"ما من مؤمن صلی علی محمد الا نضر قلبه و نوره الله عزوجل".

جو شخص حضرت محمد ﷺ پر درود پڑھے گا تو اس کے دل کو بھی اللہ تعالیٰ تروتازہ کریں گے اور اس کو منور بھی کر دیں گے۔

حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ سے درود کے متعلق احادیث

اور میں نے حضرت خضرؑ اور حضرت الیاس سے سنا یہ دونوں فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھے جن کا نام شمویل تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو دشمنوں پر مدد عطا فرمائی تھی وہ دشمنوں کے تعاقب میں نکلے لوگوں نے کہا یہ جادوگر ہے اس لئے آیا ہے کہ ہماری آنکھوں پر جادو کرے اور ہمارے لشکروں کو تباہ کرے تو ہم اس کو سمندر کے ایک کونے میں ڈال دیتے ہیں اور اس کو شکست دیتے ہیں تو حضرت شمویل چالیس آدمیوں کے قافلے میں نکلے تو انہوں نے ان کو سمندر کے ایک کنارے تک پہنچایا اور انہوں نے کہا اب ہم کیا کریں تو آپ نے فرمایا کہ

سوار ہو جاؤ اور یہ کہو: ''صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ''۔
تو وہ سوار ہو گئے اور یہی کہا تو ان کے جو دشمن تھے وہی سمندر کے کونے میں ہو گئے اور سب کے سب غرق ہو گئے۔
حضرت خضر نے فرمایا یہ سب ہماری آنکھوں کے سامنے ہوا تھا۔
اور میں نے ان دونوں حضرات سے یہ بھی سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے جناب نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ

''من صلی علی محمد طهر الله قلبه من النفاق كما يطهر الثوب الماء''.

جو شخص حضرت محمد ﷺ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نفاق سے ایسے پاک کریں گے جیسے کپڑے کو پانی سے پاک کرتے ہیں۔
اور میں نے ان دونوں حضرات سے یہ بھی سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے یہ حدیث بھی سنی تھی کہ

'' ما من مؤمن يقول صلى الله على محمد الا احبه الناس وان كانوا ابغضوه والله لا يحبونه حتى يحبه الله عزوجل''.

ترجمہ: جو مؤمن بھی '' صلی اللہ علیہ وسلم '' کہے گا تو لوگ اس سے محبت کریں گے اگرچہ وہ اس سے بغض رکھتے تھے خدا کی قسم وہ اس سے محبت نہیں کریں گے حتیٰ کہ اللہ عزوجل اس سے محبت کریں۔
اور ہم نے حضور ﷺ سے یہ بھی سنا تھا جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے:

''من قال صلى الله على محمد فقد فتح على نفسه سبعين بابا من الرحمة''.

جس شخص نے حضرت محمد ﷺ پر درود پڑھا تو اس نے اپنے متعلق رحمت کے ستر دروازے کھلوا لئے۔

صلی اللہ علی محمد کی برکات

اور ہم نے ان دونوں حضرات سے یہ سنا انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص شام سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ بوڑھا ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ آپ کی زیارت کرے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لے آؤ اس نے کہا وہ آنکھوں سے نابینا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ وہ سات ہفتے یعنی سات راتوں میں یہ پڑھا کرے:

"صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٌ"

تو وہ مجھے خواب میں دیکھ لے گا حتیٰ کہ وہ مجھ سے حدیث کی روایت کرے گا تو اس نے ایسا کیا تو اس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اور وہ حضور ﷺ سے حدیث روایت کرتا تھا۔

اور ان دونوں حضرات سے یہ بھی سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے یہ بھی سنا تھا:

" اذا جلستم مجلسا فقولوا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی محمد یو کل اللہ بکم ما سکا یمنعکم من الغیبة حتی لا تغتابوا فاذا قمتم فقولوا بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ علی محمد فان الناس لا یغتابونکم و یمنعهم الملک من ذلک".

ترجمہ: جب تم کسی جگہ بیٹھو تو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و صلی اللہ علی محمد" کہو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کریں گے تمہیں غیبت سے بچائیں گے حتیٰ کہ تم غیبت نہیں کرو گے۔ اور جب تم مجلس سے اٹھو تو یہ کہو "بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلی اللہ علی محمد" تو لوگ تمہاری غیبت نہیں

کریں گے اور ان کو فرشتہ اس سے روکے رکھے گا۔ (مجد الدین فیروز آبادی)

حضور ﷺ سلام کہنے والوں کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں

واقعہ: حضرت سلیمان بن سحیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ ہیں جو آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ ان کا کلام سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں میں ان کو جواب بھی دیتا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا، بیہقی)

حجرہ شریفہ کے اندر سے سلام کا جواب سنا

واقعہ: حضرت ابراہیم بن شیبانؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حج کیا پھر مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا اور قبر شریف کی طرف بڑھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام عرض کیا تو حجرۂ مقدسہ کے اندر سے میں نے جواب سنا آپ نے فرمایا "وعلیک السلام"۔

قبر شریف کے اندر سے "علیک السلام یا ولدی" کا جواب

واقعہ: حضرت امام سخاویؒ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں سید نور الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ جو سید عفیف الدین الشریف الحسینی الایجی کے والد ہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور روضہ اقدس پر حاضری دی اور فرمایا کہ میں نے سلام کا جواب قبر شریف کے اندر سے سنا فرمایا: "علیک السلام یا ولدی"

قبر شریف کے اندر سے سیدنا محمود کردیؒ نے جواب سنا

واقعہ: کتاب "باقیات الصالحات" سید محمود کردیؒ میں ہے کہ انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حجرۂ شریف کے پاس سے سلام عرض کیا

تو آپ ﷺ سے سلام کا جواب سنا جبکہ وہاں اور کوئی شخص موجود نہیں تھا فرماتے ہیں کہ میں حجرۂ شریفہ میں داخل ہوا اور اس کے اطراف میں گھوما تو میں نے کسی کو نہ دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جواب نبی کریم ﷺ کی طرف سے ہے۔

اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ ان کو ایسا ہی واقعہ سیدنا حمزہؓ کی قبر شریف کے پاس بھی حاصل ہوا اور حضرت سیدنا حمزہؓ نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کا نام حضرت حمزہؓ کے نام پر رکھیں تو انہوں نے اپنے بیٹے کا نام حضرت حمزہؓ کے نام پر رکھا۔

نماز میں سلام کا جواب حضور ﷺ سے سننے والے بزرگ

حضرت، عارف باللہ سیدی علی بن علوی بن عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ العلوی جو خالع کی نسبت سے مشہور ہیں ۵۲۷ھ میں فوت ہوئے تھے یہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت کرتے تھے مشکل مسائل آپ سے پوچھا کرتے تھے اور حضور ﷺ ان کو یہ مسائل بتایا کرتے تھے جب یہ تشہد میں یا کسی اور موقع پر "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہتے تھے تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے "وعلیک السلام یا شیخ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کا جواب سنتے تھے اور بسا اوقات "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کا لفظ آپ بار بار دہراتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں دہراتے ہیں؟ تو فرمایا اس لئے کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کا جواب سن لوں۔

بعض اکابر قبر اطہر میں حضورؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے

شبلیؒ فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ نے "تنبیہ المغترین" میں لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب میں ان حضرات کے اخلاق ذکر کئے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب بھی حضور علیہ الصلاۃ والسلام اپنی قبر

شریف میں پانچ نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھتے تھے اور یہ حضرات حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو بھی سلام عرض کرتے تھے تو ان کا جواب سنتے تھے جب یہ ''السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ'' کہتے تھے۔

حضورؐ اور حضرت الیاس اور حضرت خضر سے ملاقات پر ہی ولایت میں کمال حاصل ہوتا ہے

شیخ شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدی علی الخواصؒ سے سنا آپ نے فرمایا کہ کسی کے لئے ولایت محمدیہ میں قدم رکھنا ثابت نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام اور حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہم السلام سے ملاقات کرے اور تمام صادقین کو یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے بعض محجوبین اس سے انکار کرتے ہیں ان کے انکار سے اس مسئلے میں کوئی عیب واقع نہیں ہوتا۔

سیدی ابو العباس مرسیؒ کا ولایت میں کمال

سیدی ابو العباس مرسیؒ نے اپنے مریدین کو فرمایا کیا تم میں ایسا شخص ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو وجود میں لانے کا ارادہ کریں تو اس کو ظاہر کرنے سے پہلے اس شخص کو اس کی اطلاع فرمادیں تو انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جب وہ جناب نبی کریم ﷺ پر نماز میں درود پڑھے تو حضور ﷺ کی طرف سے اپنے کانوں سے جواب سنے تو انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ پھر اپنے ان دلوں پر روؤ جو اللہ سے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے پردے میں ہیں تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں رات یا دن کی کسی ایک گھڑی میں ایک لحظہ کے لئے بھی جناب رسول اللہ ﷺ سے پردے میں چلا جاؤں تو میں اپنے آپ کو جماعت

فقراء میں سے شمار نہ کروں۔

امام شعرانیؒ فرماتے ہیں لیکن فقر اور حضور ﷺ سے مقام اخذ کے درمیان اور حضور ﷺ کی قبر شریف سے سلام کا جواب سننے میں ایک کم ایک لاکھ مقامات ہیں تو جو شخص اس مقام کا دعوی کرتا ہے تو ہم اس سے ان مقامات کا مطالبہ کریں گے پس جب ہم اس کو دیکھیں گے کہ وہ ان تمام مقامات کو نہیں جانتا تو ہم اس کو جھوٹا کہیں گے۔

قبر پر حاضر ہو کر تعریفی اشعار کہنے پر مغفرت

واقعہ: ابن بشکوالؒ نے حضرت محمد بن حرب باہلیؒ سے نقل کیا ہے کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور جناب نبی کریم ﷺ کی قبر اقدس کے پاس پہنچا تو ایک دیہاتی کو دیکھا جس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کی ٹانگ باندھی اور قبر اقدس کی طرف بڑھا اور خوبصورت طریقے سے سلام کہا اور خوبصورت طریقے سے دعا مانگی پھر کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی کے ساتھ خاص کیا ہے اور آپ پر ایسی کتاب اتاری ہے جس میں آپ کے لئے اولین اور آخرین کے علم کو جمع کر دیا ہے اور اپنی کتاب میں فرمایا ہے اور اس کی بات سچی ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. (سورة النساء: ٦٤)

ترجمہ: اور اگر ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کو بخشواتا تو وہ اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔

اور میں آپ کے پاس آیا ہوں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں آپ کے رب کے سامنے آپ کو سفارشی بناتا ہوں اور یہ شفاعت وہی ہے جس کا اللہ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے پھر قبر اقدس کی طرف متوجہ ہوا اور یہ شعر کہے۔

یاخیر من دفنت فی القاع اعظمه
فطاب من طیبهن القاع والاکم

انت النبی الذی ترجی شفاعته
عند الصراط اذا مازلت القدم

نفسی الفداء لقبر انت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

ترجمہ: (۱) اے بہترین ذات جس کی ہڈیاں نرم زمین میں دفن کی گئیں ان کی خوشبو سے نرم زمین اور ٹیلے بھی خوشبودار ہو گئے۔

(۲) آپ وہ نبی ہیں جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے پل صراط پر جب قدم ڈگمگا جائیں گے۔

(۳) میری جان اس قبر پر فدا ہے جس میں آپ رہتے ہیں اس میں منبع عفت ہے اور اس میں جود و کرم ہے۔

پھر وہ اپنی سواری پر سوار ہوا اور چلا گیا مجھے اس میں کوئی شک نہیں ان شاء اللہ کہ وہ مغفرت کے ساتھ روانہ ہوا۔ (ابن بشکوال)

(امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں اس کی مثل روایت کیا ہے)۔

اس کے قریب عتبیؒ نے ایک مشہور حکایت نقل کی ہے جس کو یوسف بن اسماعیل نبھانی کی کتاب افضل الصلوات میں ذکر کیا گیا ہے اس کے آخر میں ہے پھر وہ دیہاتی چلا گیا تو میری آنکھوں پر نیند چھا گئی میں نے حضور علیہ الصلاۃ

والسلام کوخواب میں دیکھا آپ نے فرمایا اے عتبی! اس دیہاتی کو جا کر ملو اور خوشخبری دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کردی ہے۔

بہت سے علماء نے ان اشعار کو اپنی کتابوں میں ایسے ہی نقل کیا ہے ان میں پہلا شعر جو ہے اس میں کچھ نامناسب سیتعبیر ہے جس کو اس طرح بدلا جا سکتا ہے۔

یا خیر من عبقت بالقاع تربته

فطاب بالطیب منها القاع والاکم

اے وہ بہترین ذات جس سے آپ کی قبر کی نرم ہموار زمین کی مٹی خوشبودار ہوگئی پھر اس پاکیزہ خوشبو سے وہ زمین اور ٹیلے بھی معطر ہوگئے۔

درود پڑھنے والوں سے خوشبو آتی تھی

واقعہ: حضرت رصاعؒ نے اپنی کتاب "تحفة الاخیار" میں اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

"ما من مجلس یصلی فیه علی النبی ﷺ الا عرفت له رائحة طیبة حتی تصل الی عنان السماء فتقول الملائکة هذا مجلس صلی فیه علی محمد ﷺ".

ترجمہ: جس مجلس میں نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا جاتا ہے تو وہاں سے ایک پاکیزہ خوشبو اٹھتی ہے حتیٰ کہ آسمان تک پہنچتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں حضور ﷺ پر درود پڑھا گیا ہے۔

سید المرسلین ﷺ کے بعض محبین نے فرمایا کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تمام حضرات میں سب سے پاکیزہ اور مطہر تھے جب آپ کا کثرت سے نام لیا جائے اور آپ پر درود پڑھا جائے تو آپ کی وجہ سے اور آپ کے درود کی وجہ سے اس مجلس میں خوشبو پھیل جاتی ہے۔ بہت سے اولیاء

اللہ ہیں جن کو یہ خوشبو محسوس ہوتی ہے اور ملکوت کا وہ مشاہدہ کرتے ہیں بہت دفعہ یہ پاکیزہ خوشبو مجلس میں حضور ﷺ کی روحانیت کی وجہ سے محسوس ہوتی ہے جیسا کہ اس کو پاک فرشتے بھی محسوس کر لیتے ہیں۔

بعض صالحین کا بیان ہے جب وہ اللہ کا نام اور اللہ کے رسول کا نام لیتے تھے تو ان کے سینے سے کستوری اور عنبر سے بھی زیادہ پاکیزہ خوشبو نکلتی تھی۔

ایک اور بزرگ کا فرمان ہے کہ جب فجر ہوتی تو وہ اس وقت جنت کی خوشبو محسوس کرتے تھے تو وہ اپنے ساتھیوں کو بتا دیتے تھے کہ فجر ہو گئی ہے۔

اور اگر ہماری آنکھوں سے پردہ ہٹ جائے ہمارے دلوں سے حجاب زائل ہو جائے تو ہم ان خیالات کا مشاہدہ کریں اور ان ادراکات کو معلوم کریں لیکن مریض کو جب کوئی آفت لاحق ہوتی ہے اور وہ اس مصیبت میں گھر جاتا ہے تو اس کا ذوق بگڑ جاتا ہے تو جتنا بھی کڑواہٹ اس کو معلوم ہوتی ہے تو وہ اس کے اپنے منہ میں ہوتی ہے پانی میں نہیں ہوتی۔ اسی طرح سے جناب نبی کریم ﷺ کے ذکر پر جو خوشبو محسوس ہوتی ہے اس میں رکاوٹ بھی تمہاری ہی طرف سے ہے اور تمہارے ہی سبب سے اس میں حجاب ہے۔

بعض اکابر جب قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو ان کا لعاب شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہوتا تھا جب وہ قرآن شریف کی تلاوت کو بند کرتے تھے تو وہ مٹھاس بھی بند ہو جاتی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان لوگوں میں سے بنائے جو اللہ کے نام کے ذکر پر مٹھاس کو محسوس کرتے ہیں اور اللہ کے حبیب کے نام پر خوشبو پاتے ہیں یہ انعام اللہ تعالیٰ اپنے احسان کرم اور سخاوت سے ہمیں عطا فرمائے۔

اور یہ بات صفائی قلب اور حضور مع الرب اور صدق محبت اور تحقیق توبہ اور سلامت آفات سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ جس کو زکام ہو وہ لطف اندوز خوشبو

محسوس نہیں کرتا اور نہ ہی نابینا سورج کے طلوع ہونے کے باوجود سورج کے موجود ہونے کو معلوم کر سکتا ہے۔

واقعہ: حضرت رصاعؒ نے "تحفۃ الاخیار" میں لکھا ہے کہ مجھے ایک نیک آدمی نے بیان کیا کہ وہ کسی بے وطن آدمی کی قبر میں اترا تا کہ اس شخص کو دفن کرے تو اس کے غریب الدیار ہونے کی وجہ سے اس کے دل میں کچھ پریشانی سی لاحق ہوئی وہ فرماتے ہیں کہ کسی کے متعلق میرے دل میں اتنا دقت پیدا نہیں ہوئی جتنا کہ اس کے لئے پیدا ہوئی میں نے اس کے ساتھ بڑا انس محسوس کیا کہ ایسا میں نے کسی کے لئے محسوس نہیں کیا تھا اور یہ مغرب کا وقت تھا جب میں اپنے گھر واپس لوٹا تو میری گھر والی میری پاکیزہ خوشبو سے حیران ہونے لگی جبکہ مجھے کچھ بھی خوشبو محسوس نہیں ہوتی تھی انہوں نے میرے کپڑے پر لگی ہوئی مٹی سے بھی خوشبو محسوس کی اور اس کی خوشبو سے حیران ہوئی اور ذکر کیا کہ یہ خوشبو مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے حالانکہ مجھے کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا تو میں نے ان سے کہا کہ کوئی شک نہیں کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ہے اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اگر میں اہل ادراک میں سے ہوتا تو اس خوشبو کو سونگھتا پھر اس مردہ آدمی سے میں نے عبرت حاصل کی اور رو پڑا۔

درود پڑھنے والی لڑکی کے لعاب سے کنویں سے پانی نکل آیا

واقعہ: حضرت سیدی احمد انصاریؒ نے "صلوات القطب الدردیر" میں لکھا ہے کہ "دلائل الخیرات" کی تالیف کا سبب یہ ہوا کہ اس کے مؤلف سیدی محمد بن سلیمان الجزولیؒ کو جب نماز کا وقت پیش آیا تو آپ کھڑے ہوئے وضو کیا اور ایسا کوئی برتن نہ پایا جس سے وہ کنویں سے پانی نکالتے تو وہ اس حالت میں پریشان تھے کہ ان کی طرف ایک بچی نے اونچی جگہ سے دیکھا اور کہا

کون ہو؟ تو انہوں نے بتایا۔ تو بچی نے کہا کہ تم وہی ہو جس کی اچھی شہرت ہے اور پھر کہا کہ تم حیران ہو کہ کس طریقے سے کنویں سے پانی نکالو گے پھر اس نے کنویں میں لعاب ڈالا تو اس سے کنویں کا پانی زمین پر بہنے لگا۔

تو شیخ سیدی محمد بن سلیمان جزولیؒ نے فرمایا جبکہ وہ وضو سے فارغ ہو چکے تھے میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو اس مرتبے پر کیسے پہنچی؟ تو اس نے کہا اس ذات پر کثرت سے درود پڑھنے سے جو اگر لق و دق صحرا میں بھی چلے تو وہاں کے وحشی جانور بھی آپ ﷺ کے دامن کو تھام لیں۔

تو اس وقت سے میں نے قسم کھائی کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات کے متعلق درودوں کو ایک کتاب میں لکھوں گا۔

درود پڑھنے میں بخل کرنے والے کا انجام

واقعہ: "**شفاء الاسقام**" میں ایک آدمی کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کا ذکر سنتا تھا تو درود شریف پڑھنے میں بخل کرتا تھا جب وہ مر گیا تو اس کی زبان گنگ ہو گئی اور آنکھیں اندھی ہو گئیں اور جب موت کا وقت آیا تو اس کو حمام کی راکھ پر ڈال دیا گیا جس سے اس کو پیاس لگی تو مر گیا۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کی شرارت سے اور برے اعمال سے پناہ مانگتے ہیں۔

درود پڑھنے پر حضور ﷺ کی خوشی

حدیث: حضرت ابو عبداللہ الرصاعؒ اپنی کتاب "**تحفة الاخیار**" میں حضرت ابو طلحہؓ کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ

"دخلت علی رسول اللہ ﷺ واسار یر وجھہ تبرق فقلت یا رسول اللہ! ما رأیتک اطیب نفسا ولا اظھر بشرا منک فی یومک ھذا فقال وما لی تطیب نفسی ویظھر بشری

وانما فارقنی جبریل الساعة فقال یا محمد من صلی علیک صلاۃ من امتک کتب اللہ لہ بھا عشر حسنات و محاعنہ عشر سیئات ورفع لہ عشرت درجات“۔

ترجمہ: میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کے چہرہ مبارک کے تیور چمک رہے تھے میں نے کہا یارسول اللہ! میں نے آپ کو خوش نفس اور کھلتی ہوئی صورت میں اس دن کے علاوہ کبھی اتنا زیادہ نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا مجھے کیا ہوا میرا دل خوش کیوں نہ ہواور میرے جسم پر خوشی کے آثار کیوں نہ ظاہر ہوں ابھی ابھی جبرائیلؑ میرے پاس سے ہو کر گئے ہیں اور کہا ہے اے محمد! جو شخص آپ کی امت میں سے آپ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف کریں گے اور اس کے دس درجے بلند کریں گے۔

پانچ سو مرتبہ درود پڑھنے سے محتاجی ختم

واقعہ: حضرت رصاعؒ نے ”تحفة الاخیار“ میں لکھا ہے اس حدیث کے تحت جس کا مضمون یہ ہے کہ

”جو شخص جناب نبی کریم ﷺ پر پانچ سو مرتبہ درود پڑھے گا تو وہ محتاج نہیں ہوگا۔“

ایک شخص نے اس حدیث کو سنا اس کی محبت حضور ﷺ سے خوب تھی نیت بھی خالص تھی فقیر تھا دل سے، خوشی سے، اور حسن نیت سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر مذکورہ عدد کے مطابق اس نے درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو وہاں سے دولت عطا فرمائی جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں تھا۔

حضرت رصاعؒ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص حدیث مذکورہ کے مطابق درود

پاک کو پڑھے اور اس کو غنا حاصل نہ ہو اور فقر و فاقے میں رہے تو یہ اس کی اپنی نیت میں نقصان کی وجہ سے ہے اور اس کے دل میں خرابی ہے کیونکہ جس شخص کے دل میں بھی حضور ﷺ کی محبت ہوگی اور وہ اس کے ذریعے سے اللہ کے سامنے تقرب حاصل کرے گا تو وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا اگرچہ اس کے پاس دنیا کی کوئی چیز نہ ہو تو قناعت ہی اس کے لئے دولت ہوگی اور یہ ایسا خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوتا اور یہ مال سے بھی افضل ہے مال ختم ہو جاتا ہے لیکن قناعت ختم نہیں ہوتی اور یہی حیات طیبہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں ذکر کیا ہے۔

"وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً".

ترجمہ: جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اس کو پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔

درود کی برکت سے مجوسی مسلمان ہو گیا

واقعہ: حضرت ابو عبداللہ الرصاعؒ نے اپنی کتاب **"تحفة الاخيار"** میں بعض حکایات ایسی لکھی ہیں جو جناب نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کی برکت کا اظہار کرتی ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس کو حضور ﷺ کے محبین میں سے ایک شخص نے روایت کیا کہ بغداد میں ایک آدمی تھا اس کو محتاجی لاحق تھی عیال دار تھا اور صبر کرنے والا عابد تھا ایک رات نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اس کی اولاد بھوک سے رونے لگی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اپنی اولاد اور اپنے بچوں کو بلایا اور کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر درود پڑھو شاید کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ درود کی برکت سے جو ہم حضور علیہ السلام پر پڑھیں گے اپنے فضل و احسان اور سخاوت سے ہمیں غنی فرما دے چنانچہ وہ سب بیٹھ گئے حتیٰ کہ ان پر نیند غالب

ہوئی اور یہ شخص سو گیا تو نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے اس سے فرمایا جب کل صبح ہو تو تم فلانے مجوسی کے گھر چلے جاؤ اور اس کو سلام کہو اس کو کہو کہ تمہارے لئے دعا قبول ہوگئی ہے اور اس کو کہو کہ تمہیں محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جو کچھ تمہیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ بہت بڑھے گا تو وہ شخص خوشی خوشی بیدار ہوا اور اپنے دل میں کہا جو شخص نبی کریم ﷺ کو دیکھے تو وہ سچ دیکھتا ہے کیونکہ شیطان حضور ﷺ کی شکل نہیں بنا سکتا لیکن یہ بات محالات میں سے ہے کہ حضور ﷺ مجھے مجوسی کی طرف بھیجیں اور اس کو سلام کہیں تو وہ دوبارہ سو گیا تو دوبارہ حضور ﷺ کو دیکھا اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اس کو وہی پہلے والی بات فرمائی جب صبح ہوئی تو اس شخص نے نماز فجر پڑھی پھر چلا گیا اور اس مجوسی (آگ پرست) کا گھر پوچھنے لگا وہ مجوسی دولت مندی میں بڑی شہرت رکھتا تھا لوگوں نے اس کا بتایا تو یہ اس کے سامنے پہنچا تو دیکھا کہ مجوسی کے سامنے بہت سے لوگ خدمتگار موجود ہیں مجوسی (آگ پرست) نے اس کو نہ پہچانا اور کہا کہ کس کام سے آئے ہو؟ اس فقیر نے کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان ایک راز کی بات ہے تو مجوسی نے باقی لوگوں کو ہٹ جانے کا حکم دیا تو اس نے کہا کہ ہمارا نبی تمہیں سلام کہتا ہے تو مجوسی نے کہا کہ تمہارا نبی کون ہے؟ کہا محمد ﷺ آپؐ نے مجھے اس کی تاکید کی ہے۔ تو مجوسی نے کہا تم پر خدا گواہ ہے کہ تیرے نبی نے واقعی تجھے میری طرف بھیجا ہے تو اس نے کہا کہ اللہ گواہ ہے تو مجوسی نے پوچھا کہ تمہیں کیا فرمایا ہے کہا کہ یہ فرمایا ہے کہ جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہے وہ بڑھے گا اور دعا قبول ہوگئی ہے تو مجوسی نے کہا کہ تم جانتے ہو وہ دعا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے تو اس کو مجوسی نے کہا کہ میرے کمرے میں آجاؤ تو میں تمہیں بتاؤں چنانچہ میں اس کے ساتھ اس کے گھر کے ایک کمرے میں گیا تو اس نے مجھے کہا اپنا ہاتھ آگے کرو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ

اللہ کے رسول ہیں پھر وہ مسلمان ہو گیا اور بہترین مسلمان ہوا اور اپنے ہم نشینوں کو بلایا اور ان سے کہا جان لو کہ میں گمراہی پر تھا مجھے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے تو میں ہدایت پر آ گیا ہوں اور میں نے تصدیق کی ہے اللہ سبحانہ پر اور اس کے نبی حضرت محمد ﷺ پر ایمان لایا ہوں پس تم میں سے جو بھی ایمان لے آئے تو جو کچھ میرا اس کے پاس ہے اس کے لئے حلال ہے اور اس کے پاس بہت سے لوگ تھے جو اس کی تجارت کرتے تھے ان میں سے بھی اکثر لوگ مسلمان ہو گئے اور کچھ لوگ رہ گئے جو اس کے پاس اس کا مال لے آئے پھر اس نے اپنے بیٹے کو پکارا اور کہا اے بیٹے! مجھے اسلام کی ہدایت مل گئی ہے اور میں مسلمان ہو گیا ہوں اگر تو مسلمان ہو جائے تو تو میرا بیٹا ہے اور اگر تو اپنے دین پر رہے تو میں تجھ سے بری ہوں۔ تو اس سے اس کے بیٹے نے کہا کہ میں ابا جان آپ کی مخالفت نہیں کروں گا جو طریقہ آپ پسند کریں گے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں پھر اس نے اپنی بیٹی کو پکارا جس کا نکاح اس کے اپنے بھائی کے ساتھ ہوا تھا اور یہ مجوسی مذہب کے مطابق درست تھا تو اس سے بھی مجوسی نے وہی بات کہی جو اپنے بیٹے سے کہی تھی تو اس نے کہا ابا جان میں بھی شادی کی بات سے ہی اپنے بھائی کے ساتھ سونے کو ناپسند کر رہی تھی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو وہ نو مسلم خوش ہوا اور ان کے مسلمان ہونے سے فرحت محسوس کی اور اس آدمی سے کہا تو چاہتا ہے کہ تجھے اس دعا کا بتاؤں جس کا تو نے ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ حضور ﷺ مجھ سے خوش ہیں کہا کہ ہاں تو اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح اس کے بھائی سے کر دیا تھا پھر میں نے بہت سا کھانا کھلایا وہ کھانا شہر کے لوگوں اور دیہاتیوں نے کھایا کوئی بھی نہ بچا جس نے کھانا نہ کھایا ہو پھر وہ واپس چلے گئے اور میں تھکا ہارا اپنے

گھر کی چھت پر بستر بچھا کر سو گیا تا کہ آرام کرلوں میرے گھر کے قریب ہی ایک بیوہ عورت تھی اس کی چھوٹی بیٹیاں تھیں وہ ذکر کر رہی تھی کہ وہ حضرت علیؓ کے چھوٹے بیٹے حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہیں میں نے ایک بیٹی سے سنا وہ اپنی ماں سے کہہ رہی تھی اماں! تم دیکھ رہی ہو اس مجوسی نے اس رات کیا انتظام کیا ہے ہمیں بھی ہماری بھوک اور فقر کی وجہ سے کھانے کی خواہش غالب ہو گئی ہے اللہ اس کی ہماری طرف سے جزائے خیر نہ دے جب میں نے اس کی یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا اور غمگین ہو گیا پھر میں جلدی سے نیچے اترا اور کچھ کھانا اور بہت ساری روٹیاں اٹھائیں اور ان بچیوں کی تعداد پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ تین بیٹیاں ہیں اور ایک ماں ہے تو میں نے ان کے لئے چار جوڑے اور بہت سارا خرچہ اٹھایا اور ان کی طرف بھیج دیا اور ایک جگہ سے جھانکنے لگا جب وہ ان کے پاس پہنچا تو وہ خوش ہو گئیں اور کہا اے اماں! ہم اس کھانے کو کیسے کھائیں یہ تو مجوسی ہے تو اس نے ان سے کہا کہ کھاؤ اللہ تعالیٰ کے رزق سے اللہ نے یہ رزق تمہاری طرف بھیجا ہے اس نے کہا اے اماں! ہم یہ کھانا کھائیں وہ تو مجوسی ہے حتیٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لئے اسلام کی دعا کریں اور اس کی کہ وہ ہمارے دادا حضور ﷺ کی شفاعت سے جنت میں داخل ہو جائے چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے لگیں اور ان کی ماں ان کی دعا پر آمین کہنے لگی پس یہی وہ دعا ہے جو میں تمہیں بتانا چاہتا تھا اور حضور ﷺ نے مجھے بشارت دی تھی اور میں تمہارے ساتھ پورا پورا احسن سلوک کرنا چاہتا ہوں جب میں نے اپنی بیٹی کا اپنے بیٹے سے نکاح کیا تھا تو میں نے اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا آدھا میں نے ان کو دے دیا تھا اور آدھا میں نے روک لیا تھا اب اسلام نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی ہے تو میں تجھے ان دونوں بیٹا بیٹی کے درجے میں رکھتا ہوں اور ان کو جتنا مال دیا تھا وہ تجھے دیا پس تم اپنے گھر والوں کے لئے اس سے مدد حاصل کرو۔

رات کے ایک ہزار مرتبہ درود پڑھنے سے پریشانیاں دور

واقعہ: حضرت ابوعبداللہ الرصاع ؒ اپنی کتاب "تحفۃ الاخیار" میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص بغداد میں رہتا تھا مال بھی بہت تھا اس کا رزق بھی وسیع تھا خشکی اور سمندر کے سفر کرتا تھا یہاں تک کہ اس پر زمانہ بدل گیا اور حالات بگڑ گئے اموال ختم ہو گئے۔ اس نے لوگوں سے قرض اٹھا لئے اور اس پر قرض بھی بہت چڑھ گئے ہاتھ اس کے زمین کو جا لگے اور اکثر اوقات اس کی ضروریات بھی پوری نہ ہوتی تھیں تو قرض خواہوں میں سے ایک قرض خواہ اس سے ملا اس نے اس سے پانچ سو دینار لینے تھے لیکن اس کے پاس کچھ نہ تھا تو کہا کہ ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا لیکن ہمیں وفا نہ ملی تو مقروض نے کہا میں تجھ سے خدا واسطے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے شرمندہ نہ کر میں نے تیرا قرض دینا ہے اور تیرے علاوہ بھی مجھ پر بہت سے لوگوں کے قرضے ہیں اگر تو مجھ سے اس طرح مطالبہ کرے گا تو سب لوگ چڑھ آئیں گے خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے قرض خواہ نے کہا میں نے بھی حلف اٹھایا اور اس کو قاضی کے سامنے پیش کیا تو اس نے اقرار کیا تو اس سے قاضی نے کہا اس کو اس کا مال ادا کر دو اس نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے قاضی نے کہا یا تو کوئی ضامن لے آ یا جیل جانا ہوگا تو قرض خواہ قرض دار کے ساتھ چلا لیکن کوئی اچھا ضامن نہ ملا تو اس کو ایک نوکر نے کہا اب تو آپ کو جیل جانا ہی پڑے گا جیسا کہ قاضی نے کہا ہے تو اس نے قرض خواہ سے نرمی کا مطالبہ کیا اور اس سے اللہ عظیم کے واسطے سے سوال کیا کہ وہ اس کو اس رات چھوڑ دے تاکہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ رہ سکے اور پھر ان کو الوداع کہے جب صبح ہوگئی تو وہ اس کے پاس آجائے گا اور جیل چلا جائے گا اور وہی اس کی قبر بن جائے گی ہاں اگر اللہ تعالیٰ سبحانہ نے کچھ کشادگی کا احسان فرما دیا تو اور کہا میرا

ضامن اس رات کا حضرت محمد ﷺ ہیں تو اس کو قرض خواہ نے کہا میں نے تیری یہ بات قبول کی چنانچہ یہ شخص اپنے گھر کی طرف پریشان اور غمگین اور کبیدہ خاطر مغموم ہو کر لوٹا اس سے اس کی بیوی نے کہا کیا بات ہے آج کہاں رہے؟ تو اس نے بیوی کو تمام قصہ سنایا اور جو اس کی حالت ہوئی اور جو کچھ قرض خواہ کے ساتھ پیش آیا اور یہ کہ کس طرح سے قاضی نے اس کے لئے جیل کا حکم کیا اور یہ کہ میں تجھے واسطہ دیتا ہوں کہ تو مجھے اس رات چھوڑ دے کہ میں اپنی اولاد کے ساتھ رات گزار لوں اور ان کو الوداع کہوں کل میں تیرے پاس آجاؤں گا اور رسول اللہ ﷺ میری اس بات کے ضامن ہیں چنانچہ اس نے مجھے چھوڑا اور میں تمہارے پاس آ گیا تو اس کی بیوی نے اس سے کہا غمگین نہ ہو جس کا ضامن رسول اللہ ﷺ ہو تو وہ کس طرح غمگین حالت میں رات گزار سکتا ہے

پھر جب وہ سونے لگا تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا حتی کہ اس کی آنکھ لگ گئی اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام خواب میں تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ جب صبح ہو تو وزیر الملک کے پاس چلے جانا اور اس کو کہنا تجھے جناب رسول اللہ ﷺ سلام فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میری طرف سے میرا دین ادا کر دے اور دین کی مقدار پانچ سو دینار ہے قاضی نے مجھے اس کی وجہ سے جیل میں ڈالنے کا حکم کر دیا ہے اور میں اسی لئے چھوٹا ہوں کہ حضور ﷺ کی ضمانت دے دی تھی اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی نشانی یہ ہے کہ تو مجھ پر ہر رات ایک ہزار مرتبہ درود پڑھتا ہے چنانچہ جب گزشتہ رات تو نے درود پڑھا تو تعداد میں تجھ سے غلطی ہو گئی اور تجھے شک تھا کہ تو نے اس تعداد کو پورا کیا ہے اور تعداد کامل ہے یا نہیں۔ تو یہ شخص جب جاگا تو بہت خوش تھا جب صبح کی نماز پڑھی تو اس وزیر کی طرف چلا گیا تو اس کے دروازے پر ایک شخص کھڑا تھا اور اس کی سواری اس کے سامنے تھی اس کو سلام کیا اور کہا کہ میں تمہاری طرف پیغام لے کر آیا ہوں اس

نے پوچھا کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے؟ کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ بھی حکم ہے کہ میری طرف سے قرض ادا کردو اور وہ اتنا اور اتنا ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ تو مجھ پر روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود پڑھتا ہے چنانچہ جب پچھلی رات ہوئی تو تجھ سے غلطی ہوگئی اور تجھے شک تھا کہ تو نے درود مکمل کیا ہے یا نہیں حضور علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تو نے اس درود کو مکمل تعداد میں ہی پڑھا تھا جب اس وزیر نے یہ بات سنی تو اس کی سچائی کو پہچانا اور اپنے گھر میں داخل ہوا اور اس کو بھی اپنے پاس داخل ہونے کا کہا اور کہا کہ اپنی بات دوبارہ میرے سامنے دہراؤ تو اس نے دوبارہ دہرائی تو وزیر خوش ہوا اور اس کی آنکھوں کے درمیان حضور ﷺ کے اکرام کی خاطر بوسہ دیا اور کہا نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے خوش آمدید اور اس کو پانچ سو دینار اس کے قرضے کے دیئے اور پانچ سو دینار اس کے گھر والوں کے لئے دیئے اور پانچ سو دینار اس کے بچوں کے لئے بطور سخاوت کے دیئے اور پانچ سو دینار اس کو خوشخبری سنانے کے دیئے اور پانچ سو دینار اس کے خواب کے سچے ہونے کے دیئے چنانچہ جب خواب دیکھنے والا اپنے گھر کی طرف لوٹا تو بہت خوش تھا اس طرح سے وہ پانچ سو دینار لے کر قرض خواہ کے پاس چلا گیا اور اس کو کہا کہ قاضی کے گھر کی طرف میرے ساتھ چلو چنانچہ جب وہ قاضی کے پاس پہنچا تو قاضی اس کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس کو سلام کیا اور اس سے کہا کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تھے جبکہ میں خواب دیکھ رہا تھا مجھے آپ نے حکم دیا ہے کہ میں یہ قرض تیری طرف سے ادا کردوں اور اتنا ہی میں اپنی طرف سے اور دیتا ہوں پھر قرض خواہ نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ مجھے تجھ سے لینا تھا اس کو میں نے چھوڑ دیا اور اتنا ہی میں اپنی طرف سے دیتا ہوں کیونکہ میں نے بھی جناب نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے اس کی وصیت فرمائی چنانچہ جب یہ شخص

واپس ہوا تو اس کی ملکیت میں چار ہزار دینار آ چکے تھے اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے کی برکت سے بڑھ چکے تھے۔

درود پڑھنے والے کیلئے عید میں خوشی کا انتظام

واقعہ: حضرت ابوعبداللہ الرصاعؒ نے اپنی کتاب ''تحفة الاخیار'' میں لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن بن حارث اللیثیؒ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں مشغول رہتے تھے آپ پر کثرت سے درود پڑھتے تھے فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایک مرتبہ وقت بہت تنگ آیا یہاں تک میں بغیر خرچ کے رہ گیا میرے پاس کچھ نہیں تھا عید بھی قریب تھی اور ہم سب تنگی میں تھے جب عید کی رات آئی تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا کہ پہنیں یا کھائیں وہ رات ہم نے بڑی مشقت سے گزاری رات کی دو گھڑیاں ہی گزری ہوں گی کہ دروازہ کھٹکا آواز اور آہ و بکا دروازے پر تھی تو ہم نے دروازہ کھولا تو دروازے پر کچھ شمعیں جل رہی تھیں جن کو کچھ لوگوں نے اٹھا رکھا تھا اور ابن ابی فلاں دروازے پر موجود تھا اور وہ اپنے زمانے کے خاص لوگوں میں سے تھا اور اہل وقت میں سے تھا وہ ہمارے پاس آیا تو ہم حیران ہو گئے اس وقت اس کے آنے سے اس نے کہا میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے فرمایا ہے کہ ابوالحسن اور ان کی اولاد بہت بڑے فقر اور بڑی مشکل میں ہیں جو کچھ اللہ نے تم پر وسعت فرمائی ہے اس میں سے کچھ اس رات میں لے کر جاؤ جس سے وہ اپنے بچوں کو کچھ کپڑے پہنا دیں اور ان پر کچھ خرچ کر لیں اور اپنے بچوں پر بھی اور ان کے گھر کے لوگوں کو بھی خوشی پہنچے چنانچہ میں کھڑا ہوا اور یہ کپڑے اٹھائے اور یہ خرچہ بھی اور میں نے درزیوں کو بھی بلوالیا ہے وہ میرے ساتھ آئے ہیں پھر درزیوں کو کپڑوں کے کاٹنے کا حکم دیا اور ان سے کہا کہ پہلے بچوں کے

کپڑے کاٹو کیونکہ ان کو صبر نہیں ہوتا بخلاف بڑی عمر کے لوگوں کے کیونکہ ان کو صبر آجاتا ہے چنانچہ درزی ان کے پاس بیٹھے یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور گھر والوں میں سرور تھا ان کے دل میں کسی قسم کا غم نہ رہا تھا۔

اونٹ بھی کہہ رہا تھا "اَللّٰہُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ"

واقعہ: محمد بن اسماعیل انطاکیؒ نے اپنی کتاب "مطالع الانوار فی الصلاۃ علی النبی المختار" میں بحوالہ کتاب القربہ لابن بشکوالؒ ذکر کیا ہے حضرت ابوعلی صدفیؒ نے اس واقعہ کو حضرت عبداللہ الروزباری کی طرف منسوب کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں دیہات میں سفر کر رہا تھا کہ میرے اونٹ نے ٹھوکر کھائی تو میں نے کہا "الله" تو اونٹ نے کہا "الله و صلّی الله علی محمد"۔

حضرت ابوبکر و عمرؓ کو برا کہنے والا حضورؐ کے جواب سے محروم

واقعہ: "شفاء الاسقام" میں حضرت ابوعلی القطانؒ سے منقول ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ میں جامعہ شرقیہ کرخ شہر میں داخل ہوا اور وہاں مسجد میں جناب نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ان کے ساتھ دو اور آدمی بھی تھے جن کو میں نہیں پہچانتا تھا میں نے آپ پر سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر روزانہ رات دن میں اتنی اور اتنی مرتبہ درود پڑھتا ہوں اور جواب سے محروم ہوں آپ نے فرمایا کہ تو مجھ پر درود پڑھتا ہے اور میرے ساتھیوں کو برا کہتا ہے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے ہاتھوں پر توبہ کرتا ہوں میں پھر ایسی حرکت نہیں کروں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک السلام ورحمة الله و بركاته۔

حضرت مدنیؒ کو حضور ﷺ نے سلام کا جواب دیا

شیخ الاسلام، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً اٹھارہ سال مسجد نبوی میں حضور ﷺ کی احادیث کا درس دیا تھا پھر حضور ﷺ کے حکم سے ہندوستان تشریف لائے اور دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث بنے۔

جب آپ ہندوستان سے حج اور روضہ رسول ﷺ حاضری کے لئے تشریف لے گئے اور روضہ اقدس حاضر ہوکر مواجہہ شریف کے سامنے السلام علیک یا رسول اللہ فرمایا تو روضہ اقدس سے ان کو وعلیک السلام کا جواب ملا اور اس جواب کو حاضرین نے سنا

مولانا محمد صدیق بھر چونڈویؒ حضور ﷺ سے حدیث پوچھ کر بیان فرماتے تھے

حضرت مولانا محمد صدیق بھر چونڈی شریف نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اب بھی کچھ لوگ ہیں کہ حضور ﷺ سے احادیث کو پوچھ کر بیان کرتے ہیں تو سننے والے نے عرض کیا حضرت آپ ہی ہو سکتے ہیں تو حضرت خاموش رہے انکار نہیں فرمایا۔

ایک لاکھ میں زیارت کرانے والے بزرگ کا قصہ

ایک بزرگ پرانے زمانے میں ایک لاکھ روپیہ لے کر حضور ﷺ کی زیارت کراتے تھے (کیونکہ اس طرح سے زیارت کرنے والوں کی ریاضت ہوجاتی تھی)۔

ایک مرتبہ ان کی اہلیہ محترمہ نے عرض کیا حضرت آپ لوگوں کو حضور ﷺ کی زیارت کراتے ہیں مجھے بھی کرادیں فرمایا لاؤ ایک لاکھ روپیہ۔ عرض کیا میں غریب عورت ہوں میرے پاس کیا ہے میرے پاس لاکھ روپیہ کہاں سے آیا۔

آپ نے فرمایا پھر ایک شرط ہے جس طرح سے تم پہلے دن دلہن بن کے سیج پر میرے لئے بیٹھی تھیں ویسے ہار سنگھار کر کے تیار ہو کر دلہن کا لباس پہن کر سرخی لگا کر دلہن بن کر سیج پر بیٹھ جاؤ تب زیارت کراؤں گا۔

وہ بھی سچی عاشق رسول تھیں اس بڑھاپے میں حضور ﷺ کے دیدار کے شوق میں سج دھج کر دلہن بن کر سیج پر بیٹھ گئیں۔

ادھر حضرت نے اپنے سالا صاحب کو بلا بھیجا کہ آؤ دیکھو تمہاری بہن کو اس عمر میں کیا شوق چرایا ہے وہ بھی دیکھنے کو دھمکے آئے حضرت اس کو لے کر فوراً دلہن بڑھیا کے کمرہ میں جا پہنچے جب بھائی نے بہن کو اس حالت میں دیکھا تو کہنے لگے واہ کیا بات ہے جیسے ہی بڑھیا نے بھائی کو دیکھا اور یہ جملہ سنا تو مارے شرمندگی کے بیہوش ہو کر گر پڑیں جیسے ہی بیہوشی طاری ہوئی تو حضور ﷺ کی زیارت شروع ہو گئی جب ہوش آیا تو اپنے خاوند سے کہا میں نے حضور ﷺ کی زیارت کر لی ہے۔

ناچیز مؤلف کی زیارت نبوی کے واقعات

واقعہ نمبر ۱:

۱۹۹۵ء رمضان المبارک میں روضۃ من ریاض الجنۃ میں رات کے تین بجے نیند غالب آ رہی تھی اس لئے وہیں سو گیا چونکہ رش نہیں تھا تو جنت ارضی میں سونے کا شرف بھی حاصل ہوا اور یہ خواب بھی روضہ اقدس پہ محراب نبوی والے کونے کی ٹیک میں ایک دیگ رکھی ہوئی ہے جس میں سے چند حضرات کو کھلایا جا رہا ہے جب میں اس دیگ کے قریب پہنچا تو اسٹیل کی بڑی پلیٹ میں مجھے بھی اس دیگ سے ڈال کر دیا گیا تو اس میں آدھی طرف گوشت تھا اور آدھی طرف دودھ تھا جس کی ناچیز نے یہ تعبیر نکالی کہ گوشت سے مراد رزق حلال ہے جو دین

کی خدمت سے حاصل ہوگا اور دودھ سے مراد علم ہے صحیح علم جس کو حضور ﷺ کی ذات سے پوری اور صحیح نسبت حاصل ہے۔

الحمد للہ تجربہ بھی یہی ہوا کہ دین ہی کی خدمت سے حلال رزق بھی حاصل ہے اور صحیح علم دین بھی۔

واقعہ نمبر۲:

بچپن میں حضور ﷺ کو طویل القامت، خوبصورت شکل تقریباً ۶۳ سال کی عمر میں سفید لباس میں چلتے ہوئے دیکھا تھا۔

واقعہ نمبر۳:

ایک مرتبہ ایسے دیکھا کہ شکل ویسی نظر نہیں آ رہی تھی جیسی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے شاید اس زیارت اپنے اعمال کی اصلاح کی تاکید تھی کیونکہ ایسی حالت میں دیکھنے والے کو تنبیہ ہوتی ہے کہ اپنی حالت کو درست کر لے کیونکہ وہ حضور ﷺ کی شکل میں اپنے اعمال کو دیکھ رہا تھا جیسے اس کے اعمال ہوتے ہیں ویسی اس کی صورت ہوتی ہے۔

واقعہ نمبر۴:

۲۰۰۰ء میں حج میں حاضری ہوئی تو حضور ﷺ کی زیارت کا شدت سے تقاضا ہوا تو میں نے تقریباً ہر طواف میں حضور ﷺ کے لئے درود شریف پڑھا اور طواف کے ہر چکر کے اختتام پر یہی دعا کی کہ یا اللہ حضور ﷺ کی زیارت کرادے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا طلوع آفتاب کے بعد میں باب العمرہ کے پاس حرم میں لیٹ گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ روضہ اقدس کے دروازہ پر حاضر ہوا ہوں وہاں ایک دربان موجود ہیں میرے دل میں یہ خطرہ ہے کہ اگر میں اندر داخل ہوں تو مجھے روک نہ دیا جائے جیسے ہی یہ خیال دل میں آیا تو اس دربان نے کہا دوسرے لوگوں کے لئے رکاوٹ ہوتی ہے آپ کے لئے کوئی

رکاوٹ نہیں ہے آپ اندر جا سکتے ہیں چنانچہ اس نے دروازہ کھول دیا اور میں اندر چلا گیا وہاں دیکھا کہ تین قبریں ہیں ایک سب سے اونچی ایک اس سے کم، ایک اس سے کم اونچی ہے اور بڑی قبر شریف کے پاس ایک چارپائی ہے جس پر دو حضرات آرام فرما ہیں دونوں نے ایک ہی سفید چادر اوڑھی ہوئی ہے ایک کا سر سرہانے کی طرف ہے اور دوسرے کا سر پائینتی کی طرف جن کا سر سرہانے کی طرف ہے انہوں نے اپنے سر سے چادر ہٹا کر اپنا سر اٹھا کر میری طرف غور سے دیکھا ان کی بہت خوبصورت شکل تھی میرے دل میں آیا کہ یہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر میں واپس آ گیا تاکہ اس مقدس بارگاہ میں کوئی مجھ سے غلطی نہ ہو جائے پھر آنکھ کھل گئی۔

واقعہ نمبر ۵:

میں نے سابقہ خواب کی وجہ سے شکرانے کا ایک طواف کیا اور پھر اس دن جتنے طواف مقدر میں تھے حسب سابق کرتا رہا اور دعا مانگتا رہا کہ یا اللہ آپ کا شکر ہے روضہ اقدس کے اندر حاضری کی توفیق ہوئی اب حضور ﷺ کی زیارت بھی کرا دیجئے۔ الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اگلی صبح اسی وقت اسی جگہ یہ خواب دیکھا کہ ہماری بستی کے باہر زمین میں حضور ﷺ کی چارپائی لگی ہوئی ہے آپ اس پر تشریف فرما ہیں اور آپ کے آس پاس پچاس ساٹھ کے قریب صالحین موجود ہیں۔ واللہ اعلم وہ صحابہ کرام تھے یا دیگر حضرات۔ میں حضور ﷺ سے ملنے کے لئے آپ کی طرف بڑھنے لگا تو سامنے سے حضرات ہٹ گئے اور جناب سید کائنات، افضل الموجودات نبی کریم ﷺ چارپائی سے کھڑے ہوئے اور اس ناچیز سیاہ کار کو اپنے مبارک سینے سے چمٹا لیا اور کافی دیر تک اپنے سینے سے لگائے رکھا جب آپ ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اس وقت آپ نے کرتہ پہنا ہوا نہیں تھا۔

واقعہ نمبر ۶:

ایک مرتبہ اپنے قدیمی گاؤں ٹبہ ابراہیم والی کی اپنی مسجد کے سامنے والی بڑی گلی میں جو بستی کے آخری گھروں کے آگے سے گزرتی ہے اس پر حضور ﷺ کو اپنے ہم زلف جناب واحد بخش کی شکل میں دیکھا شاید اس کی تعبیر یہ ہو کہ میں نے اپنی بڑی بیٹی کا رشتہ اس کے بیٹے عزیزم مولوی محمد سعید کو دیا ہے جو ماشاءاللہ درس نظامی کا فاضل ہے۔

واقعہ نمبر ۷:

ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میدان عرفات میں موجود ہوں ہر طرف حجاج کرام پھیلے ہوئے ہیں اور ان سب پر ایک طویل خیمہ ہے جس طرح راؤنڈ کے اجتماع میں ایک خیمے کی شکل میں ایک چھت کے نیچے بٹھایا جاتا ہے سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور مجمع عام میں حضور ﷺ کھڑے ہو کر سب کو خطاب فرما رہے ہیں اور روئے سخن آپ کا میری طرف ہے پورے خطاب میں میری طرف نگاہ فرما کر خطاب ارشاد فرماتے رہے۔

اس کی تعبیر بندہ نے یہ سمجھی ہے کہ میرے قلم سے اور زبان سے جو دین کی دعوت کا اور اصلاح و تبلیغ کی خدمت ہو رہی ہے اس میں پوری طرح حضور ﷺ کی توجہ اور دین کی پوری نسبت حاصل ہے۔ الحمدللہ

واقعہ نمبر ۸:

ایک مرتبہ دیکھا کہ مدرسہ خیر المدارس ملتان میں مدرسے کی مسجد کی مشرقی طرف کے کمروں کے آخر میں جنوب مشرق کی طرف ایک قبر میں حضرت مرشدی سید نفیس الحسینی قدس اللہ سرہٗ کو دفن کیا گیا جب ہم وہاں سے فارغ ہوئے تو ان کمروں کی جنوب کی طرف جن کی مشرق میں دارالقرآن تعمیر ہو رہا ہے جناب نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک ہے اور قبر کی پائینتی میں ایک چھوٹا سا

دروازہ ہے وہاں سے حضور ﷺ باہر تشریف لائے اور قبر اطہر کے قریب ایک چارپائی پر تشریف فرما ہوئے میں نے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حضور ﷺ نے جواب دیا اور اپنی پائینتی بٹھا کر فرمایا میری طرف سے آپ کو شاہ صاحب (یعنی سید حضرت نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ) نے مصافحہ نہیں کروایا تو میں خاموش رہا کہ میں کیا عرض کروں۔ تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھائے اور میرے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے اور بلا واسطہ مصافحہ کا شرف بخشا۔

واقعہ نمبر ۹:

ایک مرتبہ میں اپنی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ ایک قبر کھلی ہوئی ہے ں میں جناب نبی کریم ﷺ مدفون ہیں اور آپ کا چہرہ انور انتہائی روشن ہے اور چہرے پر بہت ملاحت اور خوبصورتی ہے اور حضور ﷺ کے چہرے اپنی شکل میں دیکھ رہا ہوں یہ زیارت مجھے اسی ایک رات میں تقریباً چھ سات مرتبہ حاصل ہوئی کہ جب آنکھ لگتی تھی فوراً زیارت شروع ہو جاتی تھی۔

شاید اس کی تعبیر یہ ہے کہ حضور ﷺ کی اتباع سنت حاصل ہوگئی تھی

واقعہ نمبر ۱۰:

چند دن پہلے جب میں اس کتاب زیارت النبی کی تکمیل کروا رہا تھا ایک خوبصورت محل دیکھا جس کے المونیم کے اور شیشے کا خوبصورت یکے در بعد دیگرے دروازے تھے وہاں سے حضرات انبیاء کرامؑ نے گزرنا تھا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سامنے سے تشریف لا رہے تھے اور حضور ﷺ بھی تشریف لانے والے تھے کہ آنکھ کھل گئی۔

واقعہ نمبر ۱۱:

کئی مرتبہ بیداری اور نیند کی درمیانی کیفیت میں بھی حضور ﷺ کی زیارت حاصل ہوگئی۔

اور بھی زیارت کئی واقعات ہیں اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے حضور ﷺ کی بار بار زیارت کی سعادت عطا فرمائے۔آمین

بعض مبشرات

ایک مرتبہ حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔

اسی طرح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اور ان کے ساتھ ایک اور صحابی کی زیارت ہوئی۔

اسی طرح اور کچھ صحابہؓ اور انبیاءؑ کی زیارت ہوئی۔

ایک مرتبہ جب اپنی کتاب کرامات اولیاء کی ترتیب وتالیف کا کام کر رہا تھا تقریباً ایک ہزار کے قریب اکابر اولیاء کی زیارت حاصل ہوئی جیسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ،حضرت جنید بغدادیؒ وغیرہ۔

ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے سامنے بیٹھا ہوں استفادہ کر رہا ہوں پڑھنے کی لکڑی کی تپائی درمیان میں رکھی ہوئی ہے آپ کا نہایت خوبصورت لباس ہے نہایت خوبصورت سفید پوری داڑھی ہے ان کے پیچھے فقیہ العصر حضرت مفتی جمیل احمد تھانویؒ تشریف فرما ہیں ان کے پیچھے ان کے صاحبزادے اور حضرت تھانویؒ کے نواسے حضرت مولانا مشرف علی تھانویؒ تشریف فرما ہیں۔

میں نے یہ خواب سیدی ومرشدی حضرت مولانا سید نفیس الحسینی ؒ کو سنایا تو آپ نے فرمایا آپ کی طرف حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی روح پاک متوجہ ہے جس طرح سے انہوں بہت سے عنوانات پر بہت سی کتابوں کو تصنیف وتالیف کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ سے بھی ایسا ہی کام لیں گے۔(اللہ تعالیٰ حضرت کی زبان مبارک کو میرے لئے دین کی خدمت کا بہترین سبب بنائے۔آمین)

ایک مرتبہ جب میں تفسیر احکام القرآن جو حضرت تھانویؒ کے حکم سے لکھی جارہی تھی حضرت مفتی جمیل احمد تھانویؒ اس کی تصنیف فرمارہے تھے اور میں آپ کو مسودات تیار کر کے دیتا تھا تو اسی اثناء میں میں نے دو خواب دیکھے ایک خواب میں مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیعؒ کو دیکھا کہ آپ نے مجھ سے تفسیر احکام القرآن کا مسودہ منگوایا اور اس کو چیک کیا اور فرمایا سب صحیح ہے کام کے آخر میں آپ نے کام کی تاریخ نہیں لکھی وہ بھی لکھا کریں۔

اور دوسرا خواب یہ دیکھا کہ جامعہ قاسم العلوم کی جامع مسجد کے محراب کی پچھلی جانب شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی تشریف فرما ہیں اور میں ان کے سامنے قرآن پاک کی تفسیر پڑھ رہا ہوں۔

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی مختلف اقسام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ تفصیل کا موقع نہیں ہے ناظرین کہیں ناچیز کے حالات میں اور تالیفی خدمات کی فہرست دیکھ سکتے ہیں۔

آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ناچیز کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں اور دین کی خدمت کی توفیق کی دعا کرتے رہیں اللہ آپ سب کو دنیا اور آخرت میں سرخرو فرمائے۔ آمین

ایک خاص دعا کا تحفہ

یہ دعا قطب زمانہ سیدی شیخ ابو الحسن الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ قطب زمانہ حضرت شیخ سیدی عبدالسلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمائی ہے جو حضور ﷺ اور جناب باری تعالیٰ کی خصوصی محبتوں کے حصول کا ذریعہ ہے اور اپنے دل کی روشنی اور طہارت اور برکت رزق کا بہترین سبب ہے۔

اگر اس دعا کو آپ اپنے معمول میں شامل کر لیں تو بہت ہی فوائد حاصل ہوں گے۔

یہ درود ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

اس کے بعد درج ذیل دعا دس مرتبہ پڑھیں:

اِلٰهِي بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ وَ مَكَانَتِهٖ لَدَيْكَ وَ مَحَبَّتِكَ لَهٗ وَ مَحَبَّتِهٖ لَكَ، اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ وَ تُسَلِّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَضَاعِفِ اَللّٰهُمَّ مَحَبَّتِيْ فِيْهِ وَ عَرِّفْنِيْ بِحَقِّهٖ وَرُتْبَتِهٖ وَوَفِّقْنِيْ لِاِتِّبَاعِهٖ وَالْقِيَامِ بِآدَابِهٖ وَاَدَاءِ سُنَّتِهٖ وَاجْمَعْنِيْ عَلَيْهِ وَ مَتِّعْنِيْ بِرُؤْيَتِهٖ وَقَرِّبْنِيْ مِنْ حَضْرَتِهٖ وَ اَسْعِدْنِيْ بِمُكَالَمَتِهٖ وَادْفَعْ عَنِّي الْعَلَائِقَ وَالْعَوَائِقَ وَالْوَسَائِطَ وَالْحِجَابَ وَشَنِّفْ سَمْعِيْ مِنْهُ بِلَذِيْذِ الْخِطَابِ وَهَيِّئْنِيْ لِلتَّلَقِّيْ مِنْهُ وَ اَهِّلْنِيْ لِلْاَخْذِ عَنْهُ وَاجْعَلْ صَلَاتِيْ عَلَيْهِ نُوْرًا كَامِلًا طَاهِرًا مُطَهِّرًا مَاحِيًا كُلَّ ظُلْمٍ وَظُلْمَةٍ وَ شَكٍّ وَ شِرْكٍ وَ اِفْكٍ وَزُوْرٍ وَ كُفْرٍ وَاِصْرٍ وَ غَفْلَةٍ وَاجْعَلْهَا سَبَبًا لِلتَّمْحِيْصِ وَ مَرْقًى لِاَنَالَ اَعْلٰى مَرَاتِبِ الْاِخْلَاصِ وَالتَّخْصِيْصِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِيَّ رَبَّانِيَّةٌ لِغَيْرِكَ وَحَتّٰى اَصْلَحَ لِحَضْرَتِكَ وَاَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ خَصَاصِيَّتِكَ مُتَمَسِّكًا مِنْ آدَابِهٖ ﷺ بِالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ مُسْتَمِدًّا مِنْ حَضْرَتِهِ الْعَلِيَّةِ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَ حِيْنٍ يَا اللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ.

یہ کلمات ہر دعا کے بعد دس مرتبہ پڑھیں اور اگر رات کے درمیان میں پڑھنی ہو تو پانچ سو مرتبہ حضور ﷺ پر درود شریف پڑھیں اور ہر سو مرتبہ کے بعد میں دس مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ (ذیل تذکرۃ اولی الالباب والجامع للعجب العجاب ج ۳ ص: ۲۶۲)۔

کلمہ تشکر

ناچیز مؤلف کیلئے نہایت ہی شکر کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی خوشنودی کیلئے اور مسلمانوں کو حضور ﷺ کی خواب اور بیداری میں زیارت کی رہنمائی کیلئے اکابر کی اصل عربی کتابوں سے متعلقہ مضامین جمع کرنے اور ان کو ترتیب دینے اور ان کا ترجمہ کرنے اور اردو زبان میں ان کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔

امید ہے جو خواتین وحضرات اس کتاب سے استفادہ کریں گے اور خواب میں یا بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت کا شرف پائیں گے وہ اس خادم مؤلف کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں نہیں بھولیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی مجھے برکتیں عطا فرمائے اور آپ قارئین کو حضور ﷺ کی ہر طرح کی زیارت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

امداد اللہ انور
استاد جامعہ قاسم العلوم ملتان
بانی ونگران مدرسۃ الصالحات القریش
ہاؤسنگ سکیم شیر شاہ روڈ ملتان
فون نمبر: 0300-6351350

تاریخ ۲۲ ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ
بمطابق 20 اکتوبر 2011ء

ماخذ و مصادر

سعادۃ الدارین علامہ نبہانیؒ
شمائل ترمذی
الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ
صحیح بخاری شریف امام بخاریؒ
المدخل لابن الحاج المالکیؒ
طبقات الاولیاء امام ابن ملقنؒ
مناویؒ شرح شمائل ترمذیؒ
شرح الاربعین صدر الدین قونویؒ
سنن دارمی شریف
کتاب التوحید شیخ عبدالغفار بن نوح القوصیؒ
اصول الدین امام ابو منصور عبدالقاہر بغدادی
التذکرۃ فی امور الآخرۃ علامہ قرطبیؒ
تاریخ ابن حبانؒ
حلیۃ الاولیاء ابو نعیمؒ
شرح الرافعیؒ
صحیح امام مسلمؒ
سر الاسرار شیخ شہاب الدین البونیؒ
الابریز ملفوظات سیدی عبدالعزیز الدباغؒ
المنن الکبری للشعرانیؒ
میزان الکبری للشعرانیؒ
العقد النفیس سیدی احمد بن ادریسؒ
سنن ابی داود شریف
کتاب التعبیر امام ابو سعد الواعظؒ
دلائل الخیرات امام جزولیؒ
شرح فصوص علامہ جندیؒ
افضل الصلوات للنبہانیؒ
الکفایہ.....
تحفۃ الاختیار
بہجۃ النفوس شرح صحیح بخاری شریف
فتاوی حدیثیہ ابن حجر مکیؒ
المنقذ من الضلال امام غزالیؒ
کتاب الاعتقاد امام بیہقیؒ
روض الریاحین من حکایات الصالحین امام یافعیؒ
ملا علی قاری شرح شمائل ترمذیؒ
ذخائر نفیسہ
الرسالہ للشیخ صفی الدین بن ابی منصور
حیاۃ الانبیاء امام [illegible]ؒ
ابو المواہب الشاذلی فی مرائیہ للنبی ﷺ
جامع سفیان ثوریؒ
معجم کبیر طبرانیؒ
النہایۃ امام الحرمین
تذکرہ امام بدر الدین بن صاحب
مواہب لدنیہ امام قسطلانیؒ
لطائف المنن شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ
عوارف المعارف شیخ شہاب الدین سہروردی
لواقح الانوار القدسیہ للشعرانیؒ
طبقات الاولیاء للشعرانیؒ
مسند احمد
شرح رسالہ قشیریہ شیخ الاسلام زکریا انصاریؒ
شرح الصلوات عبدالقادر جیلانی للشیخ النابلسیؒ
شرح ہمزیہ ابن حجر مکیؒ
شرح صلوات محمدیہ لابن المغربی للشیخ النابلسیؒ
ادل الخیرات شیخ محمو [illegible] یؒ
شرح تنویر الحلک للسیوطیؒ للعلامہ الحلبی

الزہر الباسم لسیدی عبد القادر العیدروس	شرح العلامۃ احمد النفراویؒ
کنوز الاسرار للبہاروشیؒ	کتاب الحدائق لابن الملقنؒ
الرسالۃ القشریہ ابوالقاسم عبدالکریم القشیریؒ	ابن عساکرؒ
منافع القرآن امام جعفر الصادقؒ	مجربات علامہ سنوسیؒ
شرح حزب نووی للعلامہ البکریؒ	بستان الفقراء للیافعیؒ
غنیۃ الطالبین للشیخ الجعلانیؒ	خزینۃ الاسرار شیخ محمد حقی آفندی نازلیؒ
مجموعہ سید احمد دحلان مفتی مکہ مکرمہ	شرح وردذردیر للشیخ الصاویؒ
ثبت للشیخ محمد بن عابد بن الشامی الحنفیؒ	حیاۃ الحیوان للعلامہ دمیریؒ
رونق المجالس لابی حفص عمر بن حسین السمرقندیؒ	مجربات دیربیؒ
ضیاء القلوب حاجی امداد اللہ مکیؒ	الرسالہ امام شافعیؒ
ابوالقاسم ابن بشکوال	مصباح الظلام
الفجر المنیر للفاکہانی	الترغیب لابی القاسم السخاویؒ
کتاب النجم لابی العباس الاقلیشیؒ	الاربعین
شفاء الاسقام	کتاب الدعاء امام طبرانیؒ
مجد الدین فیروز آبادیؒ	ابن ابی الدنیا
تنبیہ المغترین للشعرانیؒ	شعب الایمان للبیہقیؒ
کتاب القربۃ لابن بشکوال	ذیل تذکرۃ اولی الالباب للانطاکی
تعطیر الانام فی تعبیر المنام سیدی عبد الغنی نابلسیؒ	فتاوی استاذ علامہ محمد الخلیلیؒ مدفون بیت المقدس
الدر المنظم فی المولد المعظم للامام ابوالقاسم السبکیؒ	فتح المتعال فی مدح النعال للشیخ شہاب احمد المقری
تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک علامہ سیوطیؒ	مطالعہ الانوار فی الصلوۃ علی النبی المختار محمد بن اسماعیل انطاکیؒ

الناموس الاعظم فی معرفۃ قدر النبی ﷺ للشیخ عبدالکریم الجیلانیؒ

الارشاد والتطریز فی فضل ذکر اللہ وتلاوۃ کتابہ العزیز للیافعیؒ

تنبیہ الانام فی بیان علو مقام نبینا علیہ السلام عبد الجلیل المغربیؒ

مسالک الحنفاء الی مشارع الصلوۃ علی النبی المصطفیٰ لاحمد القسطلانیؒ

مفتاح الفلاح ومصباح الارواح لابن عطاء اللہ اسکندریؒ

الباقیات الصالحات فی فضل الصلوۃ علی النبی وغیرہا من الاذکار

النور الوہاج فی الکلام علی الاسراء والمعراج شیخ علی الاجہوری المالکیؒ

مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام فی الیقظۃ والمنام لابی عبداللہ بن النعمانؒ

جواہر انوار حیاۃ القلوب فی الصلوۃ والسلام علی افضل محبوب شیخ محمد تقی الدین حنبلیؒ

حدیث نبوی

مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِی فِی الْیَقْظَۃِ (بخاری ج ۹ ص ۴۲)

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا

زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہر مسلمان کی خواہش ہے

اس کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے متعلق تقریباً

تمام تفصیلات اور زیارت کا شرف حاصل کرنے کیلئے

اکابر اولیاء کے مجرب طریقے ذکر کئے گئے ہیں

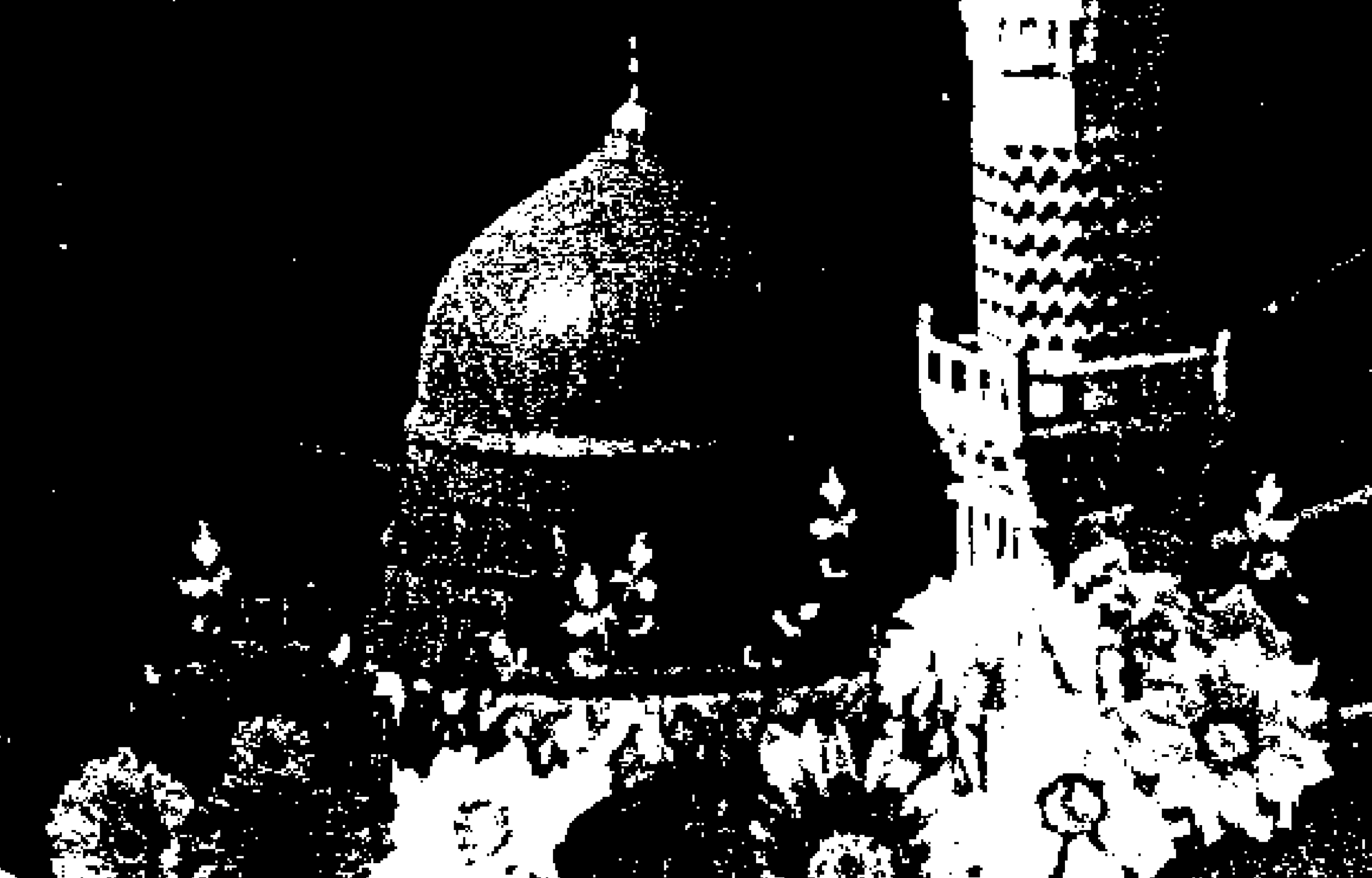

تالیف

مولانا اِمداد اللہ انور

اُستاذ جامعہ قاسم العُلوم، مُلتان

سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

رابطہ نمبر: 0092-300-635-1350

دارُ المعارِف ملتان